ای دل بغم حسین خون شو

الحمد للہ کہ رسالہ منظوم در ذکر شہادت حسنین اعنی

طومار غم

تصنیف مولوی عبد الحی صاحب خلف مولوی الہی بخش صاحب

در مطبع اختر ہند سہارنپور طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلی ہی نامہ تو لکھہ حمد خداوند جہان	صفت پاک ہی جسکی کہ رحیم و رحمان
ہوتی ہی نغمہ سرای صفت ذات و صفات	جس طرح بلبل روح دل خاطف ہر آن

کس سی ہو حمد خدای لایزال	ہی مبرا جو کہ از وہم و خیال
حمد ہو کب اوس خدای پاک کی	کل ہی جسکی ہاتہہ ہفت افلاک کی
دیکھہ عجز انبیا ہی در ثنا	کچھہ نہ بولی ما عرفنا کی سوا
ہمکو پہر دعوی یہ اس تحمید مین	ہرگز آتا ہی نہین فہمید مین
نامناسب ہی جو ہو چہوٹا دہن	بولنا اتنا برابر بکر سخن
حمد ناممکن ہی عقل و فہم سی	کیونکہ ہی باہر گمان و وہم سی
حمد کی اوسکی نہین ہی انتہا	ہو تو سا کیت پرہ کی لا احصی ثنا
انس و جن سبہی لیکی تاکہ و بیان	سر بجیب اس جا ہی ہر ایک گونہ زبان

اوسنی کن کہتی پلک مین سب ہر　　کردی پیدا اجبال و بحر و بر

کن سی اس مخلوق کو جلوہ دیا　　اور کئی پیدا یہ سب ارض و سما

اور بچھایا آب پر کہتی ہی کن　　فرش خاکی اوسنی بیریب بچھن

اور ذیل اوسکی کو از صنع صفا　　کوہ کی اوتاد سی محکم کیا

اور بنایا ایسا قصر آسمان　　ہی بنا جو کہ از نقص و زیان

صاف ہی جون روی آئینہ بہ نور　　از شقوق و از قصور دار فتو

اور دی زینت اوسی ای پاک جہ　　از مصابیح و نجوم و ماہ و مہ

اور دیا آنکھون مین یہ نور نظر　　تاکہ دیکھین اپنا ہم نفع و ضرر

اور دی اوسنی ہمین عقل و خرد　　تاکہ سمجھین فرق ہم در نیک و بد

اور دی اسواسطہ ہمکو زبان　　تا بجا شکر اوسکا لاوین ہر زمان

اور ہمکو یون دئی یہ دست و پا　　ہون کسیکی ہم نہین محتاج تا

اور ہزارون نعمتین کین مین عطا　　شکر ہووی ہم سی کس کس کا ادا

ہمکو خاک و نار و آب و ابر و باد　　روز و شب شام و سحر بندہ کشاد

سمجھو تو اوسکی یہ ہین کس کام　　ہین ہماری صرف یہ تمام سے

ایسی ایسی اوسنی کی صنعتگری　　کون ہی ماری جو لاف ہمسری

پاک ہی وہ خالق جن و بشر　　جسنی یہ روشن کئی شمس و قمر

پاک ہی ہر چیز سی وہ پاک ذات　　جسنی دی احمد کو خوبی و صفات

دی مجھی شیرین زبانی ای خدا	تا مین ہوون مصروف نعت مصطفا

دامن فکر مین دے نعت کی گل ای رضوان
بلبل باغ صفا کی کرون سر پر قربان

ای قلم لکھہ نعت ذات مصطفا	جس سے ہی حاصل ہو تجھی اصفا
ہو نہین وصف اوس رسول پاک کا	رتبہ جسنی پایا ہی لولاک کا
رکھتی ہی کب استقدر یارا زبان	ہووی جو خیر البشر کی مدح خوان
سب سی پہلی ابتدا مین در وجود	ہین محمد مصطفی بار ودود
انتہا ہی حق نی اونپر کر دیا	پہر نہو تا حشر کوئی انبیا
خلق مین تہا بس وجود مصطفا	معدن الطاف وجود ہم سخا
کیونکہ ہے وہ بہترون کا بہترین	ذات اوسکی رحمة للعالمین
گو بظاہر تہا وہ فخر انبیا	امی پر علم لدنی تہا پڑہا
معجزی لاکہون کئی ہین خاک پر	رمز ادنی اوسکی ہی شق القمر
گر نہوتا اوسکا دنیا مین وجود	ہوتی کب دونون جہانکی پہر نمود
وہ محمد ہی گل گلزار عشق	رکہتا ہے باب رسالت مین سبق
ہی محمد بلبل بستان پاک	ہی محمد طوطی رضوان پاک
ہی محمد باعث ایجاد دوکون	ہی محمد افتخار ہر دوکون
ہی محمد سرور دنیا و دین	ہی محمد رحمة للعالمین

ہی محمد صادق مرات جان ہی محمد فتح بخش انس و جان
ہی محمد آفتاب دو جہان ہی محمد نور افزا لامکان
ہی محمد سرور کون و مکان ہی محمد شافع ہر انس و جان
ہی محمد مصدر انوار حق ہی محمد مہبط اسرار حق
ہی محمد خواجہ طہ لقب ہی محمد خسرو یسین نسب
ہی محمد بادشاہ دوسرا جو ثنا خوان ہے وہ مرد خدا
ہی محمد شافع روز جزا اوسکا کہنا جان فرمود خدا
ہووی گر ہر مو میرا تن پر زبان ہو محمد مصطفی کا مدح خوان
پہر بہی وصف اوسکا سر مو ہو نہیں تا بروز حشر خاطف بالیقین
صبح سے تا شام الخاطف مدام پہنچتا رہ اوسپہ صلوات و سلام
اور اوسکی آل اور اصحاب پر ہر گہڑی ہر آن ہر شام و سحر
بالخصوص اونپر کہ جو ہیں چار یار ہو درود رحمت پروردگار
چار رکن دین ہیں بوبکر و عمر اور عثمان و علی باکروفر
مرتبہ وہ صدیق کا ہے سن ذرا ثانی اثنین اوسی حق نے کہا
اور سراج اہل جنت ہی عمر بہاگی ہے شیطان از ظل عمر
اور ہیں عثمان رفیق مصطفی جنت اعلی ہیں باصدق و صفا
اور علی مرتضی شوہر بتول ما و حسنین وہ بنت رسول

سبب نظم رقم کرنا مثنوی کا
خاطفا تا کہ نہ رہجای کسی پہ پنہان

طالبان سر اخبار اب ذرا ۔ بات خاطف کی سنو تم دل لگا

ایکمدت سی مجھی تھی آرزو ۔ ترجمہ تحریر کا ہو ہو بہو

ذکر ہی وہ شبر و شبیر کا ۔ کار آمد ہی جوان و پیر کا

دل کی دل ہی مین رہی حسرت بھری ۔ پر نہ اتنی ایکدن فرصت ملی

جب ملی فرصت نہ مجکو ایکدم ۔ کی خرد سی مصلحت تب ہو بہم

یہ کہا پیر خرد نی مجسی ہان ۔ ہی کہان دنیا مین فرصت کا نشان

گر رہیگا طالب وقت فراغ ۔ گل رہیگا مقصد دل کا چراغ

نظم کر اوسکو خدا کی نام سی ۔ کام ہی کیا تجکو صبح و شام سی

ترجمہ ہو جای اردو مین تمام ۔ ہونگی مطلب یاب ساری خاص عام

مصلحت پر اوسکی بس از چشم و سر ۔ مین نی باندھی چست ہمت کی کمر

بحر علم اس شاعری کا ہے بڑا ۔ قافیہ ہی تنگ یان ہر ایک کا

شعر گوئی کا نہین مجکو شعور ۔ جو نہو وی نظم مین میری قصور

جانتی ہین مجکو سب شاعر نہین ۔ اور علم شعر سی ماہر نہین

پر جو ماہر ہین فن اشعار کی ۔ عرض ہے یہ اونکی خدمتین بھی

دیکھین جس جا پر کہین سہو و خطا ۔ اوسپہ ڈھانکین دامن عفو و عطا

اور نہ کھولین طعن کی بجہیر زبان
دی جزا اسکی وہ رب دو جہان

قصہ کوتاہ اب مین از نام خدا
نظم اوسکا کرتا ہون دلکو لگا

گرچہ آتا ہے نظر یہ سخت کام
پر ہوا سہل لطف حق بالمرام

فضل باری ہی اگر تائید پر
ہو گی حل مشکل تمامی جلد تر

اسکا گر پوچھی کوئی سال رقم
یہ جو ہی منظومہ ایک حلوا عجم

کہدی دیکھہ از غایت زاری شتاب
ہی عجم اہنین حیدر کی کتاب

اور جو پوچھی نام میرا کہہ سنا
عبد الحق بیٹا الہی بخش کا

اور وہ ہی قاضی جلال الدین کا
اور بیٹا خواجہ احمد کا ہرا

اور وہ ہی عاقل کا وہ ابن عمر
مولوی بہیکن کا وہ ہیگا پسر

اور جو موطن ہی کوئی پوچھی مرا
لی مظفر گو نگر سے وہ ملا

بعد از حمد خدا ہم سبب نظم کتاب
ہی مناجات وہ مالیس بجناب ان

اے خدا اے کارساز دو جہان
ہر کسی کا ہی تو ہی امن و امان

اے خدا اے کارساز دو سرا
ہر کسی کا ہے تو ہی حاجت روا

جسپہ ہو دائم ترا لطف عمیم
ہو وی دم مین لائق خیر نعیم

تو اگر لیوی نہ بندہ کی خبر
کون ہو پہر اوسکا یارب راہبر

ہر کوئی کیا مفلس و دو تاج ہے
تری ہے درگاہ کا محتاج ہے

لطف سی تیری بھی ہی ای خدا ہے تری درگاہ مین یہ التجا
تیری الطاف و کرم سی ایک ہم التجا رکھتا ہے یہ عبد اثیم
یہ جو ہی منظومہ طبع رسا میرا کر اسی مقبول عالم ای خدا
از طفیل مصطفیٰ و آل او ہم صحابہ صاحب اقبال او
ہین آل مصطفیٰ سی ای ودود وہی دکھا تو راہ مقصد مجکو زود
ہین تری الطاف بیحد یا اله ہر طرح کی رکھتا تو دستگاہ
ہین فقط کیا اور عالم سب بہم ہون بنا کر اپنا موی تن قلم
اور بنا دین کل سمندر کی مداد ہون بیان کب لطف تیری بالمراد
ہی ترا ہر ایک احسان بی بدل اور ترا انعام فیض لم یزل
فضل کا تیری جو ہے لا انحصار رہتی ہی ہر ایک ای پروردگار
ہی کسی طاقت کری نعمت شمار اس جگہ ہی ہر کوئی بی اختیار
یعنی توفی ہمکو ای جل و علا امت احمد مین ہی پیدا کیا
جسکا یہ رتبہ ہے ای پروردگار روبرو تیری ہین جسکا شمار
نور احمد کو تو جب بی کیف کم اوس سے عرش و کرسی لوح و قلم
لا یا کتمان عدم سے در وجود خامہ از حکم تو ای رب ودود
پہلی نبیون کی تمام امت کا حال یون لگا کہنی بہ توضیح مقال
امت آدم سے جو کوئی سدا عمر بہر پوچیگا ذات کبریا

امت آدم سے جو کوئی سنا — عمر بھر پوچھیگا ذات کبریا
ہوگا جنت کا تمام اوسکو نصیب — ورنہ ہوگا داخل نار لہیب
رفتہ رفتہ یون ہی تقریر فصیح — نوبت آئی تا بموسیٰ و مسیح
آئی نوبت امت احمد کی جب — ہو قلم ایا وہ تقریر تب
لکھتے لکھتے پہونچا بس تا من عصی — تو کہی فرمایا قلم کو تھہر جا
کر ادب اسجا تو اے خامہ ادب — ہو گہون کر اوسکو تو شہر آب

امت مذنب و رب غفور

کر رہے امت مذنب اور پر قصور — مین بہی ہون اونکی لئی رب غفور
سنتی ہی خامہ خطاب کبریا — ہوگیا شق اور لکھنی سے رکا
اور وہین سو سال تک کانپا کیا — دست قدرت سے پہر اوسپر قط لگا
تو کہی جو فرمایا وہ سبہی ادا — یکبیک لکہا قلم نے سر جہکا
گو ہی مجرم امت خیر الورا — لیک بخشش کا اونہین مژدہ ملا
بخشدونگا سبکو اور دونگا جنان — اور رہونگا اونسی راضی بیگمان
کس زبان سی شکر ہو تیرا ادا — ایسی سرور کی ہمین امت کیا
ہی ہمین زیبا کرین گر فخر و ناز — قدسیان عرش پر اوسی پی نیاز
اور رہی تو ہمین محشر کا کیا — پیشوا ہو جب محمد مصطفا
یون تو ہی یکسان سب اک آدم کی نونہال — پر ہین خاص ہم رحمت خلاق کیا

ہے وہ خمسہ کیا وجود مصطفا　　اور نمود ذات فخر الانبیا

جسکی قدموں سی ہوا فخر فلک　　کفش بردار اوسکی ہین اونچی ملک

ہے سزاوار خطاب پاک کی　　کون غیر اوس صاحب لولاک کی

یہان سی آغاز ہی اوصاف کمالات رسول
من وعن آتی ہین کل شرح سی در سالہ بیان

عوض ختم رسل جو ہوی حسنین تمہید　　اوسکی تخصیص کی تمہید کا ہوتا ہی بیان

ای سمند خامہ چل اس آن مین　　حال خیر الخلق کی میدان مین

شہسوار طبع پہونچی تا بفور　　منزل مقصود کو با چشم غور

ہو گئی تو افگندہ سم مت بیٹھ سست　　ہو بہ تحریر بیان چالاک و چست

خلق احمد تھا تو ہو کر تیز گام　　عرصہ وصف نبی مین کر خرام

مست تو زانو نہین ابہی سی دم و با　　باد صرصر کو روانی دی دکہا

کر تو اوصاف نبی محترم　　صفحہ قرطاس کی اوپر رقم

ہو گئی رفتار مین از بس تیز تک　　دی تو پہنچا منزل مقصود تک

یعنی لکہہ حالات ذات مصطفا　　ہو نہ جائی گفتگو جسمین ذرا

اعلم رحمک اللہ تعالی ان الکمالات التی تفرقت
فی الانبیا علیہم السلام قد اجتمعت فی نبینا صلعم

پھر جو یہ وارد ہوئی ہے یہ خبر — کہتے ہیں یوں راویان خوش سیر

انبیا میں تھی جو خوبی و کمال — تھی وہ سب ختم رسل میں خوش خصال

یعنی جو جو منتشر تھی خوبیاں — انبیا و سابقین میں بے گمان

جمع ہیں وہ سب بذات مصطفا — اور اون سے بھی زیادہ اے اولا

فقد اعطی الخلافة کما اعطی آدم وداود علیہما السلام واعطی الملک کما اعطی سلیمان علیہ السلام واعطی الحسن کما اعطی یوسف علیہ السلام واعطی الخلة کما اعطی ابراہیم علیہ السلام واعطی الکلام کما اعطی موسی علیہ السلام واعطی العبادة کما اعطی یونس علیہ السلام واعطی الشکر کما اعطی نوح علیہ السلام

جس طرح دی آدم و داؤد کو — دی خلافت ویسے ہی اوس محمود کو

تھی نیابت سے یہاں حق کی مراد — تاکہ دے امر و نواہی سبکو یاد

اور ملا جیسے سلیمان کو ملا — ملک و تخت و دولت و تاج و لوا

اور ملا یوسف کا سا حسن و جمال — بلکہ اوس سے بھی زیادہ بے مثال

اور خلت جیسے ابراہیم کو — دی خدا نے مصطفی کو ہو بہو

اور ہوا حضرت سی خالق ہمکلام | حضرت موسی سے جیسے باکرام
اور یونس کی طرح عابد تمام | نوح کی مانند شاکر باالدوام
تہے ملقب نائب رحمان سے گر | آدم و داؤد ہر سو مشتہر
ہی محمدؐ یا رسول اللہ یہان | بہیجا ہے خدا نے شان البشر وجان
تخت جو بلقیس کا بی شک دیو | لا یا درگاہ سلیمان مین تہا دیو
آپ کو بہی یہ خطاب حق ہوا | باب زینب مین کہ زوجنا کہا
دیکہکر یوسف کا گر حسن و جمال | ہو زنان مصر کی آشفتہ حال
ہر کسی زلیخا تھے بے آلام و رنج | ہاتہ اپنے اپنے تہے کاٹے ترنج
یہان بہی مردان عرب نے باوقار | من رآنی قد رأی الحق دیکہایا
اسکی یہ معنی مین بتلاؤن سمجہے | حق کو دیکہا جسنی بس دیکہا مجہے
اور لباس خلت ابراہیم کو | زیب تن عشق کی کیا تہا دیکہے جو
آپکو محبوبیت کی دی قبا | جس کا شہرہ ایکعالم مین ہوا
گر کلام حق سنا بر کوہ طور | حضرت موسی نے کانوں سے دور
حضرت خیر البشر فی عرش پر | حق کو دیکہا قرب سی از چشم سر
ایک پلک جہپنے مین ساتون آسمان | طی کئے خیر الورا نی بیگمان
جسکو ہوں ساتوں بہشتین زیر پا | کب کسی کو اسقدر رتبہ ملا
ہے مگر یہ رتبۂ خیر الانام | جسکے باعث یہ ہوا عالم تمام

شہرہ یونس کا عبادت مین تھا گر
تو حقی گنج تسکین ہین ای جان نثار
آفتاب مشرق ملک قدم
صاحب لولاک و سر لا یزال
... از کشور دنیا و دین
... اور تسکین مشکورین
ملک کہتی ہین زیادہ ان سی ہی
افتخار اولین و آخرین
... فیضان قت کبریا
... ایزدی ... صاف ہ
اشتراک دیگران تھا ناگوار
اور وہ سب سی برتر و فی حقی کمال
تا ہو ظاہر افضلیت آپکی
اور ہو حاصل سبھون ہی امتیاز

یہان ہی فانصب رتبہ حبیب المشتہر
تحفہ دنیا یہ بابا اشتہار
مہر ہیچ باعث ہست و عدم
شہسوار عرصہ جود و کمال
یعنی احمد رحمت للعالمین
نور فوق النور و فوق المومنین
باعث ہست و عدم خیر النبی
تا جہان کشور ملک یقین
اصل عالم افتخار انبیا
تھا یہ در ذات حبیب کبریا
حق نی کر مخصوص اپنا باوقار
اور اوصاف و جمال بی مثال
اور منور اشرفیت آپکی
اور ہو مخصوص خاص بی نیاز

وقد زیدت له کمالات اخر من انواع الولایات
والمحبوبیة المطلقة والاصطفاء المطلق والرویة
والقرب الاتم والشفاعة العظمی

والجهاد مع اعداء الله الى غير ذلك
من الكمالات كالعلم الوسيع والعرفان
الاتم والقضاء والفتيا والاجتهاد والاحتساب
والقراءة وغيرها

بلکه ان سے بہی زیاده تہی کمال
اور در ذات حبیب لایزال

جیسے محبوبیت و قرب اتم
اور تصرف ہر طرح کی با اہم

اور قبولی ہر طرح کی با صفا
اور شفاعت اور دیدار خدا

اور ولایت اور قضا واجتہاد
اور با عدائے خدا کرنا جہاد

اور عرفان اتم علم وسیع
احتساب و قراءه وفتوی رفیع

اور سوا اسکی کمالات دگر
حد سے باہر رکھتی تہی خیر البشر

اور ولایت ہی عبارت اس سے جان
ہو تصرف دو جہان مین بیگمان

اور قرب و منزلت نزد خدا
ہو تمامی با وقار واعتلا

پر تصرف عام اور قرب تمام
منقسم قسم عدیده پر ہی عام

شرح جسکی صفحہ دارین پر
ہو نہین سکتی رقم سے ذره بہر

اور یہی باعث ہی جو افضل کہا
اس ولایت کو نبوت سے دلا

کیونکہ اسمین ہی تقرب با خدا
اور ہم راز و نیاز کبریا

خلق کی مشاہدہ اور تمہین مشغول و محبوب — تا کہ پہونچا پاکر احکام رب
اور محبوبیت اس سے ہی مثال — جملہ اعمال و فعال و قول و حال
ظاہر و باطن مین ہو محبوب حق — اور ہووے ہر طرح مرغوب حق
اور تمامی دین و دنیا کی امور — بلکہ خود بھی سر سے پا تک بی قصور
ہووی مطلوب اور مقصود خدا — اور مقرب اور محمود خدا
اور مراد اس اصطفا سے ہی یہی — ہووے مقبول تمامی کام کی
اور عبارت ہی یہ رویت سے لی — دیکھا حضرت نی خدا کو آنکھ سی
اور ہی قرب اتم تفسیر قاب — بلکہ اس سی ہی زیادہ عالیجناب
پہونچی نزدیک خدا تا آن مکان — جلتی ہین جبریل کی ہی پر جہان
کیا ہی تاب ظاہر فہم و خیال — جو کرے پرواز وہان تک سے بال
وہان نہین ملکوتیون کی ہی مجال — اسمین ہی ناسوتیون کی کیا اشغال
سن شفاعت کی تو تفسیر مبین — امتی کو ہین شفیع المذنبین
جملہ پیغمبر بامید نجات — اور تمام مومنین اہل عصات
آہین پیش افتخار انبیا — تا شفاعت کو او تہین خیر الورا
سب کی شافع آپ ہووینگی تمام — ہو نہ دم زن کوئی جز خیر الانام
اور بچاو از دشمنان کبریا — ذات حضرت سی ہی مختص بریا
اور کوئی از انبیاو سابقین — قابل اسکی بس ہوا مطلق نہین

انتہا ہی یہ شجاعت کا کمال
چاہتی تہی راہ حق مین جان و مال
رکہتی تہی علم وسیع یہ آپ سے
حال عرفان اتم کا بیگمان
جسقدر ہووے تقرب بیشتر
تہا جب اوس جا تلک قرب اتم
پس ہی عرفان اتم بہی بیگمان
عاجز آئی جس سے عقل دور بین
اور قضا رفع قضایا سے سخن
دونون جانب سے حق و باطل بیان
رکہتا تہا گردن پہ تسلیم و رضا
اور سب تاویلون سے تہی بیشتر
نور بخش دیدہ ہائے ناظران
اور کہین ہی کسی سن اجتہاد
انتظار وحی کے پیچہے رسول
دخل دیکے عقل کو کرتے عمل
ایسے ہی ہر جزئیات مان

شنا ہوا سپہر شی کا خوشخصال
زندہ ہو ہوکر فدا پہر جان کرون
پہلے اور پچہلون سے کے واقف علم کی
بیشی قرب اتم سے ہے عیان
معرفت ہووی فزونتر اوسقدر
کنہ مین کیرتی ہے جسکی عقل رم
اوسقدر جسکا نہ ہوا ادراک ہان
اور حواس و ہوش نازک نکتہ چین
ہی مبرا از صلح و صفائی جانفزا
فیصلہ کی وقت ہر یک بیگمان
غیر آمنا و صدقنا نہ تہا
از احادیث و کتبہائے سیر
ہادی ہم قاضیان و مفتیان
ہے یہ وحی باطنی سی پس مراد
در امور لابدی غیر از عدول
بہر رفع نقص و جبریان خلل
اجتہاد مجتہدین زمان

احتساب اس سی عبارت ہی تو جان — محتسب اعمالہای بندگان
یعنی ابواب حدود ہم قصاص — اور جنایات اور تعزیرات خاص
اور کمال قرأت قران سے — مشتمل بر صورت تجوید سے ہی
اور وجوہ اختلاف قاریان — کلمات و حرف مین قرأت کی ہان
ہی عیان تقریر سی اور آشکار — قاریان سبعہ سی تفصیل وار
ان کاموں کی سوا تہی اور بہی — تعبیہ در ذات آن خیر النبی
پس از انجملہ کمالات لطیف — ہی تعلق جنکا با جسم شریف
وہ ہین پیچہی پشت سی خیر الانام — دیکہتی تہی مثل پیش رو تمام
اور شب تاریک مین ونکی مثال — اور قریب و دور کا بہی ایکحال
یہ دلیل اسپر ہی روشن اور ضیا — تہا مجسم روح جسم مصطفیٰ
کار فرمایان قدرت نی ولی — نشہ ارواح سی ترکیب دی
جسم کو انوار مطلق سی بہرا — پیش و پس اسواسطہ تہا ایکسا
قوت بینائی خیر البشر — تیز تر اور دور بین تہی اسقدر
سجدہ طیبہ کی ہنگام بنا — دیکہ کر ازچشم خود کعبہ کی جا
سمت قبلہ کو کیا سیدہا بطور — دیکہہ حضرت کی بصارت کا یطور
اور جو ہی معتقد شریا ای نگار — گیا رین تاری او ہلکی کرتی تہی شنا
پس تماشی کی ہی قابل یہ مقام — کہ نگاہ ذات آن معجز نظام

واقفی حق نہیں ہی وہ ... ین — پہونچتی تہی جس جگہ تک بالیقین
کار اپنا کرتی تہی مطلق تمام — تہی سراپا نور آن خیر الانام
اور سماعت کا بہی رکہتی تہی کمال — کرتا ہون اوسکا مفصل ذکر حال
ایک دن تہا مجمع ارکان دین — جلوہ فرما اوسمین تہی سلطان دین
یہ کیا ارشاد اوسدم ناگہان — دیکہکر حضرت نی سوی آسمان
آسمانونکی ہوی دروازہ وا — پہونچی کانون تک میری اوسدم صدا
آونسی بس کروبیان ستر ہزار — سورہ انعام کی ہمراہ ... کار
آسمان سی آتی ہین سوی زمین — جو مین کہتا ہون کرو تم سب یقین
قوت شنوائی اور بینائی تہی — خاص مختص ذات آن خیر النبی
کہ نہین ہی دوسریکو وہ نصیب — کیون نہو تی خاص حق کی وہ حبیب
اور ازانجملہ جو ہین دیگر کمال — ہی دہن کا وہ لعاب بی مثال
کس زبان سی مین کرون وصف لعاب — جو نہ ہین خامہ کی بہر آتا ہی آب
روز خیبر درد چشم مرتضا — تطلیہ سی اوسکی اچہا ہو گیا
اور امام ثانی از بارہ امام — تہی جو از ذریت خیر الانام
اونکی دفع تشنگی کا سن بیان — اتفاقا جو سی حضرت کی زبان
برکتنا سی اوسکی بس سیراب ہو — دیکہادن بہر بہر زوری آب کو
اور بروز عشرہ ... ور کرب بلا — کودکان اہل بیت مصطفا

یہی ہوئی معجزہ کی لا کلام
لاتی سنگ تجربہ بین تہی دوام

ایسی تہی حلویت آب دہان
جسکی آگی شہد کی تہی پست شان

قطرہ آب دہن حضرت نی لب
دور کی شوریت چاہ انس آ

برکت سی آب موںہہ کی ایکبار
ہوگیا آب اوسکا شیرین البس گوار

معجزات آپکی ہوتین ہین جو اسطرح قسم
خامہ ہوان پیاسب اعجاز ہوا سرگردان

کہتی ہین یون راویان باکمیاز
معجزون کا ایک دفتر ہی دراز

اسقدر ہین معجزات مصطفا
حصر کرنا اونکا ہے امکان کیا

ہوتاہی پر بعض کا اوسکی بیان
ایک قران اوسکی ہی معجز نشان

جسکی کوئی ایک سورۃ زینہار
لا نہین سکتا مقابل ایکبار

اس مین اخبار گزشتہ ہین - قسم
اور آئندہ کی خبرین اوسمین ضم

دوسرا ہی شق [illegible] مصطفا
علم و ایمان سی ہی مشحون بہا

اور ہاز الجملہ وہ ہی خیر البشر
آئی جب معراج سی باکروفر

حال تب بیت المقدس کا سبہی
اور قصہ جو کہ تہا اسری کا ہی

قوم سی ظاہر کیا جب کم و کاست
کافرون نی پہر پوچہا اوسکو راست

وقت استفسار حضرت نی دیا
جو کہ پوچہا اون نشانونکا پتا

کیونکہ کی حضرت پہ ظاہر حق نی ہان
صورت بیت المقدس کو عیان

اور ازانجمله وه هی اکثر قریش
مجتمع اسپه هوی کیهی هلاک
لانی جب تشریف وهان خیر البشر
اور پهر هی موںهه اونکی سینونکی طرف
سر پر اونکی هو کهری ایکمشت خاک
ایک وه روز حنین ایکمشت بهر
رو پر رومی سب نی لی راه فرار
ایک وه کهوین چهپی پهر اورا
وسپه آبیضه کبوتر نی دئی
اور هو جاوی یقین اسباب پر
ایک وه جسدم سراقه نی در آ
پس زمین سخت مین ایکبارگی
ایک وه حضرت نی پهر اپنا هاته
دم نکلتا هو گئی وه شیر دار
ایسی پر ام معبد نی دیا
ایک وه خیر الوری نی دی دعا
یه که دی اسلام کو عزت خدا

عهد باندهه اپنا به یکدیگر قریش
سرور عالم کو تا هو قصه پاک
پهر گئی سوی زمین سبهکی نظر
آگی پهر آئی رسول ذی شرف
ڈالی اونپر هو گئی ساری هلاک
خاک ڈالی روی اعدا کی اوپر
پهر رها قائم نه کوئی زینهار
موںهه پر اوسکی جالا مکڑی نی تنا
تا نه شک کفار کو باقی رهی
که نهین اس غار مین کوئی بشر
وقت هجرت آپکا پیچها کیا
دهس گئی پا اوسکی گهوڑی کی تهی
پشت پر بزغاله کی پس اوسکی هاته
نر نهین گزرا تها اوسپر زینهار
شیر ده جب تک نهین تهی مطلقا
حضرت فاروق کو پر اقتدا
انکی باعث ویسا هی واقع هوا

اون سبھون سی ایک وہ ہی کی دعا — سرور دین نی بحق مرتضا

دفع کردی اونکی آنکھونسی خدا — گرمی و سردی جو ہو غیر از شفا

ڈالا اپنی موہنہ کا آنکھونمین لعاب — درد آنکھون کا ہوا اچھا شتاب

پہرنہ درد چشم اوتہا تا حیات — پائی درد چشم سی کلی نجات

ایک وہ چشم قتادہ ہوکی آب — زخم کہا رخسار پر آئی شتاب

آپ نی آنکھ اوسکی رکہی اوسکی جا — اور آنکھون سی بہی وہ پر ضیا

ایک اونسی وہ دعا دی ای نکو — ابن عباس اعنی عبد اللہ کو

فقہ اور تاویل قران دی خدا — حق نی ایسا ہی کیا رتبہ عطا

ایک وہ کی سرور دین نی دعا — دی برہا جابر کی خرما ای خدا

برکت حق نی عطا کی اسقدر — بڑہ گئی حد سی زیادہ وہ ثمر

تہی نہایت کم کیا اونسی ادا — حق غریبون کا تمامی بی ریا

ور شیران وسق خرما پچ رہی — صاع اوسکی ساتہہ سو اسی ہوی

ایک وہ خیر البشر نی دی دعا — اونٹ جابر کی لئی ہو تیز پا

سب سی پیچہی چلتا تہا وقت خرام — پہر لگا رکہنی وہ بڑہ کر سب سی گام

ایک وہ حق انس مین کی دعا — حضرت خیر الوری نی ای ولا

طول ہو عمر انس ای ذو الجلال — اور ہو وی کثرت اولاد و مال

بس خدا نی کی عطا ای بیکران — بڑہ گئی اولاد و مال و عمرہا

ایک وہ ہی حق سے استسقا کیا | مینہ برابر سات دن برسا کیا
دفع باران کی لئی کی پہر دعا | ابر فوراً آسمان سے ہٹ گیا
ایک وہ ہی عتبہ کو کی بد دعا | شیر نی پہاڑا اوسکو زور این لیا
ایک وہ فرمایا اعرابی کو آ | پڑہ رہ اسلام تا پاوی خدا
بولی شاہد ہی کوئی بولی کہ ہان | یہ شجر دیگا گواہی اس زمان
پہر بولایا اوس شجر کو آیا پیش | اور شہادت چاہی بی کم اور بیش
تین باری دی گواہی ہٹ گیا | اپنی جا پر جس جگہہ تہا وہ کہڑا
ایک وہ ہی جب ایسا ہو گئی | دو شجر آپس مین باہم پہر جڑی
ایک وہ حضرت انس کو یون کہا | کہدو خرماکی درختون سے یہ جا
تم ہو آپس مین فراہم جیسے ہوئی | جبکہ حاجت سے فراغت پا چکی
یون انس سے پہر کہا کہدو ابہی | جاوین اپنی اپنی جا پر ہٹ سبہی
جب ایسا وہین ساری ہٹ گئی | پہلی تہی جس جس جگہہ پر وہ کہڑی
ایک وہ ہی سوتی تہی خیر البشر | پیڑ تا آیا زمین کو ایک شجر
آپ کی آگی کہڑا آکر ہوا | ہو کی بیدار آپ نی سب سے کہا
یہ شجر تہا وہ سنو تم کان دہر | میری زیارت کا یہ خواہان بسر
اذن لیکر آیا از رب انام | ہٹ گیا بس بہیجکر مجکو سلام
ایک وہ سنگ و شجر بولی سلام | وقت بعثت آپ پر با احترام

ایک وہ بولی رسول اللہ حجر ۔ لکہ مین پہچانتا ہون وہ حجر

جس حجر نی بہیجا تہا مجہپر سلام ۔ پہلی اوس سی ہون مین مبعوث امام

اور ازانجملہ وہ ہی ای خوش لقا ۔ جبکہ حضرت کی بنی منبر بنا

اوس ستون نی گریہ وزاری کیا ۔ وقت خطبہ جو تہا تکیہ آپکا

ایک وہ تسبیح در دست نبی ۔ سنگریزون نی کہی سبحان حق

ایسی ہی تسبیح بولا تہا طعام ۔ معجزون سی ہی یہ حضرت کی تمام

ایک وہ ہی لحم زہر مین سم ملا ۔ لائی کافر پیش ختم الانبیا

لحم زہر بولا کہ یا خیر البشر ۔ کہائی مت مجہہ مین سم کا ہی اثر

ایک وہ پیش رسول خوش مرام ۔ اونٹ نی آکر یہ عذر واحترام

اپنی مالک کا کیا شکوہ عیان ۔ مجکو پہونچاتا ہی تکلیف و زیان

کہانا کم دیتا ہے مجکو یا رسول ۔ کام لیتا ہے بہت سا بوالفضول

ایک وہ ہی مادہ آہو نے آ ۔ عرض کی پیش رسول مجتبا

یہ کہ حضرت دو چہوڑا مجکو تا ۔ اپنی دو بچونکو مین دون شیر جا

پس وہ یا حضرت نی چہوڑ اوسکی تئین ۔ بولی وہ کلمہ شہادت کا وہین

ایک وہ دن بدر کی دی یون خبر ۔ کشتہ ہوا اسجا فلان کافر مقر

اور مارا جا فلان اسجای پر ۔ پس نہ آیا فرق اسمین موی سر

ایک وہ ہی دی خبر ای پاک کیش ۔ ایک بلا سخت آ ایکی عثمان کو پیش

بس ہوا ویساہی جو فرمایا تہا
اور از انجملہ وہ ہی ای پاک خو
میری پیچہی تمکو پیش آوی زمان
پس اسی صورت ہوا واقع تمام
ایک وہ حق حسن مین یون کہا
اورہی نزدیک دی اوسکی سبب
پس ہوا ویساہی واقع بیگمان
ایک وہ ہی دی خبر احباب سی
یعنی اوس شب قتل حسن شیبین ہوا
نام قاتل سی بہی دی اوسکی خبر
ایک وہ ہی ثابت ابن قیس کو
زندگانی یہ کہی اوسحال مین
اور قتل اوسوقت ہو جب ہو شہید
ایک وہ دی یہ خبر مرتد ہوا
بعد ان پہونچی یہ حضرتکو خبر
یون لگی فرمانی با اصحاب دین
دفن بس کرتی تہی اوسکو بار بار

اوس بلا مین قتل عثمان کا ہوا
آپ نی فرمایا تہا انصار کو
شبیہ دین اور ونکو ترجیح بیگمان
معویہ کی وقت مین ای نیکنام
بیمر ابنتاہی سعید بیبیا
دو گروہ مومنین مین صلح رب
کچہہ نہ فرق اوسمین ہوا ہرگز عیان
قتل اسود عیسی کذاب سے
باوجود اسکی کہ وہ صنعا مین تہا
آپکو اوس جا سے آتا تہا نظر
آپنی فرمایا تہا یہ ای نکو
ہو ستودہ خصلت و افعال مین
پس ہوا ارشاد یہ وہ سعید
ایک مرد اور مشرکون مین ملگیا
مرگیا وہ شخص تب خیر البشر
اوسکو بیوی گی نہین ہرگز زمین
اور زمین باہر اوسی نکلی تہی خوار

ایک وہ ایک شخص کہاتا تہا طعام | دست چپ سی دیکھہ کر خیر الانام
بولی دست راست سی تو کہا بعیش | وہ بہانہ سی یہ لایا عذر پیش
مجکو دست راست کی طاقت نہین | آپنی فرمایا ہو ویگا پہر نہین
پہر ہوئی اوسکو نہ طاقت بعد ازان | اپنی سینہ سی ہاتہہ کی سوئی دہان
ایک وہ داخل ہوئی خیر الانام | روز فتح مکہ در مسجد حرام
گرد کعبہ کی معلق تہی بتان | ہاتہہ مین لکڑی ایک مختصر کی ہا ان
پس اشارہ اوس سی کرتی تہی تمام | اور جاء الحق زبان پر تہا کلام
آخرش وی بت تمامی گر پری | اپنی جا پر سرنگون وی قائم رہی
اور از انجملہ وہ ہی مازن کا حال | حاصل اوسکا یہی ای نیکو خصال
جوف بت سی یہ کلام اوسنی سنا | شر ہوا دور اور نبی پیدا ہوا

یا مازن اسمع تسر ظہر خیر وبطن شر بعث نبی من مضر بدین
الله الاکبر فدع نحیتا من حجر تسلم من حر سقر

پہر سنا اقبل الی کا کلام | یہ کہ ہی ہذا نبی خیر الانام

اقبل الی واقبل تسمع ما لا یجہل ہذا نبی مرسل لوحی
منزل فآمن بہ کی تعدل من حر نار تشتعل وقودہا بالجندل

پس کیا اس بات نی اوسکو اثر | کفر چہوڑ آیا وہ اسلام پر
اور از انجملہ تو سن ای پاک فکر | ہی سواد ابن قارب کا وہ ذکر

حاصل اس قصه کا یه هی بیگمان
جنی دیتی تهی خبر اوسکو تمام
این قار بکو اوسی جن نی خبر
اتباع دین آنحضرت مین آ
ایک وه هی شاهدانه سو سمار
اوسکا یون قصه هی لایا سو سمار
اور تهی بیتهی هوی خیر الانام
اوسنی پوچها کون هی یه و خبر
هوکی نزدیک رسول ذوالجلال
کهیه ایمان لاوی تو مین هی ابهی
پس ندا کی اوسکو حضرت نی پکار
اوس سی پهر حضرت نی پوچها دکهتا
بولا رب العالمین کو یا رسول
جسنی کی تصدیق تیری بی ریا
جسنی جهتلایا تجهی ای پاکزاد
لایا وه اسلام اعرابی دو هین
کهتی هین اعرابی از روی شمار

تها وه کاهن جاهلیت مین عیان
حادثه مستقبل سی ع بالدوام
دی سه شب از بعثت خیر البشر
معتقد هوکر مسلمان هو گیا
بولا حضرت کی نبوت پیر نگاه
ایک اعرابی کوئی کرکی شکار
اور گرداگرد اصحاب کرام
بولی سب هین حضرت خیر البشر
بولا وه یون سو سمار اوسدم لگا
بی ابا ایمان لی آون ابهی
صدق سی لبیک بولا سو سمار
کسکو کرتا هی عبادت بی ریا
پوچها پهر مین کون هون بولا رسول
وه بلا شک بندو نخ سی چهتا
هوگیا دونون جهان سی نامراد
اور کی تصدیق خیر المرسلین
لائی ایمان آپ پر تهی ایکهزار

اور ازانجملہ وہ ہی کر استماع — غزوہ خندق مین تھا جو ایک صاع
الف کس کو سیر حضرت نے کیا — اور کھانا زیادہ تر اول سی تھا
کچھ نہ آیا فرق اوسمین ایک جو — کھانا تھا دستور اول نو بہنو
اور ازانجملہ وہ ہی انجو تھی بقا — ٹوٹنے لشکر جو تھا آخر ہوا
کہ اکٹھا اوسکو تھا جو کچھ بچا — اوسمین افزائش کی کی حق سی دعا
ساری لشکر کو وہ بانٹا پہر طعام — پہونچا پہر غزوۂ تبر کو بالمرام
ایک وہ در خدمت خیر البشر — بوہریرہ لائی خرمائی مشت بھر
عرض کی میری لئی کیجی دعا — برکت دی اس چہارونمین خدا
کی دعا حضرت نے یارب کر عطا — برکت اس مشت بھر خرما مین تا
ہوں فزون کھائی کھلائی عمر بہر — کم نہ ہوتی پائی اوس سی ایک ثمر
بوہریرہ کہتے ہین گرچہ ثمر — لاتا تھا جہولی سی باہر مین نکال
ختم ہی ہمین نہ آتی تھی فدا — دیتے تھی وسق در راہ خدا
کھایا تھا مین او کھلاتا تھا ہمیش — کم نہ ہوتی تھی مگر ہوتی تھی بیش
قتل عثمان کا ہوا کہتے تھی جب — برکت اونکی ہوئی مفقود سب
ایک وہ ہی دعوت اہل صفہ کی — ایک پیالہ تھا ثرید او سیر کی
بوہریرہ کہتے ہین بار بار — پیش آتا تھا تعرض سے بکار
اس لئی بیوین بلاتا مجکو بھی — یہان تلک وہ قوم ساری کھا اٹھی

اور بچہوڑا کچہہ پیالہ مین ذرا
کر لیتہا آپنے لقمہ بنا
برکت نام خدا سی تو بہی کہا
ہی قسم مجکو خدا کی وہ طعام
ایک وہ جاری ہوا آب زلال
ایک ہزار اور چار سو تہی آدمی
سیر ہوکر سب نی وہ پانی پیا
ایک وہ در خدمت خیر الانام
چاہا اوسمین رکہین اپنی اونگلیان
اوسمین تب چار اونگلی رکہکر یون کہا
سے ستر اسی تن نی کی اوس سے وضو
ایک اونٹنی وہ ہی در جنگ تبوک
پانی پر وارد ہوے سب خاص و عام
خدمت خیر البشر مین سب نی آ
اپنے تیر ایک ترکش سی دیا
جب کہ گاڑا تیر اوس پانی مین لا
سب ہوا سیراب لشکر ای نگار

پہلوون مین تہا مگر کچہہ بچ رہا
اونگلیون پر اپنی رکہکر یون کہا
بوہریرہ کہتی ہین یون ہی رہا
سیر ہوکر مینی بہی کہایا تمام
اونگلیون سی آپکی ای خوش خصال
ہو لیا سبکی لئی وہ مکتفی
اور وضو بہی ہر کسینی کر لیا
اوس مین کچہہ پانی تہا لائی ایکجام
لیک گنجائش ہوئی اوسمین نہ ہان
آو تم سیراب ہو پانی سی تا
اور پیا پانی بہی بس سیراب ہو
پیاسا سب لشکر تہا ای اہل سلوک
تہا وہ پانی ایک کو کافی تمام
اضطراب پیاسکا شکوہ کیا
اور کہا پانی نہین دو اسکو کرا
پار کر جوش آب پہر سو بہ چلا
تن ہی گنتی مین تمامی سی ہزار

ایک وہ ایک قوم کی حضرت سی آ ۔ آب شور چاہ کا شکوہ کیا
آپ کی یارونکو پہرہ وہان گئی ۔ اوس کوئین پہر ہو کی حضرت کی کہر
اپنا ڈالا اوسمین بس آب دہان ۔ آب شیرین ہو گیا ایکدم مین ہان
گرچہ اوس سی ہی کہینچتی تہی آبکو ۔ منقطع ہوتا نہ تہا پہر ایک سو
ایک وہ در خدمت خیر البشر ۔ ایک عورت اپنا لی آئی پسر
تہا وہ بیماری کل مین مبتلا ۔ سر پہ پہیرا ہاتہہ اچہا ہو گیا
ہوگئی دم مین برابر ہوئی سر ۔ پہر نکچہہ کل کا رہا باقی اثر
اوسکو جب اہل یمامہ نی سنا ۔ تب وہین ایکدن اونہونسی ملا
جو کہ ہی مسیلمہ کذاب کر ۔ ہر زبان ہو وہ عالم مشتہر
پاس اوسکی لیگئی اپنا پسر ۔ ہو گیا وہ طفل گنجا سر بسر
اور وہ علت نسل مین اوسکی رہی ۔ ہوے سر ہرگز نہ بیماری گئی
ایک وہ دن پہیرا آگئی جب شکست ۔ ہو گئی شمشیر عکاشہ شکست
ایک چہری دی گہاس کی اوسکی ۔ ہو گئی وہ بیخ شمشیر اپی ولا
پاس اوسکی وہ رہی دائم جری ۔ تیغ کی حاجت نہ کچہہ اوسکو رہی
کار وہ کرتی رہی تلوار کا ۔ بلکہ کار ایسا نہ تلوارونکا تہا
ایک وہ خندق مین آیا تو وہ پیش ۔ کہودتی تہی گرچہ اوسکو یک کیش
لیکن اوسمین کچہہ اثر کرتا نہ تہا ۔ سونہہ کدالون کا سی بہہ گیا

آپ نی دست مبارک سی گدال
ماری اوس تودہ مین تا بکمری زوال

ضرب سی اوسکی وہ تودہ خاک کا
دم نگذرا ریزہ ریزہ ہوگیا

ایک وہ تودا جو عبد اللہ کا پا
ہاتھ اپنا اوسپہ حضرت نی رکھا

ہوگیا ایکدم مین وہ ایسا درست
تھا وہ دائم ایسا ہی گویا درست

اور از انجملہ وہ ہی ایک بہیریا
ایک آہو کی کہین بچہی پہرا

دور کر آگی سی اوسکی وہ ہرن
آگیا اندر حرم کی بی صحن

رہگیا باہر حرم کی بہیریا
پہر تعرض کچہہ نہ آہو سے کیا

دیکہکر نوفل ابو سفیان یہ حال
لایا دلین کچہہ تعجب کا خیال

ہو مخاطب اوس سی پہر یہ نی کہا
رکہتا ہے دلین تعجب اسکا کیا

ہی عجب تر اس سی وہ تمکو رسول
کرتا ہی دعوت تم اوسکو ہی عدول

ایک وہ ہی سوتی تھی خیر البشر
زانو پر حضرت علی کی رکھکی سر

وقت گذرا عصر کا شیر خدا
کچہہ نہ بولی پر ادب سی مطلقا

جب ملال از حد ہوا روئے بیشک
آپکی مونہہ پر گرے قطرات اشک

آپنے آکر افاقہ مین ز خواب
پوچھا ہی کسواسطہ یہ اضطراب

آپ پر ظاہر کیا جو تھا سبب
کی دعا حضرت نی در درگاہ رب

باوجود این چہپ گیا تہا آفتاب
پہر پہرا تہا قدر نماز اوسدم شتاب

جب ہوئی فارغ علی مرتضا
از نماز عصر تب سورج ہٹا

ایک وہی آپ پر کوہ حرا　　السلام علیک بولا سنگ بہا
سنگریزی ہین آپکی لا انتہا　　جمع اونکا ہے نہین ممکن قرا

ہی بیان اسمین سراپا صفت ختم الانبیا
دو زبانی سی قلم ہوتا ہی یون دُرافشان

آپ مین تہا اسقدر حسن و جمال　　بدر کامل جسکی آگی تہا ہلال
ہے براء عازب کی بیٹی سی بیان　　دیکہا حضرت کو شب مین عیان
پہنی تہی جب آپنی ہی خیر الورا　　حلہ سرخ و لطیف و با ضیا
دیکہتا تہا مین سوی خیر البشر　　گاہ سوی لمعہ نور قمر
ہی قسم ذات خدا کی تہا　　لمعہ نور محمد مصطفا
غالب از مہر روشنی ماہ پر　　بلکہ تہا نور قمر سی جلوہ گر
اور کف حضرت لطیف و بی نظیر　　تہی زیادہ خز و دیبا و حریر
اور شمیم جسم خیر المرسلین　　تہی ز بوی مشک و عنبر تر ترین
جس گلی کوچہ سی کرتی تہی گذر　　مشک و عنبر سی ہوتی سربسر
اور اسی آثار سی پس ماندگان　　پہنچتی تا سرور پیغمبران

روایت

اسطرح کرتی روایت ہین انس　　آپکی تہی یار و ہمدم ہمنفس
تہی نہ کوتاہ اور نہ قد آور نبی　　اوسط القامت تہی محبوب غنی

تہا نہ بیبانہ رنگ قامت کی مثال / تہی ملاحت اور صباحت باکمال

نہ سفیدی ہی رنگ مین کثرت سی تہی / اور نہ کثرت سی ملیح محض بہی

اور سر پر تہی جو موی عنبرین / تہی نہ سپید ہی اور سپید ہی لسین کہین

معتدل تہا جسم خیر المرسلین / تہی نہ لاغر اور نہ بیغایت سمین

گندمی تہی گرچہ رنگت آپکی / پر وہ یک سرخی کی پیدا اوسمین تہی

روایت

ہی فرمود علی مرتضا / ہین وہی وصاف جناب مصطفا

تہی رخ انور مین گولائی ذرا / کچھہ توسط راستی سی تہا ملا

تہی بہت خوبی کی آنکہین پر سرور / اور درازی مژہ بہی بی قصور

اور خوبی و بزرگی سی تمام / سر فرق و شانہ کی پیوندای ہمام

اور نہ تہی حضرتکی انگشت پہ بال / اور نہ بی موئی کا عالم بہی کمال

تہی کہین مو اور کہین اندام صاف / اور کہنچا سینہ سی مو خط تا بناف

تہی کف دست و کف پای بہی / وز بزرگی مناسب فربہی

انگلیان بہی تہین بہت اسلوب تر / خوش خرامی بہی بطرز خوبتر

اور تہی مہر نبوت پر ضیا / درمیان ہر دو دوش مصطفا

اور تہا یہ آپ مین جود و عطا / دہنی مین ہرگز نہ کرتے تہی خطا

کچھہ و لب راستی سی تہی بہری / تہی مناسب اونکو جو صادق کہی

تھی ملائم خو نہایت نرم قال — دوستوں کو اپنی رکھتی شاد حال
اور حسن خلق ہی میں خیر البشر — رکھتی تھی احسن سی احسن مشتہر
کوئی خوشتر و خوبصورت ایسا — چرخ نی دیکھا نہ عالم نی سنا
ہی علی ابن ربیعہ کا مقال — تھا تبسم میں توسط ہر محال

روایت

ہی روایت یہ انس سی ایک اور — جس سی ظاہر طبع کا ہوتا ہی طور
یعنی تھا سردار عالم کا مزاج — ایک طرح کی بس ہنسی سی امتزاج
اپنی یاروں سی بحسن اقتراح — کرتی تھی بس سرور عالم مزاح
راستی سی ہوتا تھا پر وہ کلام — جھوٹ کا مطلق نہیں تھا اوس میں نام

روایت

ہی حسن ابن علی سی یہ بیان — ہند ابی ہالہ سی کرتی ہیں عیاں
اور کرتی ہیں حسین مرتضا — باپ سی اپنی بیان دلکشا
وقت استفسار فرمایا مجھی — سن یہ تھا دستور نانا کا تری
گھر میں داخل ہوتی تھی جب مصطفا — رات دن معمول تھا یہ آپکا
تین حصہ کرتی اوقات اپنی سب — ایک حصہ میں عبادت بہر نفس
حصہ ثانی میں حضرت دائما — حق ادا کرتی تھی اہل خانہ کا
تھا جو باقی ایک حصہ تیسرا — وہ برائی ذات والا خاص تھا

نیک تها اوسکا یهی یون تقسیم کار
هو خلوص دلسی حاضر با نیاز
هو کی فیض احمدی سی فیضیاب
از خواص و عام حضرت نی کبهی
پوچهنا اسباب کا یهه مین کیا
کیا کیا کرتی تهی باهر گهر سی کام
تب کیا حضرت علی نی یه بیان
بی ضرورت که زبان پاک کو
سب په کرتی تهی تفقد بیکران
پهر یه حیدر نی کہا وقت سوال
گر کسی محفل مین آتی شاه دین
کرتی آخر صف مین بس آرام
اور تها ارشاد امت کو یهی
اور سنو تم آپکا اعجاز اور
جانتا تها اپنی دلمین هر بشر
اپنا مطلب جو کوئی کرتا بیان
اوس سی پهلی هی سنتی تهی

تهی جو خاص اختصاص ذی لیل و نهار
کرتی تهی حضرت سی اکثر حال راز
کرتی تهی تعلیم با هر شیخ و شباب
کی وه فیضان دلی سی کو تهی
گهر سے باهر آتی جب خیر الوری
دیکهی انکا سب سی بالمرام
تها یه معمول شهنشاه جهان
دیتی رخصت نی تکلم کی کبهو
مهر و الطاف و شفقت کی بیان
سائلون سی بر ملا مجلس کا حال
بیٹهه جاتی تهی جگهه پا کر کهین
پهر فرماتی خواص و عام تهی
ست کرو تم اس ادب مین کچهه کمی
رکهتی تهی الطاف و بخشش کا ظهور
هے کرم خاص آپکا میرا یقین
خلق سی پیش آتی اور سی بها تها
کرتی تسکین اوسکی تهی الکلام

تا بمقدور اپنی حضرت دائما ۔۔۔ سائلونکی کرتے تھے حاجت روا
آپ سبکی ساتھ یون تھے مہربان ۔۔۔ باپ ہوتی ہے جیسے مہربان

روایت

ہی کلام عائشہ سی یہ بیان ۔۔۔ حسن خلق مصطفیٰ مین سب عیان
تھی یہ خو نام خدا بس آپکی ۔۔۔ دی بہلا ہر ایک کو شفقت باپکی
ہاتھہ سی اپنی کسیکو زینہار ۔۔۔ گاہ حضرت نی نہ مارا بہر کار
نی کسی خادم کو خدمت کی لئی ۔۔۔ نی کسی عورت کو عجت کی لئی
اور اگر مارا تو مارا برملا ۔۔۔ اپنی حکم خدا سی برخطا
اور تہی یہ آپ مین شرم و حیا ۔۔۔ مین کبہی دیکہا نہین ستر آپکا
تہی کمالات اور بہی اسکی سوا ۔۔۔ ذات مین حضرت کی کیا ہی انتہا
معجزہ شق القمر کا یک بیک ۔۔۔ ہوگیا ظاہر عرب سی ہند تک
راجہ سراندیپ نی تصدیق کی ۔۔۔ اور مسلمان ہوگیا دل سی قوی
ایک حاکم تہا ز حکام دکہن ۔۔۔ یعنی راجہ بہوج بی ریب سخن
وقت شب یہ معجزہ در چشم سر ۔۔۔ اوسنی بہی دیکہا تماشی جلوہ گر
اور کمال سیر معراجی تمام ۔۔۔ اور سواری براق تیز گام
اور گزرنا سدرہ سی تا حد قاب ۔۔۔ سورہ اسری سی ہی بس کامیاب
اور تاریک و جلی مین پیش و پس ۔۔۔ دیکہتی خیر البشر یکسان تہی بس

اور جمائی کا نہ آنا عمر بھر
اور بوی مشک آنا عرق مین
اور بریدہ ناف ہونا آپ کا
اور کلمہ پڑہنا اور کرنا کلام
اور ہونا بول و غائط کا نہان
اور کرنا چاند کا باتین عزیز
اور ملائک کا ہلانا بالدوام
اور ظرف مین آپکی بس ور اثما
بیٹھنا مکھی کا پیر و نیز نہ گاہ
آپکا ہم ہونا مرقد مین حیات
اور اوتھنا آپکا قبل از انام
اور ہونا آپکو یا احترام
اور چلو مین آپکی ستر ہزار
اور ہونا آپکا کرسی نشین
اور مشرف ہونا حضرت کا تمام
اور لوا الحمد کا ہونا ہاتہہ مین
اور گذرنا سب سے پہلی بالنشاط

اور نہونا محتلم اپنحوش سے
اور نشمرہ پانا غمر کو شہر ہمن
اور مختون صاف ہونا آپکا
وقت پیدائش کی سجدہ اور سلام
آنا بوی مشک و عنبر اوسمکان
آپ سے باخوش کلامی و تمیز
ہہد حضرت کو بعز و احترام
میل کرنا سایہ اشجار کا
صاف الائش سے ہر شام و گاہ
اور ادای پنجوقتی وہان صلوٰۃ
اور افاقہ بہشتی سے دن قیام
لیس سواری براق تیز گام
ہووین کرسی دلی محکم کردگار
عرش اعلی کی عیان سوی کہین
از مقامی آنکہ شد محمود نام
اور سب پیغامبر ہون ساتہہ مین
شتل برق خاطفہ از پل صراط

کھولنا اسپہ در خلد بریں — اور پانا عزت و فخر متین
اور تجلی بالطبع کرنا کلام — دور تا بیچہ شفاعت کی مقام
ہین یہ سب مخصوص فخر انبیا — وانکا صلوا علیہ والثنا
الغرض جملہ کمالات و ہنر — جمع تھی در ذات آن خیر البشر
جامع اوصاف تھی رفعت پناہ — آیہ اکملت ہی اسپہ گواہ
مجلا القائی خوبی و کمال — اور احصاء صفات و ہم خصال
ہی بیرون بس و دورہ تخمین سے — حد تقریر و رقم سی ہی پرے
کہ نہین سکتا قلم کار زبان — اور زبان کار قلم ہی بیگمان
پس علم کر مختصرین کا بلند — اس فضا ہی لق و دق مین چار چند
اور ہوا اس قال سے طیب اللسان — مختصر قصہ ہی یہ اور داستان
ہی خدا کی بعد بین تو ہی بڑا — تجھسا دنیا مین دیکھا سنا

نہو تھی ختم رسالت کو شہادت حاصل
حکمت حقیقی کہ ہوتا سے تمام اسکا بیان

یون بیان کرتی ہین عالم اوسکا حال — تھی حکمت اسمین بسن فی قبیل و قال
الصاف ذات خیر المرسلین — ہی مسلم سب کا او سپر نہین

لکن ولقی آنکہ کمال لم یحصل لہ بنفسہ فہی الشہادۃ

آپ ہین لیکن شہادتکا کمال — رہگیا باقی یہ تصدیق این مقال

وددت انی اقتل فی سبیل الله ثم احیی ثم اقتل ثم احیی ثم اقتل ۞ ۞ ۞

قتل کا خواہان ہون در راہ خدا — زندہ ہوکر پھر کرون جانکو فدا

قتل ہووی پھر دوبارہ دگر — زندہ ہوکر پھر سہی مین کشتواون سر

جو نہوتا اس شہادتکا حصول — بی سبب امکان نرکہتا تہا قبول

پس بکشف راز این اسرار تام — ذکر کرتا ہون متانت سی کلام

والسر فی عدم حصولها له بنفسه صلی الله علیه وسلم انه لو استشهد فی الحرب لادی ذالک الی کسر شوکة الاسلام واختلال الدین فی نظر العوام

اور نہ حاصل ہونیکا یہ بہید تہا — ہو ذر و دحق بذات مصطفا

جنگ کی میدان مین گر ہوتی شہید — تو ہر آئینہ بلاشک ای سعید

شوکت اسلام پاتی اختلال — عام کی نظرون مین یہ کرکی خیال

سمجھی ہوتی تو ز دست کافران — ماری جاتی کب باین تمکین شان

کیا نہین معلوم ہی تجکو یہ حال — کہ بنا شیطان نی شکل جمال

اس سخن بی مغز کا شہرہ دیا — چار سو جنگ احد مین جا بجا

قتل احمد ہو گیا آگاہ ہو / رنج سب جاتی رہے تم خوش ہو
پس ہی کیا کیا حیص وبیص ای نیکخو / لشکر اسلام مین آئی نہو
کو فنا ہی وہ تفرق انتشار / لشکر نصرت مین پایا ہو نہ بار
جب کہ اس مضمون کذب آمیز سے / اور کلام مفسدہ انگیز سے
تہوڑی ہی فرصت مین بجید وسیاوب / پہر گیا ہو اسطرحکا انقلاب
فتح ونصرت کا قضیہ منعکس / ہو ہزیمت کی طرف ایکخوش نفس
پس مطابق واقعہ کو کر قیاس / کار یہ پہونچا وی کہانتک ہی اساس

ولو استشہد غیلۃ وسرا کما وقع لبعض خلفائہ لم یشتہر امر شہادتہ

اور جو جیکی ہوتی ناگہان / تو شہادت آپکی رہتی نہان
جسطرح اکثر خلیفہ آپکے / با شہادت سوی جنت چل بسے
ہی مراد اکثر خلیفون سی یہی / حضرت فاروق وعثمان وعلی

کار وغم سے ہوا چاک جگر خامہ کا
پہر زبان آیا عمر کی جو شہادت کا بیان

کہتی ہین یون راویان وقت سحر / مسجد نبوی مین آ حضرت عمر
کر کی اول مشغول سوی ہی نماز / پیش ہو سبکو پڑہاتی تہی نماز
تاکہ فیروز مجوسی نی کہ تہا / انتظار فرصت این کار تہا

پالکی قاتل بوقت مشغول صلوٰت — کار دو ہستی یہ کی واردات
پیٹ پر دو تین ضربین تمام کی — رخنہ والا سلطنت مین اسلام کی
زخم کاری کھا کی پہنچی عمر — صبر کر او سچا خدا کی نام پر
اور خلیفہ کر دیا اوسنوقت سی — عبد رحمن کو امامت کی لئی
اوٹھہ کی وہان سی اپنی گھر تشریف لا — ہر کہ و مہ کو وصیت کی بلا
تیسری دن روز تہا اتوار کا — غرہ ماہ محرم کو کیا
اس جہان سی سوی جنت انتقال — ہجرت ہوئی تہی چوبیس سال

روایت

کہتی ہین یہ راویان خوش نسب — آپکی ہی یہ شہادت کا سبب
تہا کوئی ایک شخص ابولولو بنام — یعنی فیروز مجوسی تہا کہ نام
ایک نی حضرت عمر کی پاس آ — یون شکایت آپسی کی برملا
ہی جو ابولولو مغیرہ کا غلام — کیا کہون حضرت کیا جو اوسی کام
مین نی ایک کافر کو مارا جنگ مین — اور یہ بہی تہا ہماری سنگ مین
مین نی گھوڑی سی اوتر جایا یہ کام — اوسکا سب اسباب لونے اوتار
اس ابولولو نی یا حضرت عمر — مجھسی پہلی ہی زرہ لی وہ دور کر
گر مرا حق ہی تو مجھکو دو دلا — ورنہ جسمین آپکی ہووے رضا
یون ابولولو سے بولا کر کہا — تو نی کچہہ اس شخص کا دعوے سنا

ہی بلاشک مارنیوالی کا حق
ای ابولولو زرہ دے اسکی پہیر
گرچہ اوسنی اس زرہ کو پہیر دے
اور لگا رکہنی عمر سے دلمین کین
آخر ایکدن وہ لعین وقت سحر
اور صف ثانی مین بیٹہا نابکار
جب نماز حق لگی پڑہنی عمر
کر دیا سینہ سی لی تا ناف چاک
پہلا رخنہ ہی یہی اسلام کا
آپنی فرمایا دیکہو لو خبر
جب کہ دیکہا ہی ابولولو شقی
نی کسی کی ہاتہہ سی مرتا ہوا
اور ہی شکر خدا کے داد گر
جبکہ بولولو وہان پہ گہر گیا
پہر شکم مین اپنی خنجر مار کر
اپنی سنکر گیا شکر خدا
آپ ہی وہ مرگیا تیرہ درون

مدعی ہی اس زرہ کا مستحق
دیکہنا ہرگز نہ ہونی پائی دیر
پیر گرہ دلمین عداوت کی پڑی
اپنی کج فہمی سے وہ ناحق گزین
آیا اپنی گہر سے خنجر باندہ کر
چہپکی سی مطلب کا اپنی انتظار
اوسنی خنجر تین ماری پیٹ پر
صبر کر بیٹہی بدرد دردناک
ڈالا اس ملعون بولولو نی وا
کون یہ جاتا ہے مجہکو مار کر
یون کہا الحمد للہ القوی
میرا جہگڑا اس مسلمان سی ہوا
مین نی جان دی امر بالمعروف پر
آدمی دس اور ماری کرجفا
مرگیا وہ آپ ہی شوریدہ سر
کوئی نہ میری واسطہ مارا گیا
اپنی ہاتہون آپ اپنا کر کی خون

یہی ہی سب شرح مشارق مین لکہا
پہلی تاریخ محرم کو عمر
زخم آیا بدہ کی دن چہبیسوین
تیسری دن جمعہ کو پائی وفات
غسل دی حضرت علی نی دی دعا
اپنا سا چہوڑا انکو نی میرا حبیب
ہی قسم رب کی مجہی ہی یہ یقین
سر اوبیان راست ہین و نیک دم
لنبا قد تہا سرخ چہرہ میر سیرا
آپ مین پوری تہین یہ گیارہ صفت
اور تواضع ہم کرامات و سخا
اور توکل اور ریاضت بی شمار
آپ کی حق مین یہ حضرت نی کہا
اگر نبی ہوتا کسی تو ای سعید
اور یہہ بہی کہہ گئی خیر البشر
اور یہ بہی کہتی تہی خیر البشر
اور الحق منطق ہین مصطفا

جای شک اسمین نہین ہی مطلقا
تہی ہوے پیدا اسن از روی خبر
ماہ ذی الحجہ مین تو کر اسکو یقین
سن تہی چوبیس ہجری اور تہی چاند برا
رحمت حق تجہپہ ہووے دائما
ہو ملاقات خدا جس سے نصیب
دونون اپنی یارون پاس ہم دفین
کرتی ہین یہ آپکا حلیہ رقم
سید ہی داڑہی سرخ آنکہین ہین ضیا
زہد و تقوی صبر او سکینت
اور مجاہدہ اور ہم خوف خدا
اور خلق از بس نہایت دیندار
دیکہہ الحق جدیدا دائما
اور بہلا جی کو اور مر تو شہید
کہ سراج اہل جنت ہی عمر
بہاگی ہے شیطان از ظل عمر
کہتی تہی حق مین عمر کی ای ولا

تیری پیچھی کوئی گر ہوتا نبی
تو ہر آئینہ عمر ہوتا نبی

اور سوا اسکی بہت کچھہ ہی کہا
اسں جگہہ سب ہو سکی نہ کو کہا

اونکی مرضی کی موافق خود خدا
بہیجی تہا احکام نزد مصطفا

ہوتا ہی چاک جگر تیغ الم سی اپنا
آیا نہ کو شہادتکا جو عثمانکی یہان

اور عثمانکی شہادتکا بیان
کرتی ہین یون ذکر محمل راویان

روز جمعہ یعنی عید المؤمنین
اورہ ذی الحجہ کی تہی اٹھارہ ون

آپ گہر بعد از نماز جمعہ کی
تہی تلاوت مین کلام اللہ کی

چند کس از شور بختان جہان
یعنی مصری تیرہ رو بلوائیان

بام ہمسایہ سی کودی لیکی تیغ
عین مشغولی مین مارا بیدریغ

پہونچی تہی نوبت باین آیہ کبیر
فسیکفیکہم اللہ تا اخیر

سرخی خون آپکی ای نیکنام
ہو گئی شنجرف آیہ کی تمام

باوجود انقراض از بسکہ
اور مرور ایام باقوم وسنہ

اوس کلام اللہ مین ای ذی الفروز
خون کی آثار باقی ہین ہنوز

سانحہ عثمان کی خون کرنیکا آہ
ایک آیہ ہی ز آیات الٰہ

اوسکی ہی تفسیر باخوبی عیان
ہی نہین محتاج شرح و ہم بیان

روایت

قتل عثمان کی بڑی ہی داستان
مختصر کچھ اوسکا کرتاہون بیان

تہا جو عبداللہ نام ابن سبا
عالم توریت اور انجیل کا

اوسکی دلمین تہا یہ کینہ روز و شب
اور اوٹہاتا تہا بہت رنج و تعب

جبکہ شہر مصر کو فتح ایولا
وقت مین فاروق اعظم کی کیا

اوسکی ہمقوم قبیلہ سی زبان
نکلی ہی آئی تہین مسلمانونکی ہان

شرم اور غیرت کی ماری وہ غبی
دشمنی سی ہو رہا تہا مدعی

دہوم جسدم پڑگئی اسلام کی
ہرطرف مین تب یہ پہنکر دورخی

بس تقیہ سی مسلمان ہوگیا
حضرت عثمان عفان پاس آ

اور پنہان اس عداوت مین رہا
ڈالئی فتنہ کیسی ڈہب سی برا

تا خلل پڑجای ان کی کام مین
اور نقصان ربقہ اسلام مین

آخرش بہکا کی صدہا مردمان
دشمن عثمان بنائی بیگمان

یہانتلک بلوہ ہوا چارونطرف
باندہ باندہ آنی لگا ہر ایک صف

کہتی تہی مردان کو دین ایکبار آپ
یا خلافت سی کرین انکار آپ

آپ کہتی تہی کہ حضرت نی کہا
ضر ای عثمان کیجو جب برا

دین کی تکو زرہ ہر دم پہنہا
چاہین پہر لیوین اوتار الہدا

تم نہ سنیو اس سخن کو زینہار
اور زرہ بہی تم نہ کہیو زینہار

تب اونہون نی بندیاں کی کردیا
خوف حق دلمین نہ لائی مطلقا

اور نماز صبح گہر مین پڑہتی تہی
بوہر پردہ گاہ عبد اللہ کو
کہ حیدر نی ہٹایا بار بار
ہر طرف تہا شور بلوونکا ہجوم
شبر و شبیر کو لاچار ہو
بہیجا دروازہ پہ تا حاضر ہین
اور بہی انکی وہ ہمراہ یار
اور مدینہ والون انصار نی بہی
اور عمر نی اور عبد اللہ نی بہی
اور قسم دیکر یہ دی سبکو صلاح
مین نہین چاہتا کہ میری واسطی
بہانتلک تہی چار سو گہر کی غلام
پچہوین دن جمعہ کو وقت سحر
کو دہا کی قتل کرنی کی سبب
شبر و شبیر و دیگر مردمان
گہر کی اندر آئی سن شور شدید
سنکی حیدر آئی اور ہو کر خفا

خوف سی مسجد مین آسکتی نہتی
دیتی تہی اذن امامت اسی کو
پہر نہ اوس جا سے ہٹی وہ زینہار
مفسدہ کی ایک اوتہار کہی تہی وہ قوم
حضرت عثمان کی حفظ انکو
ہر طرح سی حافظ و ناظر رہین
تا حفاظت مین ہین لیکن وہ نہا
چاہا تا لین مار کر انکو بہی
پہر سبکو آپ نی رخصت دی
تم نہ میری واسطہ باندہو سلاح
ماری جائین آدمی بی واسطی
اونکی بہی ہتہیار کہلوائی تمام
جا پڑی لوگ آپکی گہر مین بشر
گہر کی اندر پڑ گیا شور و شغب
دریہ تہی عثمان کی جو پاسبان
اور دیکہا ہو گئی عثمان شہید
شبر و شبیر کو مارا کہ وا

کیا کیا تہا اسلئی تمکو تعین ساتھہ عثمان کی ہوئی تم کیون نہین
بیچ مین پہر کر کی لوگون نی کہا منع تہا عثمان نی انکو کر دیا
اسمین کچھہ انکی خطا ہرگز نہین راست سمجہین آپ اور بہی یقین
جب ہوئی پیدا تہی عثمان جلیل ساتوان تہا سال از اصحاب فیل
عمر تہی انکی بیاسی سال کی رحلت اس دار فنا سی جب کری
لمبا قد تہا رنگ تہا سرخ سفید و از چیچک رو پہ خوش تہا بان شدید
اور داڑہی تہی دراز اور جوڑ بند بہاری بہاری تہی نہایت دلپسند
بازؤون پر بہر رہی تہی اور بال سیاہ و پیچیدہ تہا موی سر کلال
انکی سر پر تہی نہ بال انکی نقب کہتی ہین جسکو کہ اضلع در عرب
سلک دندان تہی نہایت خوشنما خوبصورت ہیچو در بی بہا
کانونکی لوتک پڑی تہی سر کی بال یوسف ثانی تہی در حسن و جمال
اور پہلا ہی یہ وہ سوی منقبت اور جدا اپنی شہر سی کنبہ سمیت
تہی معبد اور حلیم اور پر حیا اور بہی قاری نمازی پارسا
اور صائم اور شب بیدار تہی روز و شب درگاہ حق مین زار تہی
خائف از خوف خدا قرآن خوان اور بکار جنگ یکتای زمان
ہی نہین اسمین کسیکو قیل و قال کی خلافت بارہ دن کم بارہ سال
کی تہی عثمان سی کسینی ایکروز بی ادب ہوکر کلام سینہ دوز

پہلی کر نے عذر بیٹی وہ مر گیا — کی نماز اوس پر نہ حضرت نے ادا

یوں کہا کرتے تھے فخر الانبیا — میں نے بیٹی اپنی از حکم خدا

عقد میں عثمان کے دی دلشاد ہو — دوسری بھی بیٹی دی جنت نکو

ہوتی گر بیٹی جو میری تیسری — عقد میں عثمان کے دیتا اوسکو بھی

جب لیا عثمان نے رومہ کا کوا — فی سبیل اللہ اوسکو کر دیا

تب نبی نے آپکے حق میں کہا — اوسکی مالک کو ہو جنت دائما

اور لشکر کے لئے حضرت کے پاس — سارے ہی نو سو اونٹ اور گہوڑے پچاس

اور روپے بھی لا سارے ہی تین ہزار — کہتے تھے خیر الورے یوں بار بار

کر تو بخشش پھر عثمان ای خدا — میں ہوں راضی تو بھی خوش ہو اوسکا

کہتے تھے اپنا رفیق عثمان کو — جنت عالی میں دیکھہ اس شہا نکو [?]

سانحہ یہ حضرت عثمان کا — در حقیقت شک نہیں ہی مطلقا

ہی ہر اول کربلا کی درد کا — اور مصیبت کا نمونہ اوسکی ہوا

دوسرا رخنہ ہے یہ اسلام میں — ہو گیا فتنہ خواص و عام میں

آیا ہے جوش یا دلکا علی کی مذکور میں
[illegible] خون جگر ویسے یوں اچکا ن شک [?]

کہتے ہیں یوں راویان پاک دین — صبح کو اوٹھکر امیر المومنین

مسجد کوفہ میں گہر سے با نیاز — حسب عادت آتے تھے بہر نماز

تیرگی شب مین گہری دا اٹھا
کوفہ کی مسجد مین جاتی مرتضیٰ

مردم خوابیدہ کو دیکر اذان
کرتے تھی آگاہ باتوقیر وشان

ہوگی تا بیدار ہر پاکیزہ خو
ہوے مشغول طہارت اور وضو

حسب عادت ایکدن شیر خدا
در سے مسجد کی در آئی باصفا

ابن ملجم اہل ملعون نی نہان
آکی پیچھی سے ستون کی ناگہان

سر پہ ماری تیغ زہرآلودہ آہ
ہوگیا دونون جہان مین روسیاہ

زخم کاری گرچہ کچھ ایسا نہ تھا
زہر لیکن کام اپنا کر گیا

پہونچی یہ نوبت علی ذیشان تکی
جمعہ کو اونیسوین 19 رمضان تکی

روز یکشنبہ کو رہی زندہ علی
خلد کی اتوار کی دن راہ لی

سال ہجری کہتی ہین چالیس تھی
کوچ اس دنیا دون سی کر گئی

اور تھا قطع خلافت کا زمان
ہی خلافت یہان نبوت کی بیان

روایت

مجملا تھا ذکر یہ کہتی ہین اب
آپ کی یہ ہی شہادت کا سبب

عبدرحمن ابن ملجم بد شعار
خارجی مذہب تھا ملعون نابکار

جبکہ وہ کوفہ مین آیا بدگہر
ایک عورت پر پڑی اوسکی نظر

تھی حسینہ نام تھا اوسکا قطام
ہوگیا اوس زنکا بجان و دلسے رام

اور وہ بھی رکھتی تھی مذہب یہی
تھا یہ جیسا ابن ملجم دورخی

باپ بہائی اس لعینہ کی تمام
یعنی وی حضرت علی کی ہاتھہ سی
اس سبب سی رکھتی تھی یہ دشمنی
آخرش جب ابن ملجم نابکار
ابن ملجم کی پڑا دل مین خیال
اوس سی کی اسنی بہت خط و کتابت
ہوسکی گر تجھسی ہی ایک پیارا کام
تجھکو تو کرونگی مین اوسدم قبول
اور وہ بھی یہ کام کر دل سی شنید
ہوگیا آمادہ اسپر وہ و مین
لیکی ایک تلوار فورا اوسنی آ
یارون سی تدبیر پوچھی کیا کرون
کہ مسجد مین علی پاک خو
ہو کسی دن جاکی مسجد مین نہان
یارون کی کہنی کی موجب اسنی آ
آپکی حق مین یہ حضرت نی کہا
لیس وجود اشقی خیر کشتہ

نہروان کی جنگ مین آئی تھی کام
آتش دوزخمین تھی واصل ہوچکی
رشتہ مین سب اوسکو کنبہ اپنی تھی
عشق مین اوسکی گیا ہو بیقرار
اوس سی ہوجاوی کسی ڈھب سی وصال
تب لکہا اوسنی کہ یہ اسکی ورجواب
اوسکو تو انجام کو پہونچا تمام
میری کہنی کو سمجہیو مت فضول
تو علی مرتضی کو کر شہید
تہا جو یہ مغلوب شہوت کا لعین
زہر کی پانی مین لی اوسکو بجہا
صرف زر سی سان کی وہ اوسنی زبان
جاتی ہین مسجد مین تنہا رات کو
اپنی کر تو کام کو انجام وہان
پورا اپنی کام کو فورا کیا
ہی شہادت مرتضی کا دیکہنا
اس زمان تہا مثل خیر الانبیا

کیونکہ سب اسوقت مین بی اعتنا
تشنگان امت خیر الوریٰ

ہوتی تھی سیراب اسی چشمہ سی بس
اور کی رکھتی نہ تھی ہرگز ہوس

ظاہر و باطن کی ہر حاجت ہی
سکو ذات پاک حیدر سے ملتی

خاتم الخلفا تھی ذات مرتضیٰ
اور مناب ذات ختم الانبیا

پس ہی ایسی وقتمین یہ قتل کیا
گل گویا شمع ہدایت کو کیا

اور کیا اللہ کی حق کو تلف
اور سب امت کی ہی حق کو تلف

یعنی ایسی ذات کو کرکی ہلاک
اپنا ثانی رکھنی سی تھی جو کہ پاک

ساری امتکو پریشان یون کیا
حال ہو جون فوج بی سردار کا

وہ ہی آخر گندہ دوزخ ہوا
روسیاہ ہو کر کی دنیا سی او تھا

اور یہ قتل علی مرتضیٰ
تھیسر اسلام مین رخنہ پڑا

پڑ گیا ضعف اسقدر اسلام مین
کہ تزلزل آگیا ہر کام مین

کہتا ہی یون راوی فرخندہ پی
مرتضیٰ کا بالیقین حلیہ یہ ہی

قد میانہ لمبی داڑہی ناف تک
چوڑی چکلی تہمی فربہ غیر شک

سرخی مائل گندمی تہا رنگ تن
پیٹ اور آنکھین کلان جو دیکھ لن

بشرے چہرہ کی چمک تہی اسقدر
دیکھہ سکتا تہا نہ کوئی از چشم سر

اور نہ تہی بال آگی سر پر آپ کی
اور نہایت آپ خوش رفتار ہے

تہا شہادت کا حصول المختصر
درمیان ان صوفتو کی منحصر

یعنی کفار و نسی کرکی کارزار — از رہ اعلان باقی اشتہار
یا یکایک جیکی جیکی ناگہان — آپ کو ہوتی شہادت بیگمان
اولین تقدیر بن مجے علل — شوکت اسلام بین آتا خلل
ہوتا درہم وینکا سب انتظام — پوچھتا کوئی نہ از خاص و عوام
اور بہ تقدیر ثانی ای ودود — باقی شہہ کب شہادت با شہود

بل و لا کملت الشهادة لان تمام الشهادة ان
يقتل الرجل في الغربة والكربة وان يعقر
جواده ويلقى جثته مطروحة ويقتل حوله
جمع كثير من اعزة اصحابه واقاربه و
ان ينهب ماله وان توسر نسائه وايتامه
كل ذلك في ذات الله تعالى

بل نہ ہوتی یہ شہادت ہی تمام — کیونکہ ہے پوری شہادت اسکا نام
غربت و کربت بین ہو قتل آدمی — کونچین کاٹی جاوین اوسکی اسپکی
اور رہی لاش اوسکی بیدا نہین پری — اور بہت سی اوسکی گرد اگرد
قتل ہوین یار و عزیز و اقربا — اور لوٹا جاوی مال او شخص کا
اور اسیر بند ہووین اوسکی مان — آہ طفلان یتیم و بے بیان
اور سبب درد و مصائب اور بلا — صرف ہون بہر رضای کبریا

اسمین تخصیص شہادتکا ہی سبطین کی ذکر
بہر تکمیل کمالات حبیب یزدان

جو کہا چاہی ہی رب العالمین — جمع کرتا ہے سبب اوسکا وہین
پہونچی کب وہان طائر فہم وخیال — ہی اگر وہ تشدیہ سمت بال
اپنی کاموں کی اوسیکو ہی خبر — ہی بیرون از حیطہ علم بشر
جو کہ ہونا اس شہادت کا حصول — ذات پاک مصطفی مین بالاصول
بی سبب بی واسطہ ممکن نہ تہا — مقتضی سو کار سازی خدا

فاقتضت حکمۃ اللہ تعالے ان یلحق ہذا الکمال العظیم بسائر کمالاتہ بعد وفاتہ وانقضاء ایام خلافتہ التی تنافی المغلوبیۃ والمظلومیۃ برجال من اہل بیتہ بل باقرب اقاربہ واعز اولادہ و من یکون فی حکم ابنائہ حتے یلحق حالہم بحالہ ویندرج کمالہم فی کمالہ

یون ہوئی ملحا برایہ بھی کمال — با کمالات حبیب لایزال
آپکی بعد از وفات ای حق شناس — اور خلافت کی گذرنی بی لبس
تہی خلافت تکملہ دین متین — کسر شان اوسکی تہی محتمل بالیقین
کہ نہین ہرگز مناسب لا کلام — اوسکی مغلوبی ومظلومی تمام

واسطے بہی بعض اہل بیت کی | بلکہ یہ اوس شخص کی ہو واسطے
جو بہت بہی ہووے حضرت کا حبیب | اور عزیز جان تو اولاد حبیب
اور جو ہو آپکی بیٹیون کی جا | نسل بیٹیونکی ہووے بہی ریا
تاکہ حال آوے انکا بحال مصطفی | اہل کی ہو جاوے تمامی ایکسا
اور داخل ہو کمال اونکا تمام | ور کمال حضرت خیر الانام

فتوجهت عناية الله تعالى بعد انقضاء
ايام الخلافة الى هذا الالحاق

پس ہوی متوجہ یون مہر خدا | ون خلافت کا ہوا جب انقضا
سوی این الحاق و ذات رسول | تاکہ ہو یہ بہی کمال اونکو حصول
اور ہو تکمیل کامل ہی گمان | پہر رہے باقی کمال ونمین نہان

فاستنابت الحسنين عليهما السلام مناب
جدهما عليه افضل الصلوات والتحيات وجعلهما
مرآتين لملاحظته و خدين لجماله

پس کیا حسنین کو با احترام | اونکی نانا کی جگہہ قائم مقام
اونپہ ہووے رحمت و فضل و درود | دائما از حضرت رب ودود
اور کیا دونونکو مرآت کمال | تاکمال آوے نظر اوسمین کمال
اور جمال مصطفی کی دو عذار | دونونکو ٹہرایا مانند ونگار

جوکہ نفس الامر مین کہتے تہی پذیر — دو ہی قسمون پر شہادت انحصار
تجکو وتباہون نشان ہر دو قسم — جان ہی سری عیانی اونکا اسم
اور ہی ہر ایک کا خاص ایک نشان — ہوتی اب تفصیل ہے ہر ایک بیان

ولما کانت الشہادۃ علی قسمین شہادۃ سر وشہادۃ علانیۃ قسمت علیہما

تہی شہادت جو کہ یہ دو قسم پر — ایک نہان ہی آشکارا ہی دگر
دو نون پر یہ ہر دو قسمین بٹ گئی — جمع ہونا ضد کا ممکن تہا نہین
قسم پہلی کو ہوئی مختص حسن — اور ثانی کو حسین پاک تن
شاہد حال اونکا دائم برق سان — تا رہی ہر دو خفا مین بس نہان
آشکارا یون ہی شبیر کو — صورت این ماجرا ہی در دو خو
تا ہو مثل آفتاب نیمروز — فرش سے تا عرش پیدا و بروز
ہی شہادت پر تقدم غیب کو — آشکارا پر نہان کو پیش رو
جون تقدم طبع کا ہی وضع پر — ایسی ہی سری عیانی کی اوپر
قسم پہلی خاص یون اونکو ہوئی — تہی بنا اسکی بامر مختفی
اور پوشیدہ ہے مجمل کی مثال — اور عیانی ہے مفصل کی مثال
اور تفصیل از پس اجمال ہان — اوقع و ابلغ ہی اظہر بیگمان
پور اکبر کو ہوئی مختص خفی — اور خاص اصغر نواسہ کو جلی

تھا ہی سبطین مین بھی اختفا	مرتبہ تقدیم اور تاخیر کا
اور وقوع اکبار ہو تفصیل کا	از بس اجمال ہی رہوے رہا

فاختص السبط الاکبر بالقسم الاول

بس ہوی سبط کلان صاحب وقار	قسم مخفی کی لئی مخصوص کار

عربی

ولما كان امرها مستورا لم يظهر لها ذكر في الوحي وابهم امرها عند الوقوع ايضا حتى وقعت على يدي زوجته والزوجة من علائق المحبة دون العداوة وكل ذلك لانه مبني على السر والاخفاء ولذلك لم يخبر به النبي صلى الله عليه وآله وسلم ولا امير المومنين رضي الله تعالى عنه ولا غيرهما

تھا جو یہ امر خفی ای ہوش سیر	تو نہ دی جبریل نی بھی یہ خبر
اور ہوئی واقع شہادت جبکہ تام	تو بھی شبہہ ہی رہا در خاص و عام
حرکت یہانتک کہ یہ واقع ہو	خاص ہاتھوں سی حرم کی آگیی

زوجیت حالانکہ رکھتی ہی وجود | از علائقہا اخلاص و ودود
وحی کچھہ اسمین عداوتکا نہین | یہ ہوا اسواسطی سبب بالیقین
اس شہادتکی بنا ہی پر نہان | اسلئی حضرت نی او حیدرنے ہان
دی خبر اسکی نہ مطلق ایکبار | نی سوا انکی کسینی نہ نہار
جب ہوئی یہ قسم مبنی بر خفا | تاکہ نہ اس راز کا کتمان ہوا
اسلئی زوجہ کی ہاتہون سی ہوا | پس وقوع اس قسم کا بہر خفا
کیونکہ بی بی نے عدیکا کہ گمان | ہو نہین سکتا ہی ظاہر و نہان
اور بیان اسکا حضرت نی کیا | اور نہ حیدر نی دیا اوسکا پتا
تاکہ پیش از واقعہ ہم نہان | یہ رہی مستور ہو ظاہر نہ ہان
بر خلاف قسم ثانی سر بسر | ہے وہ مبنی شہرت و اعلان پر
جسطرح ہوتا ہی حال اوسکا بیان | از پئی اجمال بی رو رو یا

واختص السبط الاصغر بالقسم الثاني ولما كان
مبني امره على الشهرة والاعلان انزل اولا
في الوحي على لسان جبرئيل عليه السلام وغيره
من الملائكة ثم تعيين المكان وتسميته وتعيين الزمان
وظهور اسم الشقيين ثم اشتهر امره واعلن ذكره
على لسان امير المؤمنين كرم الله

وجہہ فی سفرہ الی صفین

اور ہوی مخصوص سن اسواسطے
تھی بنا اس قسم کی اعلام پر
حق کو تہا منظور کرنا آشکار
اور جبریل امین لائی خبر
پہر بتا جاتی شہادت کا ملا
وقت کا بہی پہر ہوا معلوم حال
ہی نہایت اوسکا پہر مشہور ہوا
جب ہوا صفین کا اونکو سفر
گانو ہی صفین ایک قرب عراق
ابن ابوسفیان کی ساتہہ ای بالکم
ہی ترتیب لابدی آشنا سکا
ہی جو رتبہ اس شہادت کا بڑا
ہو کر اوسکا وحی مین وارد ہوا
اور تعین مکان وہم زمان
بیشک بعد از واقعہ ساری اسکو
لیکن تمامی اوسکا جو تہا ہی بیان

سبط اصغر قسم ثانی کی لئی
ہووی تا ظاہر خواص و عام پر
وحی اوتری اسلئی دو چار بار
اور بہی دیگر ملائک بیشتر
نام ہی مشہور اوسکا کربلا
یعنی اکسٹھوان ہو جب ہجرت کا سال
لائی حیدر پر زمانہ پر ملا
اس سنوح سانحہ سی دی خبر
مرتضی سی وہان ہوا تہا جنگ بیان
ہی تواریخون مین حال اوسکا رقم
مقتضی تا ہو کمال اظہار کا
اسلئی قبل از وقوع واقعہ
سب پر اوسکا حال ظاہر ہو گیا
ہو گئی وحی بہا دی سی عیان
سو جب تشہیر ہووین بی قصور
وحی مین یون سنا دیا اوسکا

ثم لما وقعت واقعة الشهادة اشتهر امرها بانقلاب التراب دما وامطار الدم من السماء وهتف الهواتف بالمراثي ونوح الجن وبكائهم وطواف السباع حافظا لجثته ودخول الحيات في مناخره فانتبه الى غير ذلك من اسباب الشهرة

کہ ہوا یہ حادثہ جس روز تھا
اس طرح پھر اوسکا شہرہ ہو گیا

خاک جائے واقعہ خون ہو گئی
ام سلمہ کی یہاں رکھی ہوئی

دوسری شہرہ ہوا اسطور پہ
آسمان سے خون برسا تازہ تر

سنگ بیت المقدس کی تھی سنگ
خون تھا ہر ایک کی نیچے سنگ

اور برسا خون فلک سے یہاں
بھر گئی خم اور گھر بھی تھی سب

تیسری آواز غیبی سے عیاں
مرثیہ سنتی ہیں آتی ناگہاں

یعنی جن یا صبح تا شب اور زاری
کرتی تھی یا ہمدگر وہ نوحہ خوان

مرثیہ سوم کی یہ عشق کشان
سنے وہ جو اوسکا کتب میں ہے بیان

چوتھی جن کرتی تھی سب آہ و فغان
تھی صدا انکی ہر سو بیکران

پانچویں درندہ گرد لاش کے
گھومتی تھی پاسبانی کی لئی

اور چھٹی سانپوں کا گھسنا بینی
ناک میں انکی ناگہ پھر عذاب

اور یہی اسباب شہرت تھی عیان
جس سے تھا آگاہ ہر ایک پیر و جوان

جیسا رونا آسمانکا روز و شب
اور سیہ ہونا جہانکا مثل شب
سوختہ ہوکر بجاے زعفران
خونکا ہوجانا برروے زمین
بحم شتران تلخ ہوجانا عیان
مثل حنظل ہہ فوج دشمنان
اور ظہور ایسی وقائعکا جو ہان
خون کن دل اور جگر ہی بیان
اوسکا یہ مذکور کرتا ہون تمام
ہاتہہ مین دل اور جگر کو اپنے تہام

يتطلع الحاضرون والغائبون على وقوعها
بل بالبقاء والبكاء والحزن المستمر وتذكر تلك الوقائع
الهائلة في امته الى يوم القيامة وقد بلغت نهاية
الشهرة في الملا الاعلى والاسفل والغيب والشهادة
والجن والانس والناطق والصامت

حاضر و غائب ہوئے آگاہ سب
اس وقوعہ پر کہ ہے جانکاہ سب
بل بقاء و الم اس نتیجہ کا
اور وقائع ہائلہ کا تذکرہ
امت احمد مین تا روز نشور
ہے اسی واقعہ کا ثمرہ بی قصور
پس نہایت اسکا شہرہ ہو گیا
فرش سے تا عرش بالا و غبرا
عالم غیب و شہادت مین اخی
جن و انس و ناطق و صامت میں ہے
یعنی اس شہرتکا تا خاص و عام
علت غائی ہی آگاہی تمام

تا کہ ہر ایک دور او نزدیک تک	ایسی واقع ہے ہو اگر یک بیک
جو لگے ہیں جا بجا وہ علم فرما تمام	یادگاری اسکی ہووے تا قیام
حد سے باہر اسلئے شہرت ہوئی	ناطق قیامت تلک سب نے سنی

اذا تمہدت ہذہ المقدمۃ فلنذکر ما یتعلق بہذا الباب مع الاشارۃ الیٰ ما مہدنا من المقدمۃ

جبکہ تمہید شہادت کا بیان
با دلائل ہو چکا تمہید عیان

اور تبھی شبر و شبیر کی	سن چکی با قدرتہ تقدیر سے
تذکرہ لازم ہوا اوسکا یہین	ذکر جسکا ہو چکا تمہید مین
با اشارات و مضامین و دلیل	ذکر اوسکا اب کرین بے قال و قیل
یعنی جو مقصود ہی وقت بیان	از پئے تمہید دونون اوسکا نشان
وہ ہی ذکر اہلبیت ہی منحصر	اور مراتب سبطین پیمبر
دونون کی اثبات کا آغاز اب	ہوتا ہے تفصیل سے ہر ایک کی

فنقول اما کون السبطین ابنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلہ وجہان

کہتی ہیں بس ہم کہ ان سبطین کا	بیٹا ہونا سرور دارین کا

پس ہی اس دعوی کی ناحق قبول | اگر تامل ہو ان ظاہر مضمون قلیل

بالاول ان ابن البنت له حكم الابن ولهذا يعد عيسى عليه السلام في سبط اسرائيل

ہی دلیل اول تو سن اے ذی شعور | یہ کہ ہوتا ہی نواسہ جد کی پور
اور اسی باعث سی جان اسکو صحیح | آل اسرائیل کہلاتی مسیح
یعنی عیسی ہی بن اس باپ کی | آل میں یعقوب کی داخل ہوی
کیونکہ روح اللہ ہی خالی پدر | حضرت مریم کی ہی لخت جگر
رکھ تو ابا مریم کو اپنی یاد مین | تھین یہ بس یعقوب کی اولاد مین
اسلئی منسوب عیسی بھی ہوے | حضرت یعقوب کی اولاد سے
پس ہوا ثابت کہ دختر کا پسر | رکھتا ہی حکم پسر الحق تمر

والثاني النبي فقد ثبت بطرق متعددة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال هما ابناي

اور یہ ہی ثانی دلیل پر ضیا | دونو کو بیٹا نبی نی تہا کہا
پس ہوا اکثر روایت سی ثبوت | سرور مقبول نی لا یموت
حق مین انکی اصطلاح فرمائی ہی | شبر و شبیر ہین بیٹی مری
اور ہی تائید ان حدیث مستند | ہی روایت ذکر ہوتی ہی ولا

وروى احمد في مسنده عن ابي اسحق السبيعي

عن هانی ابن هانی عن امیر المومنین علی رضی الله
عنه قال لما ولد الحسن جاء رسول الله صلعم فقال
ارونی ابنی ما سمیتموه قلت سمیته حربا قال بل هو
حسن فلما ولد الحسین قال ارونی ابنی ما سمیتموه
قلت حربا قال بل حسین فلما ولد الثالث
قال ارونی ابنی ما سمیتموه قلت حربا قال بل هو
محسن ثم قال انی سمیتهم باسماء ولد هارون
شبر وشبیر ومشبر واخرجه الطبرانی فی الکبیر و
الدارقطنی فی الافراد والحاکم والبیهقی وابن عساکر
کلهم عن علی رضی الله عنه واخرجه البغوی والطبرانی
عن سلمان مثله وفی القاموس شبر کبقم وشبیر کقمیر و
مشبر کمحدث ابناء هارون علیه السلام

کی روایت احمد حنبل نے یہ
اونے ہانی ابن ہانی سے سنا
جب حسن پیدا ہوئے خیر البشر
اور کہا دکھلاؤ تم بیٹا میرا
عرض کی بیبی نے کہ یا خیر الورا
آپنے فرمایا اوسدم یہ حسن
پھر حسین اس بعد جب پیدا ہوئے
لائی بیٹی کو مری دکھلاؤ تم
در جواب اونکی یہ بیبی عرض کی
آپ نے فرمایا نام اسکا حسین
تیسری پیدا ہوئی جب پسر
لائی بیٹا وہ مرا مجکو دکھا
عرض کی بیبی کہ رکھا حرب نام
بینی محسن اسکا رکھا نام ہے
پھر کہا یہ بیٹی رکھی انکی نام
شبر و شبیر ہین اور محسن سے وہ
شبر شبیر ہین عبری زبان

اپنی مسند مین ابی اسحق سے
اور اونے از علی مرتضی
اوسکے گھر مین تشریف لائے پیغمبر
اور کہو کیا تمنے نام اوسکا دہرا
نام اسکا حرب ہے بیبی رکھا
نام بینی اوسکا رکھا ہے حسن
آپ یون تشریف لا کہنے لگے
اور رکھا ہے نام کیا بتلاؤ تم
نام اسکا رکھا ہے پہلا وہی
ہی مرا آرام جان اور نور عین
آپ یہ فرمانے لگے شبیر الشبیر
اور کہو کیا نام ہے اسکا رکھا
آپنے سنکر یہ فرمایا کلام
وہ لکھی قدرت خدا کا آرام سے
نام ہیں اولاد ہارون کے نام
اور شبر شبیر ہی شک نہ ہو
اور شبیر ہی ہارون کے ہیں

اسکی براوی اوبہی ابن ابی شیبہ
حاکم وابن عساکر بیہقی
ایسی ہی بغوی طبرانی نی بہی
صاحب قاموس نی تصحیح کی
اورہی شبیر بروزن قمیر
ہین یہ بیتی حضرت ہارون کے
ہونہ پوشیدہ یہ ہو سب پر عیان
کرتی ہین اثبات اسکا بی قصور
اورحضرت ہی نی نام انکار کہا
اور علی نی یہ ہی ہو ظاہر کلام
یعنی رکہتی تہی عرب از خاص و عام
ایسی ہی حضرت علی نی ہی کہا
حرب تہا نام از مشاہیر عرب
جاہلیت کی رئیسون کی سی نام
اس لئی حضرت علی نی بعد ازان
اپنی بیتون کا نہ کہا پہر مگر
جیسی عثمان وابوبکر و عمر

دارقطنی اور طبرانی دیگر
کرتی ہین مذکور از حضرت علی
ہی روایت حضرت سلمانی کی
وزن لقم پر ہی شبر ای اخی
اور مشبر کی محدث ہی نظیر
دیکہہ لی قاموس گر شک ہو کہی
یہ مثالین اور روایات و بیان
بر وزن کی ہوی محسن مقصور
مطلقا شک کی نہین ہی اسمین جا
عرف و عادت پر عرب کی رکہی نام
نام بر اسماء مشہور انام
نام اپنی بیتون کا حرب اسی قبا
سنکی یہ حضرت نی فرمایا یہ سبب
اپنی بیتون کا نہ رکہی لا کلام
نام بر اسماء کبرای [illegible]
رکہا اسماء صحابہ کی [illegible]
نام [illegible] علی ہی [illegible]

اتفاق علماء سے یہ ثابت ہوا ‏ اور کتابون معتمد مین ہی لکھا
بس قیاس تسمیہ ہے نام حرب ‏ ساتھہ نام صحب اشہر شرق و غرب
ہی مقابل ہین یہ نص کی بس قیاس ‏ اس لطیفہ کو سمجھہ ای حق شناس

و اما کونہما من آیتین لکمال خلقتہ صلی اللہ علیہ و سلم فمن وجہین

لیک ہونا آیتہ سبطین کا ‏ پھر دیدار جمال مصطفا
دو دلیلون سے ہے ثابت ہیگا ‏ کرتا ہون توضیح ہی اوسکا بیان

الاول من جہۃ السیادۃ المطلقۃ

اول ازروی سیادت مطلقہ ‏ یعنی سرداری ہی اونکو تامہ
ہو گئی جس سے کہ مرات جمال ‏ از برای سید والا کمال
او سیادت اوسکی یہ موقوفی ہی بیان ‏ ہر کسی پر ہووے ظاہر اور عیان

فقد اخرج الشیرازی کذا الرویانی والضیاء عن حذیفۃ وابو یعلی عن ابی سعید وابن ماجۃ عن ابن عمر وابن عدی عن ابن مسعود وابو نعیم عن علی والطبرانی فی الکبیر عن عمر وجابر والبزار وکذا عن زید ومالک بن الحویرث والدیلمی عن انس

و ابن عساکر عن عائشة و ابن عمر و ابن عباس و ابی رمثة ان رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم قال الحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة و زاد ابن ماجة و غیره وابوهما خیر منهما و عند الطبرانی و ابوهما افضل منهما و زاد الحاکم و ابن حبان و غیرهما الا ابنی الخالة عیسی ابن مریم و یحیی بن زکریا

جیسے روایت نسائی یہ بیان
کرتے ہیں پس از حذیفہ بن الیمان

اور ابو یعلی بیان از ابی سعید
اور محمد ابن ماجہ کر شنید

حضرت ابن عمر سے ذکر کی
اور ابن مسعود سے ابن عدی

بو نعیم از صفدر اعنی مرتضی
اور طبرانی عمر سے بیر یا

اور اسامہ ابن زید وہم براء
دیلمی و جابر و مالک ولا

کرتی ہیں حضرت انس سے ہم تذکرہ
اور عساکر کا بیان از عائشہ

ابن عباس اور ہم ابن عمر
اور ابی رمثہ یہ دیتی ہیں خبر

اسطرح فرماتی ہیں خیر الوریٰ
رحمت حق اونپہ ہووے دائما

در حق شبیر و شبر بالیقین
سید آ شباب اہل الخالدین

یعنی یہ دونون سن اسکو سہشت
ابن ماجہ اور دیگر راویان
اور بتر ہا یا اسپہ طبرانی نی یان
حاکم وہم ابن حبان غیراز ان
ہین یہ سردار جوانان جنان
عیسی مریم کی پسر ہین رہنما
مریم والیشاع ہین دونون بہن
مجملا یہ سب حدیث تامہ ہو
یعنی سرداری سبطین نے
اور حدیث بہتری مرتضا یا
ازجناب سید اہل الجنان
ہے زیادت ابن ماجہ سی مفاد
اور وہ ہے مشعر کمالی بر کمال
اور وہ استثنا جو حاکم نی کیا
ہی یہ محمول اوس زمانہ پر کہ کی
پس یہ استثنا ہی بامر فی ضرور
رفع پہر مرئی سی استثنا ہوا

ہینگی سردار جوانان بہشت
کہتی ہین باپ الکا ہی بہتر ان
باپ الکا انسی فاضلتر ہی
کرتے ہین اور اسپہ زیادہ بیگمان
غیراز عیسی و یحیی بیگمان
اور ہے الیشاع بس یحیی کی یا
بس ہوئی خالا نی بہائی ہر دو
ہے باثبات سیادت مطلق
ہے روایات کثیرہ سی جلی
اور ہم افضلتر ہی مرتضا
یعنی سبطین رسول دوجہان
ور ز طبرانی وغیرہ رکہ تو یاد
نور فوق النور اوسی کہیجی خیال
اور بن حبان وغیرہ نی دلا
افضلیت اپنی آنحضرت نی ہی
انطابق آئنہ سے ہو جو نور
ایسا ہی مرآہ سی ہی لکہا

تا کہ ہو مرئی سے مطابق آئینہ — اور رہے مرئی موافق آئینہ
ہاتھ سے جاوے نہیں رہنا نہ تا — یہ تطابق مرئی و مرآت کا
ایک ہونا مرئی و مرآت کا — ذکر کرتی ہیں یہ آگے سن ذرا

ومن متفرعات هذه المرآتية كون محبتهما محبته صلعم وبغضهما بغضه صلى الله عليه وآله وسلم كما وقع في رواية ابن عساكر وغيره عن ابن عباس رضي الله عنه من احبهما فقد احبني ومن ابغضهما فقد ابغضني

ہے یہ اس مرآت ہونے کا اثر — از برائے سید خیر البشر
کہ محبت شبر و شبیر کی — اور عداوت شبر و شبیر کی
ہے بعینہ ختم مرسل کے لئے — ذکر ہے جیسا ابن عباس سے
کرتا ہے ابن عساکر یہ بیان — اور دیگر راویان راستان
سرور دین نے یہ فرمایا کہ ہاں — دوست جو حسنین کو رکھے ہاں
دوست رکھے مجھکو شک اسمیں نہیں — میرا دشمن ہے جو رکھے کین حسنین
دوستی احمد کی ہے حب خدا — ہے وہ ملعون جو ہے دشمن انکا
اس سے ثابت ہو گیا اتحاد — فوق جس پر کچھ نہیں ہے رتبہ
یہاں تلک جو کچھ ہوا شرح عیان — اتحاد معنوی کا تھا بیان

[illegible]

والثاني من جهة المشابهة الصورية فانهما كانا

کالتصویرین لہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی الظاہر الصفا

اور وجہ ثانیہ کا سن بیان — ظاہری تشبیہ تھی وہ بیگمان
گویا تھی سبطین ای مرد وجیہ — سرور دین کی بظاہر دو شبیہ
شکل و صورت مین تھی دو نوای فتا — مثل تصویر جمال مصطفا
تھی مشابہ جیسی صورت مین اے اخی — تھی مشابہ صورت ظاہرین سبھی
اور سند اسکی یہ ہی سن معتبر — دی بخاری فی الانس سے بھی یہ خبر

فقد اخرج البخاری عن انس قال لم یکن احد اشبہ بالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من الحسن ابن علی و قال فی الحسین الصفا کان اشبہہم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کوئی حضرت سے مشابہ تر نہ تھا — شبر و شبیر کی مثل ای فتا
کی بخاری نے روایت جو بیان — اوسمین ہی اجمال کی صورت عیان
اسلئی اجمال کی تفصیل کو — یہ حدیث ترمذی آئی سنو

روی ہذا الحدیث مفصلاً الترمذی عن علی کرم اللہ وجہہ و صححہ قال الحسن اشبہ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین الصدر الی الراس

والحسین اشبہ بالنبی صلعم فیما کان اسفل من ذلک

مرتضی اسی ترمذی فی نقل کی — یون مفصل کہتی ہین حضرت علی

چہاتی سی سرتک بہت حسن حسن — ہی مشابہ بارسول ذوالمنن

اور تن پائین حسین با صفا — تہا مشابہ با حبیب کبریا

پس دو نقشہ شبر و شبیر کے — صورت حضرت کے بس تصویر تہی

گویا دو قالب تہی اور تہی یکجان — دو نون فرزند رسول دو جہان

تہی وہ مرات جمال احمدی — تہا نمایان جس سے نور سرمدی

احمدی طینت کی جو تہی ماکرام — صورت جسمیہ ہوکر دو سہام

دونونکی جو مادہ خلقت کا تہا — جلوہ گر اوسمین ہوئی با ضیا

اور جو تہی مہر رسالت کی چمک — روشنی اوسکی زمین سی تا فلک

ماہ استعداد پر سبطین کے — صورت و سیرت مین چمکی نور سے

اور جو تہا دونون مین صورتکا ظہور — تہا ذریعہ اسمین زہرا کا ضرور

پس یہ مجموعہ جو کامل تمام — پنج تن کا جون حواس خمسہ عام

اسمین کچہہ باقی نہین جز فرع و اصل — ہو رہا خلقت کا ہی اک طرفہ وصل

صاحب ایمان پر فرض ہین — حب اور اخلاص با این پنجتن

درجہ پاوے وہ خدا اسی ہاتہہ ہاتہہ — دن قیامت کی رہی حضرتکی ساتہہ

پس یہ ہوتا بیان جو ای ولا — ہی خلاصہ یہ اسی مقصود کا

واخرج الترمذي ان النبي صلى الله عليه وآله و
سلم اخذ الحسن والحسين فقال من احبني واحب
هذين وآباهما وامهما كان معي في درجتي
يوم القيامة وقال حديث منكر

ترمذی کہتا ہے حضرت ایکبار
حضرت سبطین کو لیکر دلفگار

یون لگے فرمانے ہے محبی قریب
انکا اور ماں باپ کا انکے حبیب

روز محشر وہ میرے ہمراہ ہو
مثل میری ہے وہ خواہ ہو

اور کہا اوسنے یہ ہے منکر حدیث
گر ز جان و دل تو یہ باور حدیث

جو محدث ہین سنو تم یہ کلام
اصطلاح خاص ہین اونکی تمام

وہ حدیث ہوتی ہے منکر کہ تمیز
ہو ثقہ راوی نہ جسکا ای عزیز

اور نہ کہتا ہو ثقاہت کی وہ بات
اور روایت کی ہو برعکس ثقات

ہے نہ اقسام احادیث ضعاف
یہ حدیث ترمذی ای پاک صاف

پر جو اوسنے بروایات ثقات
تقویت لی ور وثوق ہم ثقات

ہو گئی تو یہ ہے بیشک معتمد
اسلیئے آتی ہے یہ اوسکی سند

ہے اشارت اوسکی انکے یہان
دیکھ با این اجتماع و اشتہار

ہے رسالہ ایک اس کی تمیز
از تصانیف شہ عبد العزیز

نام ہے اوسکا خیر الاقتباس
ہے مسمی اسم ... کا

مولویصاحب نی سن ایتیر جل | اسمین کی ہی یون صحیح مسلم سی نقل

خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم غداۃ وعلیہ مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن ابن علی فادخلہ ثم جاء الحسین فادخلہ ثم جاءت فاطمۃ فادخلہا ثم جاء علی فادخلہ ثم قال انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا ۱۵

ایک گلیم اوڑہی ہوی خیر البشر
گہر سے باہر آئی تہا وقت سحر

اور پیچہی آگئی آئی حسن
اور پہر آئی حسین پاک تن

اونکی پیچہی آئین پہر خیر النساء
بعد اونکی پہر علی مرتضا

آپ نی داخل کیا اون سبکو یا
اوس گلیم منقش مین ایکبار

پہر پڑہی اس آیۂ تطہیر کو
ترجمہ اوسکا یہ ہی ای نیکخو

ہی نہین کچہہ اور ارادہ اسکی سوا
چاہتا ہی یون وہ رب کبریا

تمسی پہین ای اہل بیت مصطفا
کل پلیدی کی تئین کردی خدا

آیۂ تطہیر کی تفسیر کو
چاہتی وہ شرح ہی اینکخو

اس رسالہ مین نگنجائش کہ
اور مطلب اوسکا سب یاری ہی

لیک اپنا اسطرح ہی اعتقاد
تہی وہ بالکلیہ بیشک پاکزاد

روایت

دوسری او سمین روایت یه اور — سن تو از ابن عساکر باب غور

اتانی ملک فسلم علی نزل من السماء لم ینزل قبلها فبشرنی ان الحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة وان فاطمة سیدة نساء اهل الجنة رواه ابن عساکر

ایک فرشته مجهپه آیا از فلک — اور سلام آ مجهپه بولا وه ملک

پهلی اس سی وه کبهی آیا نه تها — او سنی اکر مجکو یه مژده دیا

هین حسین هم حسن دونون جوان — مهتر شبان جنت بیگمان

اور بیتی آپکی یعنی بتول — فاطمه کهتی هین جنکو یا رسول

وه بهی هین سردار زنهاء جنان — راست هی یه جو که کهتا هون نهان

یه حدیث مصطفاء ای نیک نی — مثبت سرداری سبطین هی

اور برای حضرت زهرا کی بهی — اس سی هی ثابت سیادت هو گئی

روایت

هی اسمین یه روایت تیسری — اسکا هی راوی محمد ترمذی

ان الحسن والحسین هما ریحانتای من الدنیا رواه الترمذی

یه تو اسی مرا ابنین بتول — باغ سی دنیا کی هین مرد دو پهول

اور اوس سی یه بهی سن تو کوئی — ترمذی سی بهی نقل یه مسطور هی

هذان ابناي وابنا بنتي اللهم اني احبهما فاحبهما واحب من يحبهما رواه الترمذي

یہ ہین حسنین ہم حسن دونون پسر — میری اور بیٹی کی میری یا کبیر

دوست ہین رکہتا ہون انکو یا الٰہ — دوست تو بھی اونکو رکہیو یا الٰہ

دوستدار اسکو رکہ جو اسکو ہوای پروردگار — جو کہ ہووے انکا دلسی دوستدار

جبکہ مقرون اجابت ہو دعا — افتخار انبیا کی ای ولا

کیون نہو پہر دوستی سبطین کی — مستجاب درگہ رب قوی

بس جو رکہتا ہی خداوند جہان — دوستی حسنین کی لاریب ان

جسقدر ہین اور اونکی دوستدار — دوست رکہتا ہی انہین پروردگار

یہ حدیث ترمذی مین ہی ورا — دوستدار واقع ہوئین ہین الولا

ایک تو ثابت سبطین کی — اور محبوبیت سبطین کی

از برای افتخار انبیا — والہما صلوا علیہ والثنا

دوسری سبطین کی محبوبیت — اور اونکی دوست کی ای خوش صفت

از برای رب خلاق زمان — پہر خوشنودی احمد بیگمان

روایت

اور اوسمین یہ روایت ہی بیان — احمد ابن ماجہ سی ایکجان جان

ور نسائی اور ابو داود بہی — اور راوی پانچوین ہین مرد

صدق الله ورسوله انما اموالكم واولادكم فتنة نظرت الى هذين الصبيين يمشيان ويعثران فلم اصبر حتى قطعت حديثي ورفعتهما رواه احمد والترمذي

سچ کہا اوس صاحب لولاک نے — اور اوسکے ہم رسول پاک نے
ہین تمہاری کلیہ اولاد و مال — آزمائش کا سبب ہی قیل و قال
مین نے دیکہہ ان دو لڑکونکو تمام — کپکپاہٹ پانوئین وقت خرام
دل مین بس پیدا ہوا اضطراب — ہوکی بیصبر ایسی کہائی پیچتاب
یک بیک قطع کلام اپنا کیا — اور لیا دونونکو پہر فوراً اوٹہا
کہتی ہین ایکدن رسول کردگار — خطبہ کی پڑہتی ہین تہی مشغول کار
حضرت شبیر و شبر ناگہان — لائی تشریف اوسجگہہ سرگران
پانون نے کی اونکی لغزش اسقدر — تہا یقین گرنی اوٹہہ کر خاک پر
کچہہ پہونچتا جسم اشرف کو زیان — چہوڑ کر خطبہ کو حضرت نی وہان
اور کر دونونکو بکڑا در کنار — اسقدر کرتی تہی حضرت اونکو پیار
اس جگہہ سی کر محبت کو قیاس — باعث ایجاد وکون وخیر ناس
شاہین سبطین کی خیر الانام — کسقدر رکہتی تہی از حد اہتمام
باوجود اسکی مصائب کربلا — آپ ہی کہا کیا نہ اونپر ہی سہا
اور بہی اکثر حدیث اس قسم کی — اوس رسالہ مین رہی باقی کہی

ہے کتابوں میں روایت یہ ولی
شرح کو ایک اسکی دفتر چاہیے
اس لئے میں چھوڑ کر یہ مدعا
اصل مطلب کی طرف راجع ہوا

بعض اوصاف کا ہی اسمیں حسنکی مذکور
یاد رکھو اوسی سنکر کی گوش او جان

جبکہ تمہیدات کا بالکل بیان
ہو چکا خوبی سی سب تمہید عیان
اب میں اوصاف حسن کرتا ہوں ذکر
ذکر کا اسکی ہی ہی اب مجھکو فکر
سنکے اول سبط اکبر کی کمال
پھر شہادت کا سنو تم اونکی حال

وقال جعفر بن محمد عن ابيه قال حج الحسن عشرين حجة ماشيا ونجائبه تقاد بين يديه وخرج من ماله لله مرتين وقاسم ماله لله ثلث مرات حتى انه كان ليعطي نعلا ويمسك نعلا ويعطي خفا ويمسك خفا ۔

جعفر صادق امام الاولیا
باپ سی اپنی بصد صدق و صفا
حضرت باقر سی یعنی یہ خبر
کرتی ہیں مذکور ای روشن گہر
فخر دین حضرت حسن ابن بتول
راحت قلب مصطفا جان بتول
راہ حق میں اسقدر سرگرم تھی
پا پیادہ پندرہ حج تھی سب کئی
کوتل تھی گھوڑی سواری کی کئی
آپ نی اون سبکو یہ کوتل کئی

کوتل اپنی اسپ کو چھوڑے ہوی
آگی آگی آپ جاتی تہی چلے

اور دی ڈالا بروی کردگار
مال اور اسباب اپنا کل دوبار

اور کیا تقسیم اپنا نصف مال
تین باری راہ حق مین شاد حال

نعل اور موزہ تلک ایک ایک دیا
اور ایک ایک پاس اپنی رکہہ لیا

ہے جہاد نفس و ہم حفظ ادب
یہان سی ظاہر کعبہ کا از خوف رب

یعنی کی قطع منازل با وقار
تا بمکہ از مدینہ پندرہ بار

اسپ کوتل باوجود پیش پیش
آپ سی جاتا تہا ای پاکیزہ کیش

اور جلو مین آپکی دوڑے ہوی
جاتی تہی خدام آگی آپ کی

اور ہوا بالکل یہانسی آشکار
حال زہد اور ترک دنیا نابکار

یعنی مال و زر و دو بار اپنا تمام
دی براہ حق نہ رکہا ایک دام

اور دیا مال آدہا آدہا تین بار
بہر خوشنودی براہ کردگار

یہان تلک در راہ حق ایک ایک دیا
اور ایک ایک موزہ اور جوتا رکہا

ایسی تقسیم سوی نفس پر
ہے عطای کلیہ سی مشتاق تر

روایت

آپکی خلقون سی یہ ہی ایک بیان
ذکر کرتے اسطرح ہی راویان

فخر دین تہی یعنی شیر ایکروز
جلوہ فرما جون سہ گیتی فروز

اور اہالی و موالی باکمال
بیٹھی تہی گرد اگرد تہی ہالہ مثال

ایک مرد آیا کوئی کفار سے
اور یہ پوچھا بزم کی حضار سے

ہے نہیں ہم کون اور نام کیا
بولی سنکر یوں امام با صفا

میں حسن ہوں راحت جان رسول
نور چشم مرتضی جان بتول

یہ کہا اوسنی کلام با صفا
بی ادب یہ کہکر نشان مصطفے

وہ شقی جو مرد ایک خونخوار تھا
اور نہایت بے تکی جبار تھا

بالاٹکر اور بھی اکثر سخن
شان حیدر میں زبان پر ہرزہ زن

پر زبان لایا وہ مرد نابکار
تب ہوئی حضار مجلس جو اسکا

سنکے ایسی بیمعنی کلام
ضبط کی ہاتھوں سے آیا تمام

یکہا اوسکو کرین تادیب ہم
اور یہ چاہی کہ مارین اوسکو یکقلم

آپ لیکن منع ساری خلق سے
اسطرح سے اوسکو فرمانی لگے

منع کی طرز اور طور اور گفتار سے
ہی یہ ظاہر بات تیری جن کہی

آئی کچہ تجہپر مصیبت اور بلا
تو بھی اس درد و غم میں مبتلا

گر تو بہوکا ہوگا تو حاضر ہی طعام
اور جو ہی پیاسا تو ہی پانی کا جام

اور اگر کچہ قرض ہو کر دوں ادا
اور یہ دونوں کہ ہو دشمن [illegible] تھا

اوسکی جو شیرین سخن پہونچی بگوش
ہیچ ہو اونکی مقابل آئی ہوش

والکہ بیہوش اونے کہنی لگا
ہے تو بھی ابن علی [illegible]

جب نبی و فتح خیبر کا تو راہی علی
اور پیمبر کا ہی یا بہائی اور روئی

ایسا ہی نظر آتی ہی مجھکو یقین
سلطنت کا شک اب رہا باقی نہین

ہو نہ جاکر وہ دولت اسلام پہر
ہوگیا داخل خواصون مین نفر

لکھتی ہی نقل و حکایت اور بہی
ہین اسی اقسام کی اکثر لکہی

غیر ممکن ہی مگر اونکا بیان
طول ہووے گا مختصر سی داستان

جب یہ آیا پیچ شہادت کا سخن مذکور
چہاتی خامہ کی پہٹی کہاکی الم سی تمام

ذکر کان وفاته رضی الله تعالی عنه سنه تسع و اربعین فی ارجح الاقوال فی اول ربیع الاول او فی آخر صفر یوم ... المشهور

ہی اصح اور یہ تحریر بیشمال
جب لگا اونکا جانا والی حرم ...

ہی ربیع اول کی پہلی ہی سخن
راہی جنت ہوئی شہزادہ حسن

ہی صفر کی یا کہ اٹہائیسوین
جب یہ حسن ہو گئی ہو جان بحق

اور بعضی لکھتی ہین ای یاکہ ان
ہی ربیع الاولین کی پانچوین

سال ہجری تہی پچاس ای کیا
جب ہوا ظاہر یہ حال جانگداز

بعض کہتی ہین کہ از حکم خدا
شہادت کا سبب واقع ہوا

این بو سفیان پس از ...
دل مین از زہر جفا سے ...

باوجود ہوئی حسن [illegible] ہو لیا ۔ ہو پسر اپنا ولیعہد اپنی جا
بولا [illegible] ہم ہی یون ایک تخت ۔ دون خلافت کا حسن کو تاج و تخت
اس سخن کو سن یزید بھیجیا ۔ آتش کینہ سی شعلہ ہو گیا
ہے یہ اصل آگی جو کچھ مذکور ہے ۔ اور یہی صحت ہے بس مشہور ہے

وسبب موته ان زوجته جعدة بنت الاشعث بن قيس سمته باغواء يزيد بن معاوية وكان يزيد ضمن لها ان يتزوجها فغفلت فمرض الحسن رضي الله تعالى عنه اربعين يوما ثم مات فبعثت جعدة الى يزيد تسئله الوفاء بما وعدها فقال انا لم نرضك للحسن افنرضاك لانفسنا فصارت من خسر الدنيا والاخرة ذالك هو الخسران المبين ⁂

اور سبب حضرت حسن کی موت کا ۔ حکم حق ہی اس طرح واقع ہوا
دخت اشعث تھی جو پوتی قیس کی ۔ وہ بنام جعدہ بس مشہور تھی
اور زوجہ تھی حسن کی یہ پلید ۔ سم دیا اسنی باغواء یزید
یون یزید ناخلف نی دی فریب ۔ تجھسی کر لونکا نکاح ای ناشکیب
بھول کر کہنی پہ اوسکی اوسنی آ ۔ جام سم لا کر حسن کو دیدیا
بس ہوئی بیمار شاہ دین فروز ۔ اور رہے اس درد مین چالیس روز

بعد اوسکی آپنی پائی وفات | دیکھہ کر جعدہ نی تب یہ واردات
بھیجا قاصد کو یہ دی اوسنی پیام | پاس اوس ملعون کی پھر مرام
وعدہ تو اب اپنا کر پورا شتاب | تا تری ازواج مین ہون باریاب
یون یزید نا خلف نی بھی شتاب | بھیجا قاصد کی زبانی یہ جواب
تھا نہ مین ای وعدہ جو راضی ترا | ہو وی پہلوی حسن مین تیری جا
ہم نہ تھی راضی کبھی ای بو الہوس | تو ہی حضرت حسن کی پاس بس
اپنی جانکی واسطے ہم بھی بھلا | ہونگی کب راضی بتا ای بیوفا
بس ہم اپنی واسطے راضی ہونگی | کچھہ تری پروا نہین ہی مجکو اب
وہ ہوی کم بخت اون لوگون سی جو | کہ جنہون نی دین و دنیا کھو دیا
یہ زیان کاری ہی ظاہر او عیان | دونون عالم مین ہوی مردود ہان

وکان مرضه الاسهال الکبدی وتقطع الامعاء

اور مرض یہ اونکو تھا اسہال کا | کلیجی ہو اسہال مین آتھی جان
ہوگیا تھا یہانتلک سم کا اثر | گر پڑا تھا کلیجی ہوکر سب جگر

روایت

آیا کوئی شخص اہل ایمان سی | پاس حضرت کی عیادت کی لئی
کہتا ہی یون اپنا وہ دیکھا ہوا | آئی حضرت جب کہ از بیت الخلا
تب لگی فرمانی ہوکر چشم تر | ہوگیا ہی اب مرا ٹکڑی جگر

مین نے دیکھا جاکے خود از غیب ہم | درحقیقت تھے وہ قطعات جگر

ولما حضرته الوفاة جاء الحسين رضي الله تعالى عنه فقال اي اخي من صاحبك قال تريد قتله قال نعم قال لئن كان صاحبي الذي اظن الله اشد له نقمة وان لم يكنه ما احب ان يقتل لي بريئا ثم قال لقد سقيت السم مرارا وما سقيت مرة اشد من هذه

موت کے آثار جب ظاہر ہوے | حضرت شبیر تب حاضر ہوے
یون لگے کہنے کہ میرے بہائی جان | ہوگیا کیا تجہکو اسدم ناگہان
اور دیا ہے آہ کس نے تجہکو سم | پاس تیرے کون تہا کہیے کہ ہم
اوس سے لیوین تیرا اسدم انتقام | دین چکہا زہر قضا کا اوسکو جام
دیجے اوسکے نام سے ہمکو خبر | اوسکو ہم کر ڈالین تا زیر و زبر
یہ سخن جسدم ہوا بس گوش زد | اپنے فرمایا فورًا اکرکے رد
کیا ارادہ تمکو ہیگا قتل کا | بولے یون شبیر شک ہے اسمین کیا
تب حسن بولے سنو اے بہائی جان | گر ہوا وہ جسپہ میرا ہے گمان
سخت بدلا لیگا اوس سے کردگار | قہر سے اپنے کریگا اوسکو خوار

وہ خدا ہی منتقم سب سے برا — انتقام اوس سے وہ آپ ہی لیویگا
گر نہین وہ جسپہ ہی میرا خیال — مین نہین خواہان کہ ہو اوسکو ملال
میری خواہش یہ نہین ہے زینہار — میری خاطر بیگنہ کو ڈالو مار
بعد اوسکی پہر یہ فرمایا کلام — پہلی بہی سم کا پلایا مجکو جام
پہر نہ سخت ایسا پلایا ہے نہ گاہ — ابکی سم نی کر دیا مجکو تباہ
ہر کسی پر ہووے ظاہر یہ کلام — کس لئی قاتل کا بتلایا نہ نام
اس مین ہین چند امر کرتا ہون بیان — رفع شک تا دور ہو خاطر سے ہان
پہلا یہ ہی یہ شہادت تہی خفی — اصلی تشخیص قاتل کی نہ کی
امر ثانی کیا ہی اخذ انتقام — ہی بدون اشتباہ کی شرع سے حرام
ہو نہ جبتک جرم ثابت بالیقین — انتقام اوسوقت تک روا نہین
تیسری یہ امر ہی جو کو تہی — آپنی تحقیق مین قاتل کی کی
یہ دلالت کرتا ہی در انتقام — بر کمال کظم غیظ و حلم تمام
کیا اگر تفتیش لیجاتی یہ کار — ہوتا من حیث الوجہ مطلب ادا
ہاتہہ اپنا کہنچنا از انتقام — ہی انہین حضرات عالیہ کا کام
ہین جو کچہ اعراض نفسانی وہ سب — دور کین روز ازل از حکم رب
ان بزرگونکی جبلت سے تمام — صاف طینت کر دیا جیسا انکا نام
ہی یہی باعث جو کی پہلو تہی — اور نہ بدلی کی طرف رغبت ہوئی

ورنہ بدلا چھوڑ کر کمنا کہین / حوصلہ ہرگز کسیکا ہی نہین
باوجود قدرت تاب و توان / امر مشکل ہی بلا حد و بیان
عام ہو گیا بلکہ از دست خواص / ہی مگر انجام اسکا مشکل قصاص
شدت سم سی جو فرمایا کلام / نسبت مرات سابق بالمرام
ہی اشارہ یہ سوی پایان حیات / اور ایما ہی بنزدیک وفات

روایت

نقل کرتی ہین یہ از فصل الخطاب / سم کی باعث تھا حسنکو اضطراب
سم ملا چھہ بار لیکن ایکبار / ہو گیا کاری بچھوڑا از مہار
انتریان سب ہوگئین پاکر خراش / اور جگر بھی نکلا ہوکر پاش پاش

روایت

بو نعیم اسطرح کرتا ہی بیان / یہ عمیر اسحاق کی بیٹی سی ہان
ایک شخص اور بہین عیادت کی لئی / مرض حضرت حسن مین ہم گئی
بھی فرمایا یون کرکی خطاب / ہی فلان کچھہ پوچھہ لی بہت شتاب
عرض کی بیتی کہ اس حالت مین آہ / بات کیا پوچھون کرم کی ہو نگاہ
پہر افاقہ ہو مرض سی گر تمہین / جو کہ ہوگا آپ سی ہم پوچھہ لین
کہتا ہی راوی کہ پہر حضرت گئی / اوٹھہ کی گھر کی اندر تشریف لی
باہر آکر یون لگی کہنی کہ سب / پوچھہ لو جو پوچھنا ہی تمکو اب

پہر نہ استفسار کی فرصت رہی / اور نہو تاب جواب اوسکا کبھی
پہر یہ فرمایا کہ مجھکو چند بار / سم دیا ہی پہر نہ ایسا زینہار
پیر ہوا اس مرتبہ یہ کارگر / ٹکڑے ٹکڑے ہو نکلتا ہی جگر
پہر یہ اوس نی کیا پر غم کلام / مین گیا اون دوسری نذر امام
مین نی دیکہا یہ ہی وقت احتضار / بر سر بالین شبیر بار
حضرت شبیر از بس غمزدہ ی / پوچہتی قاتل کو زہر بہیجی ہو

روایت

اور ہی یہ بہی روایت در کتاب / ایکدن یہ اپنی بیبی سی کہا خواب
سورۂ اخلاص ہی لکہی ہوی / درمیان ہر دو چشمان یا اخی
تہا سعید بن المسیب نیک خو / پوچہیان اوس سی کیا ایسا اسکو
یہ کہا سنکر کی اوسنی در جواب / پہونچی نزدیک اب وفات اجتبا
الغرض ہی داستان یہ مختصر / وقت رحلت جب ہوا نزدیکتر
تب وصیت کی بہ شبیر ولی / عائشہ سی مین نی یہ درخواست کی
مین خدا کو جب کرون تسلیم جان / قبر میری اپنی گہر مین کیجیو ہان
عائشہ نی مجہسی وعدہ کرلیا / اپنی گہر مین مجکو بخشونگی جا
پس جنازہ تم میرا بعد از وفات / پیش روضہ بہترین کائنات
جانا تم لیکن نہ کیجو تم خطا / اور اجازت عائشہ سی لیجو جا

گر اجازت عائشہ یہ ہمکو دے
پر امیہ والی ہو کر سد راہ
جنگ تم اونسے نکرنا زینہار
رکھنا تم گور غریبان مین مجھے
پہونچی پیش روضہ خیر الورا
گو اجازت عائشہ نے دی مگر
دفن کا مانع ہوا از راہ جبر
لیگئی گور غریبان مین اوٹھا
پھر بہ پہلوی مزار فاطمہ
فاطمہ بنت اسد حیدر کی ما
اور امیہ والون سے کوئی نہ آ
پر ہوا حاضر سعید ابن عاص
لی اجازت حضرت شبیر سے
اسجگہہ پر جو کہ خامہ لکھہ چکا
پر حسن کا سال تولید و عمر
اوسکی تعیین اور تشخیص زمان

دفن کرنا پاس نانا کی مجھے
مانع اس سے ہوونگی لاریب آہ
اور نکرنا اوسجگہہ کا انتظار
آپ کا آخر جنازہ جب کہ لے
مانع آئی تو کہ جنکا ہو چکا
آگیا مروان نی اوسجا گزر
آخرش حضرت حسن کو کر کی
قبہ عباس مین مدفون کیا
اور نزدیک و جوار فاطمہ
شبر و شبیر کی دادی دلا
آیکی حاضر جنازہ پر ہوا
اوس زمان تہا وہ امیر طیبہ جا
کی نماز اوسنے ادا توقیر سے
اتنا ہی ہے بس خلاصہ ذکر کا
ذکر کرنا ہمکو ہے مدنظر
کرتے ہین اس جاپہ کلی بیان

ذکر ولادت حسنؑ

اسمین تعیین سن عمر حسن ہے مذکور
اور تولید کا کل آپکی تشخیص زمان

کہتی ہین یون راویان باخبر | سن بگوش جان و دیکھ از چشم سر

وكان عمره الشريف خمسة واربعين سنة وستة اشهر الا اياما وقد ولد النصف من شعبان سنة ثلث من الهجرة على الصحيح وقيل في رمضان المبارك سنة ثلث

آپکی تھی عمر کی بی قیل وقال | کوئی دن کم سات ہی ینتالیس سال
اور ولادت نصف شعبان مین ہو | یعنی پندرہوین مہ شعبان کے
سن تھی ہجری تین باقول صحیح | بعض کہتی ہین کہ تہا رمضان صحیح
ہی ولادت کا حسنکے جو زمان | اختلاف اوسمین ہی عاید بیگمان
ایسی ہی ہی مختلف وقت وفات | از حکایات و روایات روات
پر نہین ہی اختلاف سن وسال | سال ہجری تین تھی بی قیل وقال
اور پائی آپنی بیشک وفات | بس ربیع اولی مین ای نیکو صفات
بعض کہتی ہین کہ دن غرہ کا تہا | پانچوین کہتی ہین بعضی نیکمز ا

اور ہی مشہور شک اسمین نہین ۔ تھی صفر کی ماہ کی اٹھائیس وفن
اور ہی ہجرت کا سن اٹھاسون ۔ اپنی جب حق کو کی تسلیم جان
اور سنا ہی عمر کچھہ دن کم نقال ۔ چھہ مہینی اور سینتالیس سال کی
ہی یہ صحت یہ روایت معتبر ۔ بیس سن عمر حسن کی حال ہی
مقتضی ترجیح ہی بالاعتبار ۔ نصف رمضا میں ولادت ہی شمار
تو یہ رمضا کی پندرہوین ہو ۔ اور تاریخ وفات اوس پاک کی
پانچوین ہوتی ہی از اول ربیع ۔ راست آوی تا حساب اسکا تمام
عمر اسسی ہوتی ہی ای خوش نقش ۔ سال ہی سینتالیس کچھہ دن کم بر سن
اور بعضی عمر کہتی ہین نقال ۔ کچھہ مہینی اور سینتالیس سال
سات سال اوسمین ہی پایہ ورش ۔ درکنار مصطفا تھی خلق و غش
تھا حمایت کا علی کی جو ظلال ۔ اوسمین چار کہی حسن تیس سال
زندگی کی آٹھ سال اور چند ماہ ۔ کتف رحمت مین خدا کی باپناہ
مصطفی کی جو نواسے تھی کلان ۔ ہو چکا اونکی شہادتکا بیان
ہوتا ہی اب اوسکی شہادتکا بیان ۔ جس سی ہی کون و مکان نعرہ زنان

ہو چکا ذکر شہادتکا خفی کے مذکور
یہانسی ہوتا ہی عیان جلی کی شہادتکا بیان

کہتی ہین یون راویان پاکباز ۔ حال ہی شبیر کا ایک جانگداز

هذا ما يتعلق بالشهادة السرية التي اختص بها السبط الأكبر

یہ شہادت مخفیہ کا تھا ماجرا — خاص جو سبط کلاں کو تھی ملا
اب رہی باقی شہادت ظاہرہ — اوس کا ہوتا ہے بیان واجبے

وأما الشهادة الجهرية التي اختص بها السبط الأصغر فهي من أكبر الوقائع المشهورة

یہ شہادت ظاہرہ کا مرتبا — خاص جو چھوٹے نواسے کو ملا
سو وہ ایک قصہ بڑا مشہور ہے — فرش سے تا عرش ہیں بذکرہ

شهرتها كونها جهرية وسببها أنه لما ملك يزيد وتسلط وذلك في رجب سنة ستين بدمشق كتب إلى الأقاليم لأخذ البيعة له وكتب إلى عامله بالمدينة الوليد ابن عقبة أن يأخذ البيعة من الحسين رضي الله عنه فامتنع الحسين من بيعته إلا أنه كان فاسقا متجاهرا ظالما

اور شہرت کا سبب ہے تمام — کہ شہادت ظاہری تھی اوسکا نام
اور سبب یہ تھا شہادت کا ہوا — جب بنا مالک یزید بد ہو غا
اور ہوا وہ شاہ در شہر دمشق — اخذ بیعت کا ہوا تب اوسکو عشق
تھا رجب اور سال ہجری ساٹھ تھی — اوس نے سب ملکوں میں تب نامی لکھی

اخذ بیعت کی لینی اور پھر لکھا
عامل طیبہ کو جو اوس وقت تھا

لعین عتبہ کو جو تھا ابن ولید
پہونچا بیعت کے لئی خط یزید

کہ بہری بیعت کو لے شبیر سے
زور سے تزویر سے تدبیر سے

حضرت شبیر نے انکار سے کے
اوسکی بیعت کے زبان اوسکو نہ سے

اسلئے فاسق شرابی تھا یزید
اور ظالم تھا نہایت تھا شدید

روایت

کہتے ہین یون بعض آدمی ایکدم
ہی یہہ لس در مجالس مین رقم

صاحب در مجالس نے لکھا
معویہ ایک روز پیش مصطفے

بیٹھے تھے حضرت یہہ فرمانے لگے
لڑکا ہوگا ایک تیرے پشت سے

ہو کشندہ شبر و شبیر کا
سنکر اسکو معویہ نے یون کہا

ہی نہین اب مجہ سے کوئی پسر
اور نہ پیدا ایش کا کچھ اوسکی اثر

اور نہ ان آج سی عورت کے پاس
گو وجود اس سے ہو مجکو یاس

جو کہ کرنا چاہتا ہے کارساز
رہ نہین سکتا کسی حیلہ سے باز

سب کا حکم ان سے ہی حکم اوس کا بڑا
ہی وہ شاہنشاہ کل مخلوق کا

حسب الہی چاہا ہو پیدا وہی
جو کہ ہووی قاتل آل نبی

دفع حاجت کے لیے پیشاب کے
معویہ نے اوٹھکی ایکدن خواب سے

پھونسے گہر مین کیا پیشاب جا
ایشن بچہونی کیا اپنا رہا

گو اطبا ہی ہزاروں کے دوا — کار گر لیکن نہ ایک چارہ ہوا
ایک طبیب وقت نے آخر کہا — قربت زن کر کہ تا ہووے شفا
معویہ بولی نہو یہ مجھسے کار — پاس عورت کے نجاؤں زینہار
کیونکہ یہ فرما گئے خیر البشر — پشت سے ہووے تیرے ایک پید السیر
کہ وہ قاتل ہووے گا سبطین کا — کس طرح اسباب کو رکھوں روا
الغرض جب درد کہ زیادہ ہوئے — معویہ بی زن سے نزدیکی کریے
ہوئی ہی قربت بحکم کردگار — نطفہ نے زہدان میں پکڑا قرار
جس سے یہ پیدا ہوا یزید پلید — قاتل آل رسول ذو المجید

روایت

ذکر ہے در مجالس میں بیان — بعض راوی کرتی ہیں خبر کو بیان
آپکی تھا یہ شہادت کا سبب — حال ظاہر اوس کا میں کرتا ہوں اب
ابن ابوسفیان نے اکدن بایزید — یوں کہا یہ رنج اور محنت شدید
اپنی اوپر کر گوارا کی حصول — یہ خلافت میں نے از حد عدول
تیرے ہی باعث کیا یہ میں نے کار — اٹھوا ہی جان پدر نے ننگ و عار
کہہ جو کچھ دل میں تیرے مقصود ہے — اکدم میں وہ سبھی موجود ہے
کون سے اب چیز کی ہی آرزو — اور تمنا رکھتا ہی کیا دلمیں تو
اور ہی کس چیز کی خواہش تجھے — رہتی ہی جو اسقدر کاہش تجھے

کون سی سنتے ہو ہی دل مائل تیرا — اور گیا کس پر ہے دل تیرا
سنکی یہہ باتین محبت کی یزید — باپ سے کہنے لگا سب چشم دید
پھر کہا ایک ارو سے ہے ای پدر — جلتا ہی اوسپر میرا دل اور جگر
ہی وہ عبد اللہ جو ابن زبیر — اوسکی زن ہی گویا ایک جنت کا طیر
خوب صورت خوب سیرت خوش جمال — خوش خصال و خوش فعال و خوش مقال
نازنین و دلبر و سیمین بدن — گلبدن و سرو سے ہے غنچہ دہن
گلعذار و غنچہ لب نازک کمر — شیر افگن تیغ ابرو کج نظر
خوش ادا عشوہ نما طناز ناز — دلگداز و جان نواز و غمزہ باز
رشک مہر و رشک حور و دلفریب — جس سے دل میرا ہوا ہی ناشکیب
حسن کچھ جس نے اوسی ایسا دیا — جسکا شہرہ ایک عالم مین ہوا
ہی عجب اوس کا غرض حسن جمال — اس جگہہ اپنا نہین رکھتی مثال
دل میرا اوسپر گیا ہے ای پدر — مجکو ملنا اوس سے ہی مد نظر
اوس سے گر ہو نہ مو جائی مرا — تو ٹھکانی پر یہہ دل آئی میرا
ہو سکے تو بہ سے میرا اوس سے وصال — ہر گھڑی رہتا ہی یہہ مجکو خیال
اس الم کو کون میرے کہو سکے — سنکے بھی آپ سے گر ہو سکے
ابن ابو سفیان عبد اللہ سے — روز دیگر یون کہا بلوا کے
کہ ہی تو ہجر ستم بیصبر — جانتا ہون تیرا مین اب حق دگر

اپنی دختر دون تجھی ای پاکدین   اور ولایت مصر کی بھی بالیقین

تب یزید نے پھر بلا کر یون کہا   میری دختر کہ رہی تھی اس سے ابا

اور وہ کہتی تھی یہہ ہو کر نڈھال   مین نہین کہتی ہون کچھہ حسن و جمال

ہی جو عبد اللہ کی گہر مین وہ زن   بہت گل رنگ افزای چمن

ہی صلاح اول گر اسکو چھوڑدی   تو نکاح کر لون مین عبد اللہ سے

خواہش دل تھی جو عبد اللہ کے   مصر کے جانب نظر پر راہ تھی

اور دل مین سخت تھی رغبت بہی   کی نہ غور اس حیلہ سے سمجھین فریب

اپنی زن کو دی طلاق ایکبارگی   کی حصول اس رنج کی آوارگی

ابن ابو سفیان نے پھر یون کہا   اب وہ یہہ کہتی ہی دون تجھکو سنا

مصر کی خواہش مین تو اپنی زن   چھوڑ دی بن سوچی سمجھی بے سخن

مصر کے خواہش جو تھی دل مین کمال   تو ہوا ہی میرا خواہان وصال

باوجود اسکی کہ مین ہون بی جمال   پھر بھی ہی تجھکو تمنای وصال

مصر کل گر جاوی تیرے ہاتھہ سے   نفرت آتی تجھکو میری ساتھہ سے

وصل کا میری نہ تو پھر لیوی نام   مصر سے مقصد تیرا کیا مجھسے کام

چھوڑ دیوی مجھکو بھی تو بی خطا   دم مین ہو جاوے تو مجھسے بیوفا

مجھکو نا منظور ہے تجھسی نکاح   مجھکو کچھہ تجھسے نہو حاصل فلاح

سنکے عبد اللہ یہہ اوس سے سخن   ہو گئی دل تنگ و نہایت پر حزن

پہر گئی اپنی اپنی گہر پر نامراد ۔ اور پڑی ناحق یہ سر پر او فتاد
کر دیا وہو کہ میں اُس زن کو طلاق ۔ عیش و عشرت کا کیا کڑوا مذاق
جب کہ عبد اللہ ہوے گہر کو ملول ۔ اور ہوا سلطان کچہہ دل کا حصول
ابن ابو سفیان نے گہر کی شنید ۔ تہا جو موسی اشعری مرد سعید
پیار سیارہ عالم و دانا و پیر ۔ ذو فنون و خوش شعار و بی نظیر
کر طلب اوسکو اوسے یوں کہا ۔ زن جو عبد اللہ کے گہر ہی باحیا
اوسکو پہونچا یہ میرا پیغام تو ۔ کر دے پہلوی یزید آرام تو
ہی مناسب گر تجہی منظور ہو ۔ عقد کر دی اوس سے تا مسرور ہو
جب اچہا وہاں سے وہ ہو کر رواں ۔ جانب اوس عورت کی جاتا تہا دواں
درمیان راہ قاسم سے ملا ۔ وقت استفسار قاسم سے کہا
میں لیے جاتا ہوں پیغام یزید ۔ زن پہ عبد اللہ کے بہر عقد و دید
قاسم عباس نے سنکر کہا ۔ میرا بہی پیغام پہونچا عقد کا
جب کہ موسی اشعری سے آگی بڑہا ۔ حضرت شبیر سے تب آ ملا
وقت استفسار اون سے کہ وہ ہے ۔ جو خبر قاسم کو دی تہی سب کہی
آپنی بہی یوں کہا بعد از سلام ۔ میرا بہی پہونچا نا تو اوسکو پیام
جب کہ موسی اشعری پہونچی وہاں ۔ خود ہوا دیکہہ اوسکو عاشق بیچارا
حسن کو دیکہہ اوسکی خود رفتہ ہوا ۔ سو مشن دل سے شگفتہ ہوا

وصل کا اوس زن کی خودخواہان ہوا — شمع پر پروانہ سان قربان ہوا
تیر عشق زن ہوا سینہ سے پار — دفعتاً خود ہو گیا مجنون و زار
پوچھا عورت نے کہ کیون آئی ہو جی — فتنہ کیا دل مین کوئی لائی ہو جی
کس لئے آئی ہو میری پاس تم — کیون نہین کہتی ہو بی وسواس تم
بولی موسی اشعری ای گلعذار — لایا ہون تجھ پاس مین پیغام چار
پہلی تو یہی میرا پیغام ای پری — عقد کر لی تو ہوسے اشعری
عشق نے تیری کیا ہی مجکو زار — ہو رہا ہون جان و دل سی بیقرار
ہووی گر تجھکو پسند ای نیکبخت — ہون مین حاضر کر مجھی فرخندہ بخت
پھر یزید و قاسم و شبیر کا — تجھکو یہی پیغام عقد ای دل ربا
جسکو چاہی ان سے تو کر لی قبول — چند روزہ حسن پر مت اپنی بھول
سنکی وہ عورت یہہ لائی برزبان — تو ہی بوڑھا اور مین عورت جوان
کس طرح پھر تیرے سے آوی راست — مجھکو نامنظور ہے بیکم و کاست
اور جو ہین پیغام باقی تین اور — اوس کا تو مختار ہی کر فکر و غور
جو کہ ہو بہتر بتا تو اوس کا نام — تا کرون مین عقد اوس سے بالمرام
بولی موسی اشعری کر کی خطاب — گر تو چاہی نیک دولت بی حساب
کر یزید ابن سفیان کو پسند — لیک یہہ دنیا دو دن سے ہے [illegible]
اور اگر چاہی تو یہی حسن جمال — قاسم عباس سے کر تو وصال

گر ہوس ہو دین و دنیا کی تجھے
تا کہ حاصل ہو تجھی دنیا و دین
نام اوسنی جب سنا شبیر کا
بولی میرا ستہہ اوسکی عقد کر
تا رہی دل مین نہ پھر ہے کچھ ہوس
پہر تجھی جب تاکہ مین ہو سی اشعر
اوسکی مرضی کی موافق کر صلاح
اور واپس آ کی جو کچھ حال تہا
سو یہہ سنے یون کہا کہا ہیچ و تاب
مین نے حیلہ سی چھوڑا تھی تہی یہہ
تو نے ایکدم مین اکارت کر دیا
یہہ جو کچھ مین نے کیا تہا انتظام
اسکو کہو کر آسے گا کیا تہا یقین
اب تو جو کچھ ہو گیا سو ہو گیا
اسکی قسمت مین نہتی یہہ جورا
جب یزید نا خلف نے یہہ سنا
اور صوا دل کو نہایت خط

عقد کر لے حضرت شبیر سے
ہی یقین ہے بات اسمین شک نہین
ہو گی بی خود عشق سی بی انتہا
اور اوسکی وصل سی کہہ رہ ور
غیر اوسکی عشق کی نازلیست بس
بات عورت کی محبت سے بہر ہی
کر دیا اسنے ادسکا نکاح
ابن بو سفیان سے جو دیکل کہا
کار مرا کر دیا تو نے خراب
تو نہ سمجھا یہہ مرا ہر گر سخن
جو سرا مطلب تہا غارت کر دیا
تہا نہ یہہ اسم اعلا کی نکاح
وقت نکلا ہاتھ سے آتا نہین
خیال اب اسکا نہین ہوتا ہی کیا
ورنہ کیون یہہ کار ہو جاتا یا د
حیرت و غصہ سی سر اپنا دہنا
دشمنی سی کہا کی ول مین تجھے

اور قسم کہا بیٹھا وہ اسباب پر
تا نکر لون سر جدا شبیر کا
خون کا پیاسا ہوا وہ نامراد
قتل کا درپی لگا رہتی ہمیش
یہ سمجھا تہا لکہا تقدیر کا
اوسکے دل پر ہر گھڑی گذری تھی شاق
ساتہ ان فکر اوسکو رہتا تہا یہی
جو میرا بیٹا وہ ہووی ہیچ و درد
رہتی تہی دن رات اوسی پیچ میں
عمر گذری جب پچہتر سال کی
کر خلافت [illegible] اونتیس سال
اس جہان سے جب ہوئی تک تنہا
تب ہوا ناخلف جانی پدر
جیسے لکہی تہا بہ ہر ملک وہ پار
دو تہا مضمون انفس خامہ بند
اور ایک خط لکہ اسی مضمون کا
بیچ [illegible] خط پیک بہ جید

جبکہ تجکو ملک ہو بعد از یزید
جب تک اسو وہ بیٹھون سلطنت
دشمنی سے اگیا [illegible]
اپنی کج فہمی سے وہ ناپاک کیش
دشمن جانی ہوا شبیر کا
خوف حق رکہا اوٹہا بالای طاق
مجکو کسدن ہو ویگا ملنا شہی
ہو رہا ہی زندگی سی عیش سرد
آن پہونچا وقت وہ بہی آخرش
ابن بوسفیان نی رحلت کری
زیاد وہ کستا ہیں فرزند خوش خصال
ابن بوسفیان نی کوچ اپنا کیا
شمر سی بیٹھا سلطنت کے تخت پر
جب ہوا وہ ناخلف نی ایکبار
سب کرین بیعت شہرین جیون [illegible]
ایک قاصد کی حوالی کر دیا
اخذ بیعت کے لیے بشر ولید

تہا ولید عتبہ کا بیٹا اوس زمان — عامل طیبہ بلا ریب و گمان

ادس فرمان میں مضمون لکہیا — ابن بوسفیان تہا اکی مرد عیدا

بیعت یزید کی سوی عبد ریں — اور ہین اوسکا پہہ اسون یا شقین

تہا اسی ہی بیعت سیں یا — اور حسین ابن علی مرتضی

اور جیسکے جو ہین باشندگان — اور انسی بہی بیعت میری لی سگہان

جو بیعت میں کرنا نہ درنگ — اور نکرنا اسمیں ہرگز شرم و ننگ

روایت

لکہی ہیں یون رہیا با شرف — پہونچا جب خط یزید نا خلف

تب ولید ابن عتبہ نے — مشورت مروان سی کی اسمین تہا

کیا کرون تعمیل کیہہ ہوینا سکے — عقل حیران ہی ہیا یہہ دیکہہ ٹہک

تجہہ سوا کس سی ہیں چاہون مشورت — کہو بہی کیا امر فرین مصلحت

یون کہا مروان شقی اوسکا مشیر — چار کس ہین یہہ جو ہی روشن ضمیر

عبد رحمان ابن ابوبکر و حسین — ابن حیدر مصطفا کی نور عین

ہور عبداللہ و عبداللہ کر — ہین زبیر اور بہی عمر کی پسر

اونسی بیعت کر طلب بی گفتگو — گر نہ مانین مار ان چاروں کو تو

تا کہ ہووی بیعت خاص و عام — اور ہوون آباد بیعت تمام

قول مروان ابن عمر کی [illegible] — ایک لحظہ ہوی [illegible]

سر او تنہا کرے گا اوسکی در جواب — قتل کرے انکی ہین ہے مجھکو تاب

روایت

تھی ہین یہ سب اعیان باادب — جبکہ شبیر آئی وہان ہوکر طلب

بیٹھکر پہر ایسا ان مہ یار غار — بر در خانہ ولید ذی شعار

لیکی تشریف شہ بس با سلام — پاس ابن عقبہ کے با احتشام

اندر وہ تعظیم اور توقیر کی — ابن عقبہ بولا یون شبیر سی

پہونچا ہی مجھکو یہ فرمان یزید — اوس لعین نے تحریر یاکہ شدید

تم حسین ابن علی سی ابن زمان — میری بیعت لیکی بہیجو بیگمان

اونکی فرمایا یہ سنکر کے خطاب — بہیجی ہی لکھکر میرا اوسکو جواب

مجھکو منظور اوسکی بیعت ہی نہین — وہ شرابی اور فاسق ہی لعین

اوسکی بیعت سی مجھی انکار ہی — وہ ستمگار اور نا بکار ہی

تا ابد ملعون ہی یا یوں سو — جب یزید فاسق مغرور کو

بیدن آیا شبیر کو بیعت سی گر — ہی نہین منظور اب انکو سبہی

بہیجا اس مہم کا پھر خط یہ — دیکی یہ خط اسپیش ولید

کرتی ہی انکار بیعت سی حسین — منحرف ہوکر اطاعت سی حسین

شاہ کو سر بہیجدے اوسکا شتاب — بی توقف خط کی ہمراہ جواب

کہکی خط کو دیا تب پیش وال — اور یہی لاحول اور ...

غرض ہی دنیا اگر تجکو عزیز / یا کرد کہلای خطر محب کو عزیز

تو ہی من کھو کر و نگا سہہ پیگا کار / اور دیدو نگا مین نہ اوس سے ہشیار

کرے کچھ سبھی ہی سو خوار ہی خطر / پہہ اپنی دلمین لاونگا خطر

کیسے من ہیون را دیان باوقار / دیکھ یہہ مردان خبث فناکار

اپی خبث باطنی سیتی وہ شریر / پھر سو اپون ابن عقبہ کا مشیر

جو بہت ابن سے تھے کو ہشیار / گرنہ لی جب تک کہ بیعت اختیار

اور کری بیعت نہ جنگ کو سیر / پھر نہین ہاتہ آئنگا ابن زبیر

غرض شہ کی یہہ بیعت لی کر / تو اسی تو بی تامل قتل کر

ابہا ای مروان رو بی نہری ما / تجکو ای نا فہم کہتا ہی تو کیا

شرق سے تا غرب تجسین یکدگر / مین کرون شہ کو اور کی غضب

جبکہ مروان کی پیشی سنا / دل ہی پا و لیس بار کینہ سی بہا

ابن عقبہ یہہ کچھ نہیں چل سکا / کچھنا دم نہ گیا سر آپنا جھکا

اور شہ کی اہتی پہ یلا خوف و خطر / حضرت شیر اکی لیسکے پھر

جب ہی عین پیر ہوا / نقشہ کر کا نہ [illegible] لیا

[illegible] حسین ملک [illegible] ہم خلوق مین شعبان [illegible]

پہونچی شعبان کی حسین نے عزم خروج / پہونچی مکہ کو مدینہ سے خروج
اور وہان پہنچی ابن مرتضیٰ / تا نہو جائی کہین فتنہ بپا

ولما وصل خبره الی اهل الکوفة اتفق منهم جمع کثیر وکتبوا الی الحسین علیه السلام یدعونه الیهم ویبذلون له بالقیام بین یدیه بانفسهم واموالهم وبالغوا فی ذلک وتتابعت الیه نحو مائة وخمسین کتابا من کل طائفة وجماعة فسیّر الیهم ابن عمه مسلم بن عقیل وحثهم علی نصرته وحمایته

کوفہ والونکو یہہ جب پہونچی خبر / اونہین سی اکثر نی البکا و سبہہ
لکہا حضرت کو کہ آپ آکر یہان / آپ ہمارے پاس ٹہرین بیگمان
ہم ہر دکو جان سی اور مال سیے / حاضر و موجود ہین ہر حال سیے
اور بہت سے ہین کیا اصرار بہی / بہیجے خط و نامہ ہر ایکبار سے
آپ کی جانب بند لکہانون کا تار / ڈیڑہ سو خط کی قریب آئی الٰہ شتاب
ہر گروہ اور فرقہ نے سوے امام / پی بہ پی بہیجے خطوط اور رسید پیام
پہر روانہ اپنی اونکی طرف / ابن عم کو اپنے بہیجا باشرف
یعنی مسلم کو جو تہی ابن عقیل / اونکو بہیجا سوی کوفہ کی شہ ذی سبیل

اور لکھے تاکید مسلم کی لئے	نامہ جاتی در میں ہوں آپکے

روایت

سنکے ہیں یوں راویان نیکنام	کی گئے لشکر تک جب امام
ہوگیا شہرہ ہر ایک سو سربسر	ہر دیار و ملک میں پہونچی خبر
ہو گئے واقف تمامی خاص و عام	جمع ہو سب اہل کوفہ نے تمام
آپکی بالارادہ طاعت میں کمر	اور لکھے نامہ طلب میں بیشتر
تہا یہ اون ناموں کے مضمون کا بیان	آپ گر تشریف لائینگے یہان
ہم مدد کو آپکے از جان و مال	سب ہیں حاضر اے امام خوش خصال
جو کہو گے ہم کرینگے سب قبول	حکم سے ہوگا نہیں ہرگز عدول
عرض ہے دل سے ہماری صاف صاف	اس میں ہووے گا نہیں ہرگز خلاف
ہم رہینگے آپکے محکوم سب	آپکو سمجھینگے ہم مخدوم سب
آپکی مرضی کے ہم سب ہیں مطیع	ہے گواہ اس قال پر رب سمیع
بس پیاپے لگ گیا ناموں کا تار	ٹوٹ جاتا ہے جس طرح ہونی کا تار
قاصد اور نامی سپاہی الدوام	کوفیوں نے بہیجے القصہ تمام
آخرش تب آپ نے لاچار ہو	دیکھ ازحد ان کے رشد اد کو
مسلم ابن عقیل جو تہے خوش نہاد	آپکے جو تہے برادر عم زاد
پاس ان کے کردیا ان کو روان	اور لکھے تاکید با اصرار بیان

پھر کہا جا سے ہو سکے تم سب بہ اتفاق | کرنا مسلم کی مدد با لا تفاق

روایت

کہتے ہیں یوں راویان باخبر | اہل کوفہ نے لکھا نامہ مختصر
پھر سمجھا اسکی یا یہ خط آخر ہے | اور یہ تھی مضمون عبارت یہہ لکھی

الحسین ابن علی من شیعتہ و شیعۃ امیر المومنین سلام علیک اما بعد فان الناس ینتظرونک لا رای لہم غیرک فالعجل العجل یا ابن رسول اللہ والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپکی سب آدمی ہیں منتظر | فیضیاب ہے سبکو ہے مد نظر
اور اطاعت آپکی اور انقیاد | سبکو ہے منظور جان سے بااعتقاد
ہے نہیں غیر آپکے دل میں مکان | آپ ہی کا ذکر ہے ورد زبان
سبکو یہی خواہش ہے اپنی پھر | آپکی بابت ہے اطاعت دل سے کر
ای حسین ابن علی مرتضا | دی جگر گوشہ رسول مصطفا
تجکو بھیجے ہم سلام با احترام | رحمت و برکات حق ہو تم پہ سلام
آپکو بہوشیا کے جلد اے نامدار | دی چھوڑا ہمکو رہنے انتظار
جب کہ استبداد اہل کوفیان | زیادہ سر گذرے ملی خط بیشمار
چاہا پھر حضرت نے بھیجا جاہیے | جیسے کوفے کے طرف
ابن عباس اور سب اصحاب میں | جس قدر مکہ کے تھے مسکن گزین
سب نے منع تھی کی رد و بدل | کے زبان از واپسے پھر

اور لکہی تاکید مسلم کی لیئے — تا وہ حامی اور معین ہوں آپکی

روایت

کہتے ہیں یوں راویان نیکنام — لی گئے تشریف مکہ جب امام
ہوگیا شہرہ یہ ایک سو اسقدر — شہر و دیار و ملک میں پہونچی خبر
ہوگئی واقف تمامی خاص و عام — جمع ہو تب اہل کوفہ نے تمام
آپکی باندہی اطاعت میں کمر — اور لکہی نامہ طلب میں سربسر
تہا یہہ اون ناموں کی مضمون کا بیان — آپ گر تشریف لائیں گی یہان
ہم مدد کو آپکے از جان و مال — سب ہیں حاضر ای امام خوشخصال
جو کہو گی ہم کرین گے سب قبول — حکم سی ہوگا نہیں ہرگز عدول
عرض ہے دل سی ہماری صاف صاف — اس میں ہوگی کا نہیں ہرگز خلاف
ہم رہیں گی آپ کی محکوم سب — آپکو سمجہیں گے ہم مخدوم سب
آپکی مرضی کے ہم سب ہوں مطیع — ہی گواہ اس قال پر رب سمیع
لی ہوی یوں لگ گیا ناموں کا تار — ٹوٹ جای جسطرح موتی کا ہار
قاصد اور نامی ہیاپی المرام — کوفیوں نے بہیجی باالحاح نام
اخرش تب آپنے لاچار ہو — دیکہہ از حد اونکے استبداد کو
مسلم ابن عقیل خوش نہاد — آپکے جو تہے برادر عمزاد
پاس اونکے کردیا اونکو روان — اور لکہی تاکید باہر از بیان

اوس زمان بہیجے تہا عامل جو مکہ کا
اوسکو بہی معزول اور نفی کر دیا

اور عمرو بن سعید ابن عاص کو
کر کی عامل اوسکو یہہ لکہا کہ تو

انتظام مکہ میں مشغول ہو
حضرت شاہی میں تا مقبول ہو

تب جو عبد اللہ تہی ابن زبیر
دیکہہ کر سمجھے نہیں ہی اسمیں خیر

مردمان مکہ کو کر ایک جا
مکہ کی عامل کو خارج کر دیا

تا مکہ سے عامل گیا جب دم نکل
کر لیا مکہ میں پہر اپنا عمل

عامل مکہ نی جان اپنی بچا
چہپ کی جانب شام کی رستہ لیا

ذکر ہے اسمیں کہ مسلم جبکی کوفہ تشریف
اپنی دو بیٹوں کو ساتہہ بلا خوف زبان

کہتے ہیں یوں راویان باخبر
جب کیا مسلم نی کوفہ کا سفر

فَلَمَّا وَصَلَ مُسْلِمٌ اِلَى الْكُوفَةِ نَزَلَ فِي دَارِ الْمُخْتَارِ بْنِ عُبَيْدٍ وَبَايَعَ الْحُسَيْنَ عَلَى يَدَيْهِ خَلْقٌ كَثِيرٌ اَكْثَرُ مِنِ اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا فَاطَّلَعَ عَلَى ذَلِكَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ وَالِي الْكُوفَةِ مِنْ جَانِبِ يَزِيدَ وَكَانَ صَحَابِيًّا فَصَدَّ النَّاسَ عَلَى ذَلِكَ لَكِنَّهُ تَجَنَّبَ التَّهْيِيجَ بَلْ وَ لَمْ يَتَعَرَّضْ لَهُ بِجَبَلٍ

کر کی کوچ پہنچا بشام و پگاہ
پہونچی مسلم کوفہ میں طی کر کی راہ

تہا جو مختار عبید نیک نام
اونکی گہر میں اوتری مسلم تو شاہ

بیعت مسلم کے اکثر نے آ
ہو گئے کوفی فراہم بے شمار
بلکہ تہا اس سے بہی زاید ازدحام
بعض کا یہہ قول ہی ای دوستے شعار
بعض کہتے ہین کہ تہے وہ تیس ہزار
ہو گیا تہا الغرض جم غفیر
کوفہ کا حاکم جو تہا ابن بشیر
تہی وہ اصحاب رسول اللہ سے
پہونچے اوسکو اس حقیقت کی خبر
گرچہ وہ سبکا ہا سب کو ظاہر
پر دیا صرف اونکو ایک ہلکی سی ٹال
اور رہا باطن مین مسلم کا معین
اور سبکی مستعد ترغیب پر
آخر غفلت جو سمجہی نعمان سے
بعض اونسیرہ تہا وان اشرار
لکہی تہی دستے باخلف یعنی یزید

ہاتہہ پر مسلم کی از جان بیعت پا
پاس تہی مسلم زیادہ از بارہ ہزار
رجم تہے کوفہ کے سارے خاص و عام
ہو گئے تہے جمع اٹھارہ ہزار
بعض کہتے ہین کہ تہے چالیس ہزار
کوفیون کا پاس مسلم کے کثیر
نام نعمان نیک طینت بے نظیر
واقف احوال رسول اللہ سے
خوش تہا دل مین بہت اسکی مگر
بیعت مسلم سے اپنی بار ہے
اور تعرض کا نہ لایا کچہہ خیال
اور مدد گار و مطیع بایقین تہا
باز ہین تا مسلم کے طاعت مین کچہ
ہرکہہ دیہہ پر نمایان ہو گئے
ایک تہی غفلت سے نعمان کے خبر
اور کیا اظہار کا اسکو سے مزید

کرتے ہیں ہو متفق سب راویان
یون روایات صحیحہ سے بیان

مجمع عام و خواص کوفیان
پاس مسلم کے ہوا باعز و شان

فَکَتَبَ مُسْلِمُ بْنُ یَزِیْدَ الْحَضْرَمِیُّ وَ عُمَارَةُ ابْنُ الْوَلِیْدِ بْنِ عُقْبَةَ اِلٰی یَزِیْدَ یُخْبِرَانِهٖ عَنْ قُدُوْمِ مُسْلِمٍ وَ مَیْلِ اَهْلِ الْکُوْفَةِ اِلَیْهِ وَ تَغَافُلِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ عَنْهُ ط ۵ ع

تو مفصل جز و کل حالات کے
مسلم ابن یزید حضرمی نے

اور عمارہ نامی تھا ابن ولید
ان سبھون نے جمع ہو کر پیش یزید

اپنے خط میں بھیجے لکھ کر خبر
اور حقیقت حال مسلم کے نفر

اور رجوع اہل کوفہ سے تمام
اور خبر نعمان کے غفلت سے مدام

یعنی مسلم داخل کوفہ ہوا
کوفیون نے کی ہی بیعت اوسکی

ہو کے بیعت خاص و عام کوفیان
رہتے ہیں حاضر مدام از مال و جان

والی کوفہ جو [illegible] بشیر
اون کا ہے [illegible]

دیکھ کر [illegible] نہیں
حضرت مسلم پہ لایا ہے یقین

ہو گئے ہیں [illegible]
[illegible] جون [illegible]

فعزل یزید النعمان [illegible] زیاد و کان
والیا علی البصرة فتوجه عبید الله بن زیاد من البصرة الی الکوفة و [illegible]
[illegible] فی [illegible] اهل الحجاز [illegible]

انه دخل الکوفة متلثما فظنه الناس ... یستقبل الناس فی ظلمة
اللیل وسلموا علیه ومشوا بین یدیه وقالوا مرحبا بك یا
ابن رسول الله فلما تبینت خبر مقدم فکشف ... دخل دار الامارة

اوسنی پس نعمان کو معزول کر
ابن مرجانہ عبید اللہ سے
اسکو نعمان کے جگہہ حاکم کیا
پہر عبید اللہ بصرہ سے چلا
پہونچا شب کو سوی جنگل وہاں
اور حسین اپنی نشانیں اوسنی بنا
اہل کوفہ دوڑی استقبال کر
اکثرون نی آگیا اوسکو سلام
اور سب کہتے تہے سب ہو الفضول
ہو مبارک ہمکو آنا آپ کا
پہونچا وہ دار الامارت مین شتر
لے کے بیعت مردم کوفہ کی جب
اوسنے کہا عزم آپنے ہی اوس زمان
آپ کی تب آمد کی خبر

ابن مرجانہ کو پہنچا کہ سفر
یا جیسے اس کار بد نیک سے
تہا یہہ ظالم چہپائے سا کم بصرہ کا
کوفی کی جانب شرارت سے بہرا
در لباس اہل حجاز از جان فشان
اہل کوفہ کی نشانین دہوکا دیا
ظلمت شب مین پہنچا نا حال کو
اور چلی سب آگی آگی خاص و عام
خوب آئی آپ ای ابن رسول
سب یہان تک وہ لعین چپکا رہا
یعنی وہان جس جا تہا حاکم کا سریر
کی حسین ابن علی کی لب طلب
ملکی سبی کوفہ کی جانب لے گمان
ہوگئی چارون طرف مین شہر

ادہر کیا عزم آپ نے بہی اوسی آن | اسکے ست کوفہ کی جانب بے گمان
آگئی تب لشکر اعدا کے خبر | ہوگئی چارون طرف ہین مشتہر

ہی جو ذکر شہادت کا بیان مسلم کی
دم رکا جاتا ہی نالونسی قتل مسلم کا بیان

کہتے ہین یون راویان باصفا | جب یزید ناخلف نے یہ سنا
ہوگیا ہی اجتماع خاص و عام | کوفیونکا پاس مسلم کی تمام
اور بیعت بہی ہوئی سب اونکی آ | دیکہیے اب انکی وہ چاہتی ہین کیا
ہوگئی تب حیران آئینہ صفت | اپنی ندماؤنسی چاہی مشورت
یون ہوئی سب بدنہاد اوسکی مشیر | پہونچا کوفہ مین اگر ابن امیر
تو عراق اپنی نکل جاتا ہی سہی | سلطنت کی ہی بنا جاتی رہی
اسسے بہی بہتر ہے گر مقبول ہو | نعمان اپنی عہدہ سی معزول ہو
فکر اسکا اپنی دلمین خوب کر | دوسرے کو اوس جگہہ منصوب کر
تاکہ مسلم کو معہ اعوان و یار | جانسی ماری نچھوڑی زینہار
بیخ و فتنہ کا ہی جو درخت | کہودی جڑ اوسکی زمین سے [illegible]
ایسا ہوئی برگ و بر نخل فساد | پہر نہ روئیدہ ہو تا یوم التناد
آخرش سب نے لیا از تجسس رو | اتفاق اسسے سب نے شاد و
ہی کی عبید اللہ ابن زیاد | ہو سرانجام اسکا اوسکا [illegible]

پس [illegible] اختلاف ہی کرتھین
اور [illegible] کوفہ کی حکومت پرتھین

لکہی کی بہیجا یون تہا لیتا تمام
بصرہ مین اب ایکدم مت کر قیام

جلد [illegible] کوفہ سو چپک کر پکار
مسلم اور جتنی ہین اوسکی یار غار

سب کو کرکی تو فراہم ایکبار
قتل کرنا ہو ضرور بابت زینہار

ورنہ تیری واسطی ہوگا بڑا
چہوڑنی لکہنے کو سمجہا خوب بڑا

اور کرتا ہے یزید میری بیعت طلب
از حسین ابن [illegible] باپ اوسپ

وہ اگر لی میری بیعت قبول
تو البتہ ہوا مطلب حصول

میری بیعت سی کری گر وہ ابا
اوسکو کرنا تو تہہ تیغ قضا

دیکہ کر اس نامہ کو ابن زیاد
عازم کوفہ ہوا مانند باد

چہوڑ اپنی بہائی کو قائم مقام
اپنی جا بصری مین پیش خاص و عام

چہوڑ کر ہمراہ [illegible] سپاه
اوسنی ان صورتی لی کو دکہا

تن پہ کر آراستہ جامہ لباز
رکہتی ہین جیسے کہ سب اہل حجاز

اور عمامہ سر پہ رکہہ کر ایکبار
اور ہو کر اونٹ پر اوسپے سوار

وقت شب ہمراہ لیکر چند کس
[illegible] میان [illegible] مین ای [illegible]

ہو سوار اوس [illegible] آیا کتاز
جس طرف سی آتی ہین اہل حجاز

اپنی [illegible] سفر کو [illegible] ڈال
داخل کوفہ ہوا وہ شاہزادہ

تہی [illegible] کوفی چشم انتظار
راه مین [illegible] اہل [illegible] ہار

دوڑی آئی اوسکے استقبال کو
اور سلام و مرحبا کرنا اپنا کیس
نکرے تھے فقط سکوت ابن زیاد
کچھہ بولا یہانتک کہ وہ بھی جیا
اس سبب سے تھا یہ سارا انتظام
دفعتا ہو انہو جاوی یہان
دفع کرنا اوسکا پہر ممکن نہو

ہر وہان کوفہ سب بحال ہو
جاتا تہا ہر کوئی اوسکے پیش پیش
ڈال کر اپنی لبون پر بند بھی
داخل دار الامارت ہو گیا
اہل کوفہ تا نہون اگاہ تا
اور فتنہ پہ ہوا اوہ سبب ان
نقد جان ہاتہونسی تسبی اپنی کو

فلما اصبح جمع الناس وقرء عليهم منشورا اوريا انه
وهددهم وحذرهم عن مخالفة يزيد وفرق
جماعة مسلم بقوة التدبير واختفى مسلم في دار
هانی ابن عروة

پس ہوے جب صبح تہا ابن زیاد
کر کے اپنا بخط دربار عام
اور پڑہی اپنی حکومت کی سند
اور بہت دہمکایا بخوف یزید
اور مسلم کی جماعت مین کمال

بیٹھا تخت ظلم پر بہر فساد
مجتمع اوسنے کئی سب خاص و عام
روبرو سبکے بعد تشدید کی
اہل کوفہ کو نہ جیبسے شد
قوت تدبیر سے وی بہت ڈالی

تب وہاں اک ہانی ابن عروہ کے | اوسکی گھر مین جا کی مسلم چھپ رہے

فکان لعبید الله محمد ابن الاشعث مع فوج الی دار
هانی ابن عروة فخلصه وحبس جمیع رؤساء
الکوفة عنده فی القصر ولن اخذ مسلما فنادی شیعان
فاجتمع معه اربعون الفا واحاطوا حول القصر

تھا عبید الله نہایت پر جفا | یہہ خبر سنکر وہ اوٹھا تلملا

جانب ہانی پہ ہوکر خشمناک | بھیجدی فوج اوسنے از بہر ہلاک

تھا محمد ابن اشعث جو لعین | فوج کا افسر کیا اوسکی تئین

ہانی کو جا کر پکڑ لائی شریر | اور کیا زندان مین اوسکو اسیر

جسقدر تھے اور کوفی کے رئیس | کردیا ہانی کا اونکو ہم جلیس

جبکہ یہہ مسلم کی تئین پہونچی خبر | تو وہین اوٹھکر وہ نکلی لیکے جلد

اپنی جا سے نکلی مین اور وی | ہوگئی سو جمع ساتھ اونکی سبے

تھی وہ گنتی مین سبھی چالیس ہزار | جو ہوئی مسلم کی آ انصار و یار

کرکے یورش اوس مکان کو گھیر کر | جس مین تھے وہ اور انکو قید سے

اور عبید الله کا بھی ساتھ ان | کرلیا محصور ... یا ان

فامر عبید الله اناسا من رؤساء الکوفة ان
یکلموا اعشائرهم ویبددوهم عن نصرة مسلم

فكلوهم فتقتلوا كلهم واضحى مسلم في خمس مائة
فلما اختلط الظلام ذهب اولئك ايضا وبقي وحده

پھر بپا اس سے ہوا شور و غل — یون زبان پر لایا وہ مکار و جل
اون رئیسوں سے جو تھی اوسکی اسیر — سب ہی ناکام ہو گئے قربان شبیر
ہین تمہارے جو عزیز اور اقربا — اونکو سمجھا دو کہ ہے آفت بلا
تاکہ مسلم کی رفاقت سے پھرین — پھر رفاقت کا نہ اوسکی نام لین
انکی سمجھانے سے آخر یہ ہوا — ہو گئے مسلم سے سب کوفی جدا
ساتھ مین مسلم کی پر پشتہ — پانسو کس رہ گئے تھے شام تک
رات کا جب کچھ اندھیرا سا ہوا — ہو گئی تب وہ بھی جمعیت ہوا
اور مسلم وہاں اکیلے رہ گئے — انکو کوفی دغا سب دے گئے

روایت

بعض راوی کہتے ہین کہ جس آن — مسجد کوفہ مین مسلم نے اذان
وقت تھا اوس دم نماز شام کا — پانسو کس نے کیا اقتدا
دیکھا پھیا مسلم نے دیکر سلام — ایک بھی پایا نہ از خاص و عوام
اسقدر فرصت مین سب چل بسے — صرف مسلم ہی تن تنہا رہے

روایت

کہتے ہین جب مسلم تنہا ہو ۔ سو پہنچی نزدیک مکان ابن زیاد
دیکھتے کیا ہین کہ اکثر مردمان ۔ بھاگتی ہین ہمرہی سے بیگمان
رہگئی جب تین سو کس کے قریب ۔ دیکھکر مسلم نی یہ طرفہ عجیب
ہو گئی حیران داہین بائین دیکھکر ۔ رو دینے لگے فرمانی ای قوم اشرار
بعد بیعت عہد و پیمان توڑ کر ۔ تم چلی ہو اب کہان مونہہ موڑ کر
یہ سخن مسلم تو کہتے ہی رہے ۔ تین سو ہین باران ہی باقی رہا ہے
حضرت مسلم نی فرمایا یہ تب ۔ کہ ہمین او اہل کوفہ تمنی جب
سیکرون خط بھیجی اور صدہا پیام ۔ آئی ہم تب ای لعینون اسمقام
خوب ہی جانی ہماری کی بلا ۔ دشمنون کے ہی حوالہ کر دیا
کیا خدا کو جا کے مونہہ دکھلاؤ گے ۔ اس کئے کی تم سزا دہان پاؤ گے
ہی نہین ہمکو تمہارا کچھہ گلا ۔ ہی یہان اسکا یہ اپنی صلہ
اپنی بد عہدی کی ای قوم شقی ۔ پاؤ گی تم ہی جزا لیکن سبھی
حضرت مسلم کا سنکر یہ قال ۔ باقی ماندو نکا ہوا آخر یہ حال
جو چلی اک دو قدم اعراض منظ ۔ بھاگے وہ ہی رہگئی مسلم فقط
پھر نہ کوئی بھی رہا مسلم کا پاس ۔ الغرض ہی حیران اور از بس اداس

فتردد فی الطریق فاتی منزل امرأة فاستسقاها فسقته فادخلته فی بیتها

پس ہر اک جانب لگے ڈھونڈان اودھر — پھرتے تھی حیران پریشان ہو کر

پھرتی پھرتی پہونچے آ لا یک گھر — تھی تمام طوعہ وہ نیکو سیر

حضرت مسلم تہا او ہی اب — دیکہہ کر مسلم کو مضطر تشنہ آب

سر پہ پانی اوس نے تھی پلا — اپنی گہر میں رکہا مسلم کو چھپا

وكان ابنها مولى لمحمد ابن الاشعث فانطلق فاخبر محمدا واخبر محمد عبيد الله فبعث عبيد الله عمرو ابن حريث صاحب شرطه ومحمد ابن الاشعث فاحاطا بالدار

بیٹا اوس عورت کا سرہ انام — تھا محمد ابن اشعث کا غلام

دی خبر اوسنے میاں تک اپنی جا — اور عبید الله سی اونی جا کہا

پس عبید الله نے سنکر یہ حال — حکم بھیجا یوں تمام کو فوران

نام اوسکا عمرو تہا ابن حریث — ریہہ خصلت تو کہ تہا ضمن لشت

ابن اشعث کو بھی لیکر اپنی ساتھ — گہیر طوعہ کی پہونچکر ہاتہوں ہاتہ

جا لگی مسلم کو لیکر لا قید بیان — پہونچا ہے اور سند میا تو امان

اوسنے اسم غضب اوٹہا — ہر طرف سے گہیر ا گہر طوعہ کا جا

اور ہوی آمادہ سب کی عام — تہہ قتل جنبہ مسلم اے ہمام

پہونچا جب یہ شور مسلم کے گوش — آیا دریای شجاعت کا بجوش

لذا طبع پر حمیت کی گران — لڑین چہپ کر بیٹہنا مشکل زبان
سوکی راضی بر رضای کبریا — سونپ کر کار اپنا در دست قضا

مُحَرِّج مُسْلِمٌ بِسَيْفِهِ يُقَاتِلُهُمْ فَأَتَاهُ مُحَمَّدُ ابْنُ الْأَشْعَثِ بِالْأَ
مَانِ فَجَاءَ بِهِ إِلَى عُبَيْدِ اللّٰهِ فَضَرَبَ عُنُقَهُ وَأَلْقَى جُثَّتَهُ إِلَى
النَّاسِ وَصُلِبَ هَانِيًا وَكَانَ ذٰلِكَ لِثَلٰثٍ خَلَوْنَ مِنْ
ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ سِتِّيْنَ مِنَ الْهِجْرَةِ وَقُتِلَ عُبَيْدُ اللّٰهِ
مُحَمَّدًا وَإِبْرَاهِيْمَ بَنِي مُسْلِمٍ أَيْضًا مَعَهُ

نکلی لیکر تیغ باصدق و ذوق — لڑری اون اشقیا پر مثل برق
جس طرف کو ہاتہہ مسلم کا پڑا — سیکڑوں کا سر نظر آیا پڑا
ایک کی دو کر دئی اور دو کی چار — خون کا دریا بہایا ایکبار
کشتوں کی پشتی لگائی ہر طرف — ہاتہہ اوٹہا جس طرف اولٹی صف کی صف
پہر تو وی مایوس ہو جا سبہی — بہاگی ساری جنگ کی میدان سی
دیکہا مسلم کی شجاعت کا جو حال — اوس گروہ اشقیا نی بس کمال
حضرت مسلم کو دہوکی سی وہان — دی محمد ابن اشعث نی امان
لیگیا پہر جانب ابن زیاد — ابن اشعث تیرہ بخت و نامراد
اوس شقی نی سر لیا کر دشمنی و زور — لاش کو ڈلوایا لوگوں کی حضور
اور ہانی کو بہی سولی دی دیا — کچھہ نہ لایا وہ مین خوف کبریا

اور تہے مسلم کی بیٹی خوش خرام | تہے براہیم و محمد اون کا نام
قتل کر ڈالا اونہین بہی ہای حیف | اونکو بہی زندہ نچہوڑا وای حیف
واقعہ یہہ سا ٹہہ ہجری مین ہوا | تیسرے تہی ماہ ذی الحجہ کی لکہا

روایت

کہتے ہین راوی کہ جسدم کوتوال | اور ابن اشعث خسران مال
سا ٹہہ تن سے پہونچے جا طوعہ کے گہر | اور گہیرا اوسکا گہر از روی شر
تو وہین مسلم تن تنہا نکل | دست قبضہ ہو کی ائے برمحل
اور کیا ہنگامہ جنگ و ستیز | گرم اب تہے نمایان رستخیز
دیکہی جولان اسپ کو میدان مین | سیکڑون بیجان کئے ایک آن مین
جس طرف جاتی تہے گہوڑا کرکے تیز | اشقیا تہے اشقیا راہ گریز
جس طرف کو تیغ کرتی تہے علم | لاکہون رہجاتی پڑے تہے سر قلم
غیب سے ہونے لگی جب مار مار | جنگ کا میدان ہوا سب لالہ زار
جنگ کے میدان سے ظالم بہاگ کر | ڈرتی تہے اور کہتے تہے باہمدگر
دم کی دم مین کیا قیامت اگئے | چہیڑ کر اسکو یہہ شامت اگئے
کیا کرین کیونکر بچین کیا ہے علاج | ہم پہنسے ایک طرفہ تر خلجان مین آج
سامنے اتا نہا کوئی عدو | صاف میدان وغا تہا چار سو
ابن اشعث نی یہہ دلمین کر خیال | بچنا تیغ ہاشمی سے ہے محال

ابن اشعث نے یہہ دلمین کر خیال — بیچنا شیخ ہاشمی سے ہے محال
پیش از قوت بتدبیر سے — کر کے اظہار امان تزویر سے
باز رکہا جنگ سے مسلم کو ہا — باز رکہا جنگ سے مسلم کو یہان
ساتہہ لیکر ہو پہنچا پیش ابن زیاد — ابن اشعث با مراد و بد نہاد
اور قبل از ہو پہنچنے مسلم کے آب — جا کے کیا دربانون سے اوسنے طلب
اور دیا یون حکم مسلم جب کہ آ — ہووین دروازہ مین داخل ہے ابا
اوسکا تن سے کیجیو تم سر جدا — زینہار اسمین نکرنا تم خطا
اخرش اعوان و یار ابن زیاد — حسب ایما منتظر تہے بد نہاد
کیا اسے عرصہ مین مسلم ناگہان — گذری اوسپر جا تہی دغا جیسا کہان
کر کے یورش اون لعینون نے تبر — لاشہ ہیکو الی جدا کر تن سے سر

روایت

کہتے ہین جب مسلم نے سکو نہاد — ہو نے تہے داخل القصر ابن زیاد
اوسگہڑی تسبیح اور تہلیل کا — شغل دل سے حضرت مسلم کو تہا

ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین

اور جاری تہا زبان پر یہہ کلام — درمیان ما و قوم ما تمام
المجد اکر فیصل انصاف کا — تو ہی بہتر کرنیوالا فیصلہ
وقعت شربت شہادت کا پیا — حضرت مسلم نے از دست جفا
بعد ازان پسران مسلم کو تیغ — نیزہ بہتون نے کیا قتل ہی دریغ
اور ہانی ابن عروہ کو دیا — ہو گئے پیر لقب ظلم و جفا
اور ان مظلومون کے نیزہ پہ سر — رکہہ کے کوفی لین پہرا کئے دربدر

جو کہ کرنا تھا اونہوں نے سب کیا — ہیچ کا پیچ مسلم کو دیا

وہی ہو گئے حضرت کو راہی ہو شہید — اور رہے کوئی یہان ہو کر پلید

اون ہموں نے دین جو ایمان کہو دیا — حال پر پشیمان ہی اونکے رو دیا

دین و دنیا کچھ نہ آیا اونکے ہاتھ — لیگئے ظلم و ستم کو اپنی ساتھ

اسمیں ہے یہ ذکر حبیب المطلب مسلم کے — کوفے کو کیسے شبیر چلی بی سامان

ہوئی اب مذکور ہے وہ داستان — جس سے گریان سنکے ہین کون و مکان

ہے وہ قصہ حضرت شبیر کا — جلوہ ظاہر جس سے ہو تقدیر کا

کارخانہ ہین خدا کے کچھ عجیب — ایک کو کرتا ہے وہ اپنا حبیب

دوسرے کو کرتا ہے ملعون و خوار — اور ہر دو و لیکن وہ سوگوار

ایک کو دیتا ہے ملک و تاج و تخت — دوسرے کو کر دیکہ تیرہ بخت

اس سے کچھ جیسے ایک تھی باریک بات — لیکن دیتا اوس کا اوسنے لطف خوش صفات

کر خیال آدمی کسیکو اسطرف — تھا خدا اس معرکہ مین کسطرف

اسطرح ہر شخص شک اوسکا توکر — کر خدا بیٹھا تھا اوسدن عدل پر

صبر سے لو بیان ظلم ظالمان — تو لتا تھا عدل کے میزان مین ہان

یون بیان کرتا ہے راوی سعید — حضرت مسلم ہوئی جس دن شہید

وفی ذلک الیوم خرج الحسین من مکۃ الی الکوفۃ وقتل کان خروجہ بیوم الترویۃ

پس اوسیدن مکی سے باصد اسف — چل پڑے شبیر کوفہ کی طرف

بعض کہتے ہین چلی جب شاہ دین — تھی یہ ذی الحجہ اوسدن آٹھوین

وکان سبب خروجہ ان مسلم بن عقیل قد کتب الیہ یاحسین [illegible]

صبر مظلوماں و ظالم ظالماں — تولتا تھا عدل کی میزان میں یاں

یوں بیاں کرتا ہے راوی سعید — حضرت مسلم ہوئے جس دن شہید

وَفِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ خَرَجَ الْحُسَيْنُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْكُوفَةِ وَقِيلَ كَانَ خُرُوجُهُ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ

پس اوسی دن مکے سے با عز و شرف — چل پڑے شبیر کوفے کی طرف

بعض کہتے ہیں چلے جب شاہ دیں — تھی مہ ذی الحجہ کی اوس دن آٹھویں

وَكَانَ سَبَبُ خُرُوجِهِ أَنَّ مُسْلِمَ بْنَ عَقِيلٍ قَدْ كَتَبَ إِلَيْهِ يَسْتَقْدِمُهُ

اور سبب تھا آپ کے یہہ کوچ کا — آپ کو مسلم نے یوں نامہ لکھا

جب میں پہونچا کوفہ میں حسب الطلب — جان نثار آئے اہل کوفہ سب

اور روسائے شہر کوفہ کے تمام — کرتے ہیں خدمت میری کیا خاص و عام

کہیچکر چادر ارادت کی بدوش — سب اطاعت میں ہوے ہیں حلقہ بگوش

یہاں تلک اے بادشاہ نامدار — اہل کوفہ زیادہ از چالیس ہزار

دایرہ بیعت میں آکر سب کے سب — ملتجی اسبابت کے ہیں بیروہ اب

لائیں گر تشریف شاہ ذی شرف — مکے سے اس شہر کوفہ کی طرف

آپکی خدمت سے ہوویں فیضیاب — نادر مقصود ہوویں دستیاب

اسلئے اے مقتدائے حق شناس — آپکی خدمت میں ہے یہہ التماس

عرض کرتا ہی یہی مسلم نحیف ‌ ‌ ‌ ‌ لائی کوفہ مین تشریف شریف

سبکی آنکہین ہین سب انتظار ‌ ‌ ‌ ‌ اور وظیفہ ہی یہی لیل و نہار

جسطرح ہو آپکا یہان تشریف لانا ‌ ‌ ‌ ‌ عاشقونکو بند ہجرت سی چہوڑائین

دیکہکر مضمون نامہ سربسر ‌ ‌ ‌ ‌ آپ نی طیاری چلنی کی کری

تَجَهَّزَ بِالْخُرُوْجِ فَمَنَعَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ وَجَابِرٌ وَاَبُوْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیُّ وَاَبُوْ وَاقِدِنِ اللَّیْثِیُّ فَلَمْ یَمْتَنِعْ مِنْهُمْ فَقَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ کَبْشًا تُسْتَحَلُّ بِهٖ مَکَّةُ فَلَا اَکُوْنُ اَنَا ذٰلِکَ الْکَبْشَ

جبکہ خط مسلم کا آیا پیش سے ‌ ‌ ‌ ‌ آپنی طیاری تب چلنی کی کی

آئی مانع اس سفر سی بو سعید ‌ ‌ ‌ ‌ اور عبد اللہ و جابر بہی مزید

ابن عباس ابو واقد بہی ‌ ‌ ‌ ‌ مشورت چلنی کی حضرت کو نہ دی

کسی کا بہی نہ مانا بس کہا ‌ ‌ ‌ ‌ اور فرمانی لگی سنلو ذرا

اپنی والد سے یہی مین سنا ‌ ‌ ‌ ‌ یون کہا کرتی تہی اکثر بپا

تہا سنا مین از خیر الانام ‌ ‌ ‌ ‌ آپ یون فرماتی تہی ای نیکنام

ایک بہیڑی کی سبب تحقیق ہان ‌ ‌ ‌ ‌ کعبہ کی بیحرمتی ہوگی گمان

سو وہ بہیڑ ہا ہون نہین مین بیگمان ‌ ‌ ‌ ‌ اس لئی مین اس جگہ رہتا نہین

روایت

کہتی ہیں یون راویان نیک کیش | جب کہ حضرت کو سفر آیا یہ پیش

اہل مکہ جو کہ تھے حاضر وہان | آئے مانع اس سفر سے بیگمان

ابن عباس آ کے کہنے لگے | ای حسین ابن علی کہا تم چلے

اہل کوفہ ہین تمامی بیوفا | کچھ نہیں آئیگا ان سے جز دغا

آپ کوفی کی طرف مت جائیے | قول پر انکی یقین مت لائیے

تجکو اب تک ہی نہیں معلوم کیا | باپ بھائی سے تیری کیا کیا کیا

گر نہیں کہنی پہ میری کچھ خیال | ساتھ مت لیجیے تو اہل و عیال

مجکو آتا ہی یہ خطرہ خواہ مخواہ | تو مبادا قتل اور گھر ہو تباہ

اور رہون تیری زنان کودکان | دست اعدا مین مقید اور کشان

اور رہا سین مجکو عثمان کی مثال | بار بار آتا ہی مجکو یہ خیال

اسکی شب باطنی سے کو نہان | درمیان دختران و ہم زنان

جب کہ سنکا بھی جو مانا کہا | تب تو عبد اللہ ناصح دغا

چشم پرنم ہو گئی آہ و فغان | رو رو کی افسوس کے باتین بیان

اور لگی رونے وہ مانند بادلہ | اور حبیب ابن کہکر زار زار

بیٹے کہا ابن عمر نے بھی کہا | ای حسین ابن علی حرف تھے

اہل کوفہ کی حدیث قول غدار | کیجیے اونکا نہ ہرگز اعتبار

بو سعید اور ہم ابو واقد لیثی آہ
اور بہی آسکے تہے مانع بار بار
الغرض بہ اصرار سے بانہین
سب سے سنا ہین پالچی سی سنا
کشتہ ہوئیگا ملک نہایت اتہو مین
مین نہین چاہتا وہی مینڈہا ہون
ہی سب احوال ای جان جہان
اور مصداق اس حدیث پاک کا
گرچہ جور وظلم سے واقع ہوا
پہر جو کعبہ کا ہوا اسمین شک
کعبہ کا رکہا ادب مین نگاہ ہ
اور نہ چاہا قتل در بیت الحرام
اس حدیث ہی اک سوال ای خوش کلام
جیسے عبد اللہ و جابر بوسعید
باوجود اسلیے کہ نہی او نکو خبر
کیون نہ ہمراہ جناب شرف
صرف و نحوی فی الکتا منع ہر

اور جابر نے بہی ایسا ہی کہا
جو سفر کا دیکہتا تہا آمادہ کار
حد سے جب گذرا تو بولی شاہدین
از حبیب اللہ سنے مصطفے
ہو تنگ حبس سے کہ عزوجاہ مین
سیری باعث آدمی حرمت مین ضد
ترجمہ طبری جو اس مین بیان
قتل عبد اللہ سے ظاہر ہوا
کشتہ و خون ابن زبیر با وفا
اسلیے تفسیر نبی کی ریب و شک
اور نہایت احتیاط و غرہ با ہ
ہا سبب ہو جانہ خلت کا تمام
مکہ کی ستے جو کہ اصحاب کبار
ابن عباس ابرو احمد رشیہ
اس وقوع واقعہ سے پیشتر
آلی بیت اللہ سی او نکی طرف
نیزہ بازی ساتہ مین او نکی کمر

ہی جواب انکا یہی کچھ شک نہین — یہ تھا معلوم اور اونکو یقین

وہ یہی ہیگا سفر حسین کہ ہو — مقتضائے سنہ جو تھا کا ہو بہو

جبکہ نقل ابن عباس سے — باوجود اظہار و مظنون وسے

ساتھ ہو شبیر کی آگہی نہین — پر ہوئی شیخ و جدائی گا ہین

اونکو ہرگز یہہ نہین معلوم تہا — ہی یہی سال وقوع واقعا

پس جو عذر ان پر دیا جاوے قرار — رو سے ہے جانب دوسرے فنکی گزشمار

روایت

کہتے ہین لیکر بیاسی آدمی — گئی کوفہ چلے سبط نبی

اور وہ ہمراہ تھے ساتھ انکے تمام — آپکی گھر والی اور خادم غلام

وسار معہ اثنین وثمانین نفسا من اہلبیتہ وشیعتہ و موالیہ فسمع فی اثناء الطریق بقتل مسلم وتعرف جماعتہ ہم بالرجوع فقال بنو عقیل واللہ لا نرجع حتی نصیب بثارنا او نقتل فقال الحسین لا خیر فی الحیوۃ بعدکم

اور چلے ابن امیر المومنین — آپنی ہمراہ لی بیاسی آدمین

تھی غلام و خادم گھر والی سب — حضرت شبیر کے وہ باادب

درمیان راہ پہنچی یہہ خبر — قتل مسلم ہو گئی از دست شمر

سنا جب یہ بھی جس آئی پیغام — ہو گئے اونسی الگ سب خاص و عام
کہ حسین میں جب سنا سفر نے — قصد شیخ کا کیا سفیر نے
بھائی مسلم کی ہو تہی ساتھ لیکر — وہ لگی کہنے کرا اللہ العظیم
ہم نہیں ہیں سنکے اس غم سے خلاص — یہیں یہ جب تک اپنی بھائی کا قصاص
قتل اونکو ہم کریں یا وہ ہمیں — جس طرح ہم کو ہی لاؤ نہیں لیں
سنکے فرمانے لگے تب شاہ دین — زندگی اپنی بہی پھر اچھی نہیں
ہوں تمہارے ساتھ میں بے — میں رہوں تنہا تمہاری بعد کیا

روایت

لکھتے ہیں یوں راویان نیک نام — ایک شاعر تہا کہ فرزدق اوسکا نام
وہ ملا حضرت سے آکر راہ میں — تھی جماعت جسکے بوش ہمراہ میں
پوچھا اوس سے پھر کوفہ کا حال — ہو چکی ہی کیا وہاں پر قیل و قال
یوں فرزدق اپنا کرتا ہی بیان — تہا مرض میں میری دیا تھیں او سنہ ان
تھی نہ تاب گفتگو مجھکو ذرا — لک مرض سے بول میں سکتا نہ تہا
اس لئے میں نے اشارہ سے کہا — جانہ کوفہ اور بہت مکہ کو جا

روایت

بعض راوی یوں بھی کہتے ہیں بجا — جب فرزدق آکے حضرت سے ملا
اوس سے پوچھا آپنے ای بوفراس — مستطرفی آنا ہی کرا التماس

بولا کوفہ سے میں آتا ہوں چلا — پوچھا کیا ہے حال اہل کوفہ کا

بولا ہیں جو امین قلب کوفیاں — تیری خدمت کی نیتیں ہیں عیاں

اور چھوڑی ہیں تیغ اونکی بکف — قتل اولاد امیہ کے طرف

اور نازل آسماں سے ہو قضا — آگے اس سے جانتا ہی ہو خدا

آپنی یوں در جواب اوسکی کہا — پھر نہیں سکتا ہی بس حکم خدا

اسمیں ذکر نمیری مل کر چلے
کہا کوفہ میں چلیں اب چھوڑ دونگا یہاں

سنکر نمیری و قیسی کا کلام — حال کوفہ کی بغاوت کا تمام

ثُمَّ سَارَ نَحْوَ الْعِرَاقِ حَتّٰى اِذَا كَانَ عَلٰى مَرْحَلَتَيْنِ مِنَ الْكُوفَةِ فَلَقِيَهُ الْحُرُّ ابْنُ يَزِيدَ الرِّيَاحِيُّ وَمَعَهُ اَلْفُ فَارِسٍ مِنْ اَصْحَابِ ابْنِ زِيَادٍ شَاكِي السِّلَاحِ

پھر چلے سوی عراق ابن علی — اور نہ کوفی کی خبر ہرگز سنے

یہاں تلک جب کوفہ دو منزل رہا — آپ سے حر ریاحی آملا

اور تھے ہمراہ سوار اوسکے ہزار — سب عبید اللہ کے یار و جانثار

عرض کی حر نے بیہ اشتر سے — ہم عبید اللہ کی ہیں بھیجی ہوئی

جان دیا ہی اوسنی بیکو حکم عام — سنا ہے کہ ابن علی کو اس مقام

قال للحسین ان عبید اللہ ابن زیاد قد امرنی

وأمرني أن لا أفارقك حتى أقدمك إليه وما أنا والله كاره
فما يمكنني الرجوع إلى الكوفة فهل سبيل إلى مفارقتك

سو کہا حر نے شہ شبیر سے
مجھکو سمجھا ہے عبید اللہ نے

آگیا ہوں میں اسی تقریب سے
اور دیا ہے حکم مجھکو یا حسین

آپکو چھوڑوں نہ تنہا تک لیچلوں
پاس اوسکے اور کہیں جانے نہ دوں

کچھ نہیں ہرگز نہ چھوڑونگا تمہیں
آپ میری ساتھ کوفہ کو چلیں

کرتا ہوں سوگند رب العالمین
آپ میں میں مجھ سوں جانو یقین

بس میں کچھ نہ کو پلٹ سکتا نہیں
چھوڑ بھی سکتا نہیں ہوں یا الیقین

گو عبید اللہ نے سمجھا ہے مجھے
تا گرفتاری کروں تیری پیے

دل میرا راضی نہیں ہے تمہارے
پاس اوسکے کس طرح سوں سند لاؤں

اور یہہ بھی ہے نہیں امکان کا
کر تمہیں میں چھوڑ کر جاؤں چلا

فقال الحسين إني لم أقدم هذا البلد حتى أتتني كتب
أهله وقدمت علي رسلهم وأنتم من أهل الكوفة فإن
دمتم على بيعتكم دخلت مصركم وإلا انصرفت
فقال له الحر والله ما أعلم هذه الكتب ولا الرسل
وما يمكنني الرجوع إلى الكوفة فلا أفارقك حتى أقدم

پلٹ گئے لیے طال الکلام بینهما

پھر کیا شبیر نے حر سے کلام — ہیں آیا آنکھ سے ان کی پیام
خط پہنچا ہی بہت اس شہر کی — پہنچا تنگ پاس ہیں جو شہر کی
عزم اپنا ہوا ہی اسطرف — کیا نہیں تم جانتی ہی یار و صف
اہل کوفہ سی سو سب تم پوچھ لو — انہیں سے یہ پتہ کر لو تم سو
تو تمہاری ہاں چلوں میں سے وطن — حر نے کہا وان پہنچا نہیں شہر کو ان
بولا حر واللہ خبر مجھکو نہیں — ان خطوں پہنچا سو مجھکو کر یقین
میں پلٹ سکتا نہیں ہوں بے شمار — سوی کوفہ ای شہ والا تبار
سو میں پہنچا تک اپکو جالی [illegible] — پاس وسکی آپکو میں لے چلوں
اور بہت سی گفتگو باہم رہی — اور کلام آئی بہت اصرار سے

روایت

کہتے ہیں راوی کہ حر راضی ہوا — ست یہ ہیں چھوڑنی پر اور تھا
اور کہا یہ حر نے ای عالی تبار — جو تم چاہو جہاں ہی اختیار
جب عبید اللہ سے کہہ دونگا جا — ابن حیدر کا نہیں ملتا پتا
گفتگو یہ ہو رہی تھی جبکہ سر — آ گیا اتنے میں خط لیکر سوار
تھا عبید اللہ کا لکھا ہوا — اور اس خط کا یہ لب مضمون تھا
قید میں شبیر کو کر لیجیو — تو سر آنکھوں سے [illegible] فقط

بَيْنَ الْمَاءِ مِنَ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ وَكَانَ الْكُلُّ الْمُحَارِبِيْنَ
لِقِتَالِهِمْ كَالسُّوْرِ وَالْبَعُوْضِ

اور عمر شمیر سے بھی اعلا
فوج لیکر ساتھ لڑائی کو چلا

ابن ہمیش ابن زیاد بے حیا
فوج لیکر پہنچا یہانتک رہا

ہوگئی پیادہ خمسہ ہم اور سوار
پاس ابن سعد کی بائیس ہزار

بعضے کہتے اسقدر پیادہ سوار
ہوگیا انبوہ باہر از شمار

اور محرم کی تھی اوسدن ساتوین
کربلا مین پہونچکر از ردی کین

مردم فوج یزید بد صفات
اوتری آ برساحل بحر فرات

اور حائل وہ تمامی ہوگئے
درمیان آب اور شبیر کے

اور ہمراہ عمر اکثر تھے
آپہی لڑنیکو آئی تھے وہی

خط جنہون نے بھیجی تھی [؟] سے
اور ہوئی بیعت تھی جو شبیر سے

ہر طرف سے گھیر دریا کا کنار
پانی حضرت کا کیا بند ایکبار

الامان یارو سوالی امام
اہلبیت ساقی کوثر تمام

ہوگئی محتاج اک یکقطرہ آب
ہوگئی نار عطش سے دل کباب

دیکھ یہ حالت یزید ابن حصیر
تھا یہ مرد از لشکر ابن امیر

کہتے ہین باشندہ تھا ہمدان کا
تھا مطیع ابن علی ذی شان کا

بیقرار و مضطر و دل بستہ ہو
تشنگی سے جان بلب اور خستہ [؟]

اکی خدمت مین شہ مظلوم کی
عرض کی ای راحت جان نبی

حکم ہو گر مجکو مین جاؤن شتاب
لاؤن ابن سعد سے اسکو جواب

تشنگی سی تا کہ ہو دل کو قرار
آپ نی فرمایا تجکو اختیار

لی اجازت حضرت شبیر سے
ایک ساعت شوکت و توقیر سے

وہ گیا پاس ابن سعد بد کام
اور وسیر کی سبقت بہر سلام

کو سلام اسلام کا ہی گا شعار
کی سلام اوس نے ہوا بیکلن

بولا ابن سعد یون سن کر خطاب
ای برید اسکا مجہی تو دی جواب

کیون کیا اسلام کا ترک شعار
کیا نہین ہون مین مسلمان بیار

اور ہمین پہچانتا ہون کیا بھلا
شان ربی و رسول مجتبی

بولا یون ہمدانی اوسکی در جواب
طیش سے کہا کر ہزارون پیچ و تاب

واہی ظالم تیری اس اسلام پر
اور تیری اس قول و فعل نام پر

یہ مسلمانی کا دعوا ای عجب
مجکو بتلا کون سا ہی وہ سبب

ہو مومن کا ہی دعوا بی دلیل
ادب حرمت ہو نہ دیکھا کر ہی عقیل

تو نہ پانی دی مگر ای بی حیا
ہو قتل آل خیر الانبیا

اور اہلبیت خیر المرسلین
تو ہی آمادہ جنگ ازروی کین

ہو رہا ہی پیاسا انکی خون کا
نام دل سے احمد حق کا بہولا

۱۳۷

ہی فراق ایک بحر ذخار کلان
پانی اوس سے پیتے ہیں عدو کب سکیا

اور حسین اوسادسکی اہلبیت سب
سو رہی ہین تشنگی سی جان بلب

تونی اونکا کردیا ہی بند اب
دیکھا کیا بیش خدا اسکا جواب

تسپہ پر کہتا ہی تو ایحق پرست
سون نبی عرفان رسول حق پرست

اور مسلمانی کا ہی دعوا دو ہے
اور بنکو تکی ہین سر اسر کو تھے

سنکے بولا اون عمر سیکم و کاشت
ای اخی بھائی ہی سب کچھ پہ راست

پر کرون کیا دل میرا راضی نہین
ہی بجا کو بیعت یزید کی میری دشمنین

کسطرح یزید کی جاسویت چھوڑدون
رشتۂ الفت کو اوسکی توڑدون

واپس آ کر عرض کے تو قیر سے
سب حقیقت حال کے شبیر سے

روایت

اور مثل اسکی حکایت ہے بیان
یہ بخاری ترمذی نے کیے بیان

یہ کہ کوئی شخص از اہل عراق
خدمت ابن عمر میں لے اتفاق

آیا اور پوچھا کہ ای رہنمون
پاک ہے یا نجس ہے مچھر کا خون

آپ نے فرمایا کہ تھے ہین کلام
کیا عراقی خون مچھر میں تمام

ما ابن مصطفی کو دی ملال
اپنی او پر ا سکا خون دیکھا حلال

میں سنا ہی اپنی کانون یہ کلام
اسطرح فرماتی تھی خیر الانام

یہ حسین ام حسن یہ جزو و کل
باغ میں دنیا کی ہین میری دو گل

روایت

کہتے ہیں راوی کہ جب فوج عمر
تب شہ دین نے لیس اُن سے خدا
کون ہوں میں دیکھ کر مجھکو کہو
خوف ہے اور حسرت کا تنگ
کیا ہوں بیٹا تمہارا و غیرتی
کیا نانا ہے بنت مصطفےٰ
اور فرزند ابن عم مصطفےٰ
اور نہیں ہے کیا حسن بھائی مرا
اور نہیں ہیں کیا میرے نانا نبی
کیا نہیں فرمائی خیر المرسلین
میرے حق میں اور حق میں بھائی کے
سخت حیوان سے بتر انسان تم
تم نہیں حق کا نہ کچھ شرم رسول
کیا نہیں ہوا شہنشہ رسول
سن عمر کہتا تعقل تیری کیا ہے
باپ تمہارا تیرا اسے گھر کا غلام

ہو گئے آمادہ جنگ و قتل پر
سو دیر راوی کھڑے ہو کر کہا
اور نسب بھی سب بیان میرا کرو
سے رو ایا نہیں مجھے شبہ کچھ
کس لیے میرا رہا ... سے
اور نہیں کیا باپ میرا مرتضیٰ
کیا نہیں ہوں تم کو سب ہی ملا
اور حمزہ کیا نہیں میرے چچا
اور سنو تم یہ ہے القوم سے تجھے
سید اشباب اہل الجنۃ ہیں
تم سے کیوں اندھے بہرے ہوگئے
اور انسان کیا مگر شیطان ہو تم
آل پیغمبر کو کرتے ہو ملول
باپ تیرا دادا ان میری شان وجاہ سے
کے ہے جو منظور تو نے سر کٹنے
تو ہمارے ساتھ کیا کرنا ہے کام

[illegible]

ڈر خدا سے کر مجھ سے حیا — ہیں نواسہ ہوں رسول اللہ کا
پہلوں اور پچھلوں کا جو ہوگا شفیع — ہوش کر آ باز از فعل شنیع
رحم کر پھر نہ کر اس میں خلاف — ہیں یہ سب تیرے خطا کر دوں معاف
سن کے ابن سعد یہ قول صواب — کچھ نہ بولا اس سخن کے در جواب
سنتے ہیں اپنی اون سی کر کلام — دشمنوں پر حجت ایک ایک کے تمام

روایت

یوں بھی راوی کہتے ہیں بالاتفاق — جب کہ فوج ابن سعد پر نفاق
درمیان آب و فوج دین پناہ — شہ کے رو سی ہوئے آ سد راہ
تب حسین ابن علی نے یوں لکھا — ابن سعد پر جفا کو بر ملا
ای سزاوار جہنم بے وقار — ایک تین امروں سی تو کر اختیار
یا مجھے دی چھوڑ او خانہ خراب — تا سوی مکہ ہوں میں راہی شتاب
یا اجازت دی کہ تا میں اے شقی — اور جانب کو چلا جاؤں ابھی
یا مجھی تو بھیج دے پیش یزید — ظلم مت کر بھیج تو اتنا شدید
ابن سعد پر جفا نی پڑھ شتاب — یوں لکھا ابن علی کو پس جواب
آپ یہاں ٹھہرے ابھی حسب المراد — تا لکھوں یہ حال با ابن زیاد
جو عبید اللہ کو لکھا یہ حال — ہو گئے برہم او سنے باعقد کمال

کر کرے ابن علی بیعت قبول | تو ہے بہتر اور یہی ہے اب حصول
ورنہیں تو اوسکو کر کے قتل دو | ساتھیوں کو اوسکی تو کر لینی مار
چاہیے تجکو مناسب ہے بحال | گر کرے حکم یہ جنگ و قتال
اسمیں گر ہو وے لگا کچھ تجھے قصور | دوسرا عامل مقرر ہو ضرور
بھیجا جب یہ نامہ ابن زیاد | پاس ابن سعد کے پر از فساد
کے اوسنے دیدم اوسنی صف آراستہ | اور لشکر کو کیا پیراستہ
اور کہا یہ اے حسین نامدار | میں نے چاہا گر یہ دلمیں ہے شمار
یہ کہ تو کر لیوے بیعت بیریا | تا نہوں میں خونریزی کے مبتلا
نے سر انجام اسکا پر گر نہ ہوا | جنگ پر آمادہ اب ہونا پڑا

روایت

بعض راوی یوں ہی کرتے ہیں بیان | اہلبیت مصطفے اپر بیکراں
اہلبیت کی گذری تشنگی جب بیشمار | اور رہی دن سات یوں ہی بیقرار
تب امام پاک نے لاچار ہو | بھیجا کہلا کر یہ ابن سعد کو
مت ستم کر اسقدر اے ابن سعد | دیکھے گا اس کا فر اونیکی بعد
ظلم مت کر حق کا تجھپر ہو عتاب | ظلم سے ہوگا تیرا خانہ خراب
ظلم سے باز آ تو اے ناحق گذر | ظلم اتنا یہ ہے نہیں
تیرے حق میں ہی بہتر رسم | تجھے یہ کہنا ہو میں حق کے قسم

ورنہ تجھکو ہووے گی ایسی سزا | زندگی کا بھول جاوے گی مزا

تب کیا اندیشہ حر نے شتاب | سید کے ہمراہ ہے جو بین غمی

ہووے اب یہ عبد اللہ سبب | جا کہیں اور مجھ سے ملنے جاوے گی

چاہی لیا پیر اوسکی بہت چوکی | کیونکہ ہی کیا وقت کی

روکدے آخرش حر انکا | نشو ہارے بین ... ہاتھ

اور کہا ای نور عین مصطفا | اب ہوگی چھوڑی پر لکھا

ساتھ اپنی اب تمہیں لیجاونگا | تب بن ظالم ہی رہا کی پاویگا

ہوا تنگ طرفین سے جو کلام | اپنی بھی پہنچ گیا باہر تمام

قصہ کوتہ جب ... کربلا | حال ظاہر ہے مرضی حر کا ہوا

فانحرف الحسين بطرق الكوفة الى كربلاء ونزل بها في اليوم الثاني من المحرم سنة احدى وستين فلما نزل سأل عن اسمها فقيل له هذا اسمه كربلاء فقال موضع كرب وبلاء فنزل القوم وحطوا الاثقال ونزل الحر وجيشه قبالة الحسين رضي الله عنه بارض كربلاء

راہ میں جو قوم کی تب کر امام | کربلا میں اوتری با احترام

تھی محرم کی بس تاریخ دوسری | سن بھی اکسٹھ ہجرت خیر النبی

اور جب اوتری وہان حضرت امام
پوچھا گیا ہی اس جگہہ کا کیہی نام

جو ملی اسکو کہین ہین کیسا بلا
اب بولی بلکہ ہی کرب و بلا

اوتری پہر سب لوک اور کہا تہا
تہا جو کچہہ ہمراہ مین حضرت کی بار

اور جو ہی روبرو وہان آپڑا
جس جگہہ حضرت کا تہا خیمہ کہڑا

اسمین ہی ذکر شبیر لئی دن ہر شب
کربلاسی چلی پہر وقت سحر دیکہا وہان

ہین عجب کچہہ کاروبار لایزال
کچہہ نہین معلوم ہوتا اوسکا حال

کار کرنا جو اوسی منظور ہوتا
دم مین کردی شمع مین چمن نور ہی

جسکو چاہی دم مین وہ کردی خراب
دم زنی کی رکہتا ہی کون اسمین تاب

دوستونکو وہ کری چاہی ذلیل
دشمنونکو وہ کری چاہی خلیل

ذات ہی اوسکی ہر اک شی سی غنی
کون کرسکتا ہی اسجا دم زنی

وہ جو کچہہ چاہی کری مختار ہے
اوسکے آگی ہر کوئی لاچار ہے

منشی تقدیر جو کچہہ لکہہ چکا
بال بہر ہو فرق اوسمین ذکر کیا

وہ ہی ہوتا ہی بلا ریب وریا
لکہہ چکا جو منشی قدر وقضا

بیش و کم ہووی نہ اوس سی زینہار
گرچہ عالم سر بسر ہے سوگوار

ترجمہ مین ہی یہ طبری کی لکہا
اور ہی اکثر کتابون مین ولا

کربلا مین شاہ مین پہونچی جسدن
حربی راہ خیر خواہی سے لیا

اور عبید اللہ نے بہیجی ہی فوج
پہونچی ہی اب آ سیلِ مثلِ موج

آپکو مین چہوڑتا ہون اس گہڑی
تم چلے جاؤ جہان چاہو ابہی

کوچ ہو لیکن شبا شب یا امام
دیکہنے پائے نہ کوئی خاص و عام

حسب کہنے حر کی حضرت آپ پہر
آ رہے پہرتی رہے وقت سحر

آئے دیکہا یہہ طرفہ ماجرا
ہے وہی پہر سر زمین کربلا

بس نکیچہ چاہا ہو اس شبیر کا
وہ سو اجڑ تہا لکہا تقدیر کا

روایت

کہتے ہین یون راویان نفاق
یہہ پڑا اس بات راتین اتفاق

کہ پہر اک شب راہ چلتی تہی امام
صبح کو پہر دیکہتی تہی اوس مقام

پہر تو پہونچا اوسجگہ تک کار کام
مارتی تہی گرچہ اونٹون امام

لیک اپنی جا سی وہ ہلتی نہ تہی
کوہ کی مانند بس جلتی نہ تہی

آپ نی پہر حسب مرضی خدا
چار و ناچار اوسجگہ ڈیرہ کیا

میخ جو گاڑتی تہے تنبو یہان
اوسجگہ سی خون نکلتا تہا وہین

اور لکڑی جس شجر پی کٹتی تہی
خون کی پرنالہ اوس سی بہتی تہی

دیکہہ کر یہہ ماجرا شبیر نے
یون کہا اب خواہش تقدیر کی

آ پہنسایا مجکو یہان اکبارگی
کیا کرون ہی سنگ کی لاچارگی

اب کہین اسجا سی جا سکتا نہین
میری مشہد ہی یہی ہی سر زمین

روایت

ترجمہ میں ہے یہ طرح کی بیان — کربلا میں آئی جب شبیر جان
خواب میں یہ شبیر کو آیا نظر — آئی ہیں خیر الوری با چشم تر
اور جماعت انکی ملائک کی ہی ساتھ — گود میں لیکر کے پھیرا سر پہ ہاتھ
اسطرح فرماتی ہیں گریان ہزار — گود میں شبیر کو لی بار بار
اے میری روح و دل و لخت جگر — دشمن آمادہ ہیں تیری قتل پر
وہی شفاعت سے میری محروم ہیں — اور وہ سب روز جزا مغموم ہوں
اور کری نزدیک تر تجکو خدا — مرتبہ عالی شہادت کا عطا
اور کیا تیرے لئے آراستہ — خلد کو ای دوجہ لو واسطہ
اور سبھی تیری ماں و پدر — انتظاری تیری ہیں خستہ جگر
پھر لگے فرمانے یہ خیر البشر — ہاتھ رکھکر سینہ شبیر پر

اللهم اعط الحسين صبرا و اجرا

کر عطا شبیر کو پروردگار — صبر اور اجر ہے ہی بیشمار
جاگ اوٹھی شبیر با صد اضطراب — اسطرح کا جسکو دیکھا تھا وہ خواب
خواب میں دیکھا تھا جو کچھ ماجرا — سب وہ اہلبیت پر ظاہر ہوا
ہو گئی گریان اضطرابی سی وہ یون — بولی سب انا للہ الیہ راجعون

ہی بیان اسمین محمد حنفیہ کی خبر
آئی ابن علی لکھا کہ بیعت یہ بیان

تھی یہی جب دم کوداری پاکبر بسر	تا عبید اللہ کو پہنچی یہہ خبر
کربلا میں آئی ابن رسول	لکھ کے بھیجا کیجے بیعت قبول

ثم كتب عبيد الله كتابا الى الحسين يطالبه الى البيعة ليزيد

آپ کو بھیجوں خط ابن زیاد	آ کے بیعت کیجیے یا شاہ رشاد

فلما ورد الكتاب على الحسين فقرءه والقاه

ہو گیا جب خط لعین اوسکا پامال	ہاتھ سے اپنے دیا فی الفور ڈال

وقال للرسول ماله عندي جواب

اور کہا قاصد سے ای پیک لعین	پاس میرے کچھ جواب اسکا نہیں

فرجع الرسول الى ابن زياد فاشتد غضبه

ہو گیا جب سب ماجرا پیش کر جواب	سنتے ہی ابن زیاد پر عتاب
ہو گیا از غضب بس بیتاب	اور لگا بیہودہ بکنی بی ادب

وجمع الناس جيش العساكر

اور کیا لوگوں کو اوس نے بسیار	اور کیں طیار فوجیں بی شمار
لڑنے گیا حضرت کی درپہ بدفعال	اپنی کج فہمی سے وہ ناحق خصال

وصير مقدمها عمر ابن سعد

اور بنایا پھر سپہ سالار کر	سعد کے بیٹے کو نام اوسکا عمر

وكان ولاه الري واعمالها وكتب له عهده

ملک ری اور اوسکی ہم اضلاع کا — تہا وہ حاکم اور سند بہی رکہتا تہا
یعنی حاکم تہا وہ ری کا ندا اسکی پاس — اوسکی رکہتا تہا سند بہی اپنی پاس
بہیجا لکہکر کربلا کو پہر وہاں — بہی توقف لیکی تو فوج گران
کر حسین ابن علی سی جا کی جنگ — تا مطیع اپنی ہو پہر کابی درنگ

فاستعفی من خروجه الی قتال الحسین

بس عمر نے اسمیں کچھ پہلو تہی — اپنی کی شبر کی خواہش نہ کی

فقال له ابن زیاد اما ان تخرج واما ان تعید علینا کتابنا
بتولیتک الری واعمالها وتقعد فی بیتک فاختار ولایة الری

تو عبید الله نے کہہ بہیجا اوسی — یا تو جا لڑنیکو یا تو پہیر دے
اور سند سکو جو ہمنی تجکو دی — ملک ری اور اوسکی ہم اضلاع ہی
بیٹہہ رہ تو اپنی گہر میں کرکی عار — کی حکومت ری کی اوسنی اختیار
آہ اس دنیای دون کو ایکبار — دین پہ کی جان و دلسی اختیار
بیچ کر دین کو بہ حرص دنیوی — حج کی وحج دبال آخر دے
اور نہ کی انکار ری کی کام سی — آخرت میں رہتا تا آرام سے

وطلع الی قتال الحسین بالعساکر فما زال ابن زیاد یجهز
بعوثه الی ان یجتمع عند عمر ابن سعد اثنان وعشرون
الفا ما بین فارس وراجل فنزلوا شاطی الفرات وحالوا

ظلم ہمپر کرے تو اے نابکار
حرمت اس حرم پیر رکھیگا ٭
باپ تھا تیرا حبیب مصطفا
ہمسے کہلا کر عمر نے در جواب
تم کرو جب تک نہیں بیعت قبول
ہم نہ دینگے ایکدم کی آسایش تمہیں
گرچہ بھیجی تم کہو کچھ بار بار
آ بنی تب گھر کی سیما اوس نے پھر تنہا
اوس لعین نے یون کہا ہون جانتا
ہے تیری ماں فاطمہ بنت رسول
اور محمد مصطفے نانا تیرا
بولی حضرت جانتے ہو مجھکو گر
اوس لعین نے در جواب اوسکے کہا
تو نہیں کرسکا بیعت جب تلک
ایسی ہی تجھپر رہیگا ظلم و جور
اپنے فرمایا اوس ملعون سے
ہاتھ دے ایک بوند بھر پانی

راستے مین اپنی تو ہوتا ہے خار
ورنہ ہو ویگا تیرا خانہ تباہ
پھر تو کرا و سپر لگا طا اسی پہجا
ہے یون حکم یزید پر عتاب
راحت دنیا کو جاؤ دل سے بھول
جبسے ہم چھٹی تمکو نہ دین
پسینے کی ہم نہ ایک قطرہ ذرا
مجھکو تم کیا جانتے ہو کون ہون
باپ ہے میرا علی مرتضا
ہے ملقب شیر او بتول
جو ہے سرتاج گروہ انبیا
کرتی ہو پھر کس لئے تم مجھسے ستم
خوف اسکا کچھ نہیں ہے مطلقا
دیکھی گا ایسی مصیبت تب یہاں
کام آئیگا نہیں کچھ فکر و غوسہ
راز درگاہ حق سیجون ہے
پیاس کی شدت سے تا ایکدم بھی تن

یا ہمیں وہی چھوڑ دیں جاویں چلا — جانب شہر مسلمانان تا

بولا وہ ملعون یہ ایمان ہی ہمارا — ہم نہ چھوڑیں یا فرزند بانی حسین

تا زبان بیعت کی تم ہم سے نہ دو — تمکو ایک قطرہ نہ دیویں کچھ کہو

کٹڑوں ادر جو کو تمکو دیویں گے ہم — تمکو رکھیں پیاس سے بیتاب ہم

روایت

کہتی ہیں جب لشکر ابن سعد کا — آخر کوفہ کے کنارے سے آ پڑا

دشمنوں نے بند پانی کر دیا — از برای اہلبیت مصطفے

کر دیا جب اہل کین نے بند آب — اور رہی بہہ پیاس کے ماری شتاب

تب بلاچاری ہوئی تیار سب — کھود لیویں تاکہ چاہ ایکبار سب

کھودی ستر ہاتھ ہر چند چاہ — پانی نکلا پر نہ ایک قطرہ بھی آہ

اہلبیت اور جتنی تھی انصار و یار — تشنگی سے جان بلب تھے بیشمار

تالوں کا تھا تنگ ہوا تھا خشک آب — تھی کسکو بات کرنیکی نہ تاب

کرتا تھا ہر یک اشارے سی کلام — اور تیمم سے نماز صبح و شام

یعنی کرتی تھی تیمم سے ادا — سب نماز پنج وقتی جستا

گذری جو بیٹا قسمی حدسی تمام — پھر زنان و یار طفلان امام

تب تو ہو لاچار با صد اضطراب — تشنگی کی آگ سی ہو دل کباب

بھیجا پانی کی لئے عباس کو — کہدیا آلی جسکے پاس ہو

اب شہادت کا جو عباس کی آیا مذکور
مشفقت غم سی ہی اچھلنی جگر سی لگی جان

کہتے ہیں راوی کہ عباس حزین ... حسب ارشاد جناب شاہ دین

ہو لیے تیار اور لی خنجر بکف ... پہونچی دریا پر عدو کی توڑ صف

اور چاہا مشک لون پانی سی بہر ... اور پیاسونکو پلاؤن جا کی گہر

جبکہ دریا پر پڑی تہے اہل کین ... کرکے یورش دوڑی ہر سو لعین

گہرا گئی عباس ہر سو سی وہاں ... سد کر ہونی لگے تیغ و سنان

سامنی جو آیا اہل کین سے ... خاک پر پٹکا اوٹہا کر زین سے

تیغ بازی ایسی کی وقت مصاف ... ہر طرف سی کردیا میدان صاف

پیا مشک اون تشنو نسی لی بہر ... رکہی صدہا وہان کشتے پڑی

ہو گئی جب دور دریا سی کنہا ... سامنی آیا نہ پہر کوئی لڑکے لاک

آب لون وہان بلکی تہا گہر ... گویا تہی ہی شجر کی گر پڑے

اہل کین کہتی تہی یون مضطر ہو کے ... کس لیے کو جو کہ تم تن پڑے

جنگ کے میدان سی جب اعدا لگی ... پہر کے تب مشک آب پانی سمیت لیے

یون کیا شور اشقیائی دیکہہ کر ... انکو گر پانی ملیگا بوند بہر

تو نکہو سے لگے سبکو خبار ... دوڑ کر حملہ کرو سب ایکبار

مشک کو تیرو نسی تم چہلنی بنا ... مشک سی دو سارا پانی تم بہا

کرکے باہم مشورت یوں اہل کین | تاکی ہو کر دوڑے ہر سو سے لعین
کوئی خنجر جھوڑتا تہا کوئی تیر | مبتلا تہے بیچ میں ابن امیر
ایک نے آ ہاتھ مارا تیغ کا | ہو گیا اک ہاتھ ہونڈے سے جدا
مشک رکہی دوش ثانی پر پلٹ | اک شقی نے اوسکو بہی پہینکا کٹ
کاٹ ڈالا تب پکڑ کر دانت سے | پانی کا مشکیزہ حضرت لیچلے
دوسرے نے تیر مارا بے محل | مشک سے پانی گیا سارا نکل
خالی جسدم ہوگئی پانی سے مشک | یوں لگے فرمانے لا آنکہوں میں اشک
اب سوائے آب خنجر وا نصیب | ہمکو پانی کا نہو قطرہ نصیب
ہے یوں ہی مرضی رب العالمین | غیر صبر اب اسکا کچھ چارا نہیں
زخم جو آئے تہے تن پر بیشمار | گہر میں آکر گر پڑے گہوڑے سے زار
روح نے رستہ لیا فردوس کا | رہ گئے روتے ہوئے سب اقربا

روایت

اور بعضی یوں روایت کرتے ہیں | پر ز درد دل حکایت کرتے ہیں
خیمہ ابن علی مرتضی | ایستادہ تہا بہ دشت کربلا
کوئی شخص اجنبی حضرت کے پاس | حاضر آیا دیکہا حضرت کو اوداس
ہیں تلاوت میں قرآن کی زار زار | اور ہیں آنکہوں سے اپنی اشکبار
عرض کی اوسنے کہ یا حضرت امام | اسطرح وارد ہوئے کیوں اس مقام

اپنی فرمایا سسر ای عمگسار | کوفیون کی نامہ و قاصد ہزار
بہیجکر مجکو بلایا اہتمام | اب ہیں خون کی مری پیاسی تمام
دین قتل اب وہی ہین بدسگال | مجھسی بیعت ہوئی تہی شادحال

روایت

اور سن اسکو تو رکہکر گوش عقل | ترجمہ میں ہی صواعق کی یہ نقل
کہدیی جب یہ سختیان شبیر پر | بند اپنی بہائی کی تب یاد کر
لیتی ہی رو رو دکہیا وہ حزین | وقت نکلا ہتہ اب آتا نہیں
کہتی ہیں حضرت حسن سنتی ای ولا | رقت رحلت آپنی فرمایا کہا
کوفیون سی جسقدر پہنچا اسے | ہی خبر ارشاد فرمانی لگی پہر
بیوفائی ہی سبب انکی سرشت | اونسی ہونگی نہ بغیر از کار زشت
قول پر انکی نکیجو اعتبار | ورنہ تکو ہوگی خفت بیشمار
زینہار اونسی نہو وعدہ وفا | تمسی وہ آگہی سی پاکر دغا

روایت

ترجمہ میں ہے یہ طبری کے لکھا | حضرت شبیر کی خیمہ میں آیا
پون لیا اپنی حرم کو دیکہ بید | صبر کی رشتہ جو سینہ کا ہید
تعمور میں رو رہی تہکن سب زار زار | خشم پیدا ہو گیا اسپر اکبار
جب بہت ہی آہ و واویلا ہوئی | اور گہبرایا بہت حضرت کا جی

ابہی ست اشک انکہونسی بہا
کہینچکر بیٹہی پہر اک آہ سرد
یون کہا ای واقف سر نہان
تجہسی پہلی کو فیان سید فا
توڑ کر سب اپنا وہ قول قرار
داد لی میری انہونسی وا دلے
دیکہہ لون انکہونسی اپنی اجدا
ہیچ اسیر ایسی ہتی یا الہ
پہر مخاطب ہو کی جو تہی ہمرہان
جسطرف دل چاہی تم جاؤ ادہر
ساتہیون نے یون کہا با چشم تر
دست اعدا مین تجہی ہم چہوڑ کر
کل کرین ہم روز محشر عذر کیا
تیری بدلی مین اگر ای شاہ دین
گر ہمین جان ہو ہمکو ہزار
سنکی فرمانی لگی حضرت امام
تہا جو کچہہ تیر وہ سب تہی تمام

عورتون کو صبح روتی کہا
دیکہ کر سوی فلک با رنج و درد
جانتا ہی تو مال جا و دالن
سب ہوی سبقت پہر آخر کی دعا
پہر گئی تک تخت مجہی نا بکار
تیرا کی آیا ہون فریاد لے
غم مین بد عہدی کی انکو مبتلا
اپنی غم مین آپ ہو جاوین تباہ
یون کہا تیری اونی کہان
مین ہوا ہون جانسی ناامید تر
پہہ کبہی ہستی ہو کا زیست پہر
کیسی چلا مین ہی تجہسی ہم مونہہ موڑ کر
ای نانا کی تیری ای رہنما
اپنی جان واری تجہہ غم ہین
پاون پر تیری کرین ہمکو نثار
ساتہیون نی اپنی با حسرت تمام
[illegible] خدمت [illegible] تسلیم لائی بجا

تھے قلیل اور ہیں بہت اہل دغا ‏ مجھکو یاور اپنی بیعت سی کیا

جا حسین جانب کو جانا لیقین ‏ مجکو امید اپنی جینی کی نہین

ہیں ہوا نا امید اپنی جان سی ‏ تم بچو جان اپنی یہان ار اپنی

پھر وہ ہی لاتی زبان پر یہ سخن ‏ ہم نہ تجکو چھوڑ کر جاوینگی ہان

ایکی پھر ہمراہ ہان تھی جسقدر ‏ سب نے باندھی جست ہمت کی کمر

ہاتھہ دہو سب جانسی اپنی تمام ‏ منتظر تھی شہادت کی تمام

مستعد تھی جانکی کرنی پر فدا ‏ پھر سر شبیر ابن مصطفا

فکر جان کا تہا کسیکو اور نہ غم ‏ ہو رہی تھی جان کی دینی بہم

اسمین صحیح ہا ہی ذکر اوس لڑائی کی لیئے
جو حسین ابن علی نی تھا کیا وہان بپا

ہیں عجب کچھ اوسکا کاروبار لایزال ‏ ہی یہین ہم دینگی جان بیجال

اور جو کچھ چاہی کری مختار ہی ‏ اوسکے آگی ہر کوئی لاچار ہی

سب پہ قادر ہی وہی عالم پناہ ‏ جسکو چاہی کردی دم مین بادشاہ

اور جسی چاہی کری دم مین فقیر ‏ اوسکے آگے کیا فقیر اور کیا امیر

اوسنے جسکی حق مین جو کچھ لکھدیا ‏ فرق اوسمین بال بہر ہو ذرہ کیا

ایک کو جنت مین بھیجی ہے کہیں ‏ ایک کو دوزخ مین ڈالی ہے کہیں

ایک کو کلفت سی کری پائمال ‏ ایک کو عشرت سی ہر یک سال

ایک کو رکہی مرض مین مبتلا — ایک کو عیش و طرب مین دایما
ایک کو دی کبر و نخوت مین سرور — ایک کو دی انکسار مین سرور
وہ کہین سستی کی ہی لایق جلال — گوشہ جان اور چشم دیکہی کر خیال
قدرت حق کا ہی لمعہ بیحجاب — سب پہ تا جلوہ فرا چون آفتاب
سرور دین سبط خیر الانبیا — یعنی شبیر ابن بنت مصطفی
کیسی پیاری تہی نسل اسکی — جو کہتی تہی الفت و ضیا ہی
کہتی تہی انکہون مین پتلی کی مثال — تہا نہین تہ نظر اکدم ملال
مبتلا کی دست اعدا اونکو کر دیا — دی مصیبت پر مصیبت کسقدر
اور کہین کیسی دی کرب و بلا — کہا آفات و الم مین مبتلا
الغرض شبیر ایک تا کید سی — سید البیت مین مصروف تہی
ایک سپاہ سی ابن سعد پر جفا — فوج لیکر آ مقابل ہو گیا
اور لی دست ستم مین تیغ تیز — ہو گیا آمادہ جنگ و ستیز

فَلَمَّا تَيَقَّنَ اَنَّ الْقَوْمَ قَاتِلُوهُ اَمَرَ اَصْحَابَهُ اَنِ احْتَفَرُوا حُفْرَةً شَبِيهَةً بِالْخَنْدَقِ حَوْلَ الْعَسْكَرِ وَجَعَلُوا لَهَا جِهَةً وَاحِدَةً يَكُونُ الْقِتَالُ مِنْهَا وَرَكِبَ عَسْكَرُ ابْنِ سَعْدٍ لَعَنَهُ اللّٰهُ فَاَحَاطُوا بِالْحُسَيْنِ وَزَحَفُوا وَاقْتَتَلُوا

جب ہوا شبیر کو اسکا یقین — اب لڑینگی ہی نامی اہل کین

اپنی یاروں کو دیا یوں حکم تب ۔ کھودو کہا اپنی پیش خندق ایک اب
سب ایسا سنتی فوراً ایکبار ۔ چار سو لشکر کی خندق کی تیار
اور رکھا صف اوسمین ایک راہ ۔ تا نکل اوسی بقوم رو سیاہ
کر کے جنگ اونکو بھون کر دکار ۔ کہ نپین نیزہ بار تیغ آبدار
لشکر ابن سعد کا ہو کر سوار ۔ آیا خونخوار ایسی بہر کارزار
لشکر شبیر کو ز غضب ۔ کر دیا آغاز جنگ و قتل کا
اور ہر اک جا سی کیا وہ لاکہ ہجوم ۔ فتنہ و شر کی اوٹھائی ایک ہجوم
اور ہوئی در پی باندای سین ۔ کی شروع از جد ابانی سین
اور گہیرا خیمہ گاہ اہلبیت ۔ اور برد ار کیا نہ جاہ اہلبیت
اور کیا تنگ انکو بی انتہا ۔ مردان لشکر اعدائی آ
گرم کر ہنگامہ جنگ و قتال ۔ ہو گیا خونریز ہر یک بال
یہ یہ خطرہ دلمین وہ لائی لعین ۔ ہی پیمبر کی یہ آل طاہرین

ذکر ہی آیا مقابل عمر ابن سعد
جنگ شبیر کو ظلم کی لی فوج گران

اب سنو احوال تم شبیر کا ۔ پیش آیا مقتضا تقدیر کا
اس وقت کا ہوا آغاز جب ۔ تہی محرم کی دہم تاریخ تب
کر عمر نی فوج کو آراستہ ۔ جنگ کا میدان کیا [illegible]

اور مقابل آسکے اگر ہوا
اتنا تب مسیح کی پڑھ کر نماز
... فوج ابن سعد کے
یون کہا اب تم ادہر لو کر کی گوش
دیکھو تو ای مردان بی حیا
کرتے ہین تعظیم باصد عز و شان
اور دیکھو کسطرح قوم یہود
جان و دل سے کرتے ہین انبی پر جود
تہا جو پیغمبر تمہارا کل یہان
تہی باندہی قتل پر میری کمر
مجکو بیٹا اپنا کہتے تہی رسول
اور مجکو کہتے تہی جانسے عزیز
کیا کسیکا خون ہی مینی کیا
جسکے باعث تم باندہ اتہام
میری ذمہ ہی تمہارا کیا مال
یا ... اسکی کوئی ... ہی ...
ین ... بصد ... ول

اتنے وقت میں جلکہ برپا ہوا
اور شتر پر بیٹھکر باسوز و گداز
بعد از حمد خدا نعت نبی
جو کہون اوسکو نہ با عقل و ہوش
کہیے ترسایان قوم باوفا
ہی خر عیسی کی جو سم کا نشان
یا اثر آثار موسی سے نمود
تم نگہ ... کرو گرتے ہو تمیز
اور اسکا بیٹا دختری کا ہون بیگمان
کیا ہوا کہ تم ای قوم اشر
اور میری تعریف کرتی تہی رسول
دو جواب اسکا نہین گر ہی تمیز
سچ کہو جو ہو تمہارا مدعا
جو ہوی دشمن یہان کی تمام
... طلب ... کی ... مال
... کی ... کیا ہی ...
... کی ... مستقل

تب جب کہ وہاں پہنچی اخبار — یہی کہ حسین لیا آخر ارادہ

بھیجکر خط و پیام و شور رسول — کہ جسے تھی سب ای قوم جہول

کر طلب مجلس کیا یک احتشام — بند کرکے توڑا عہد اپنا کام

اسکو سنکر کچھ نہ بولی در جواب — ہو گئی سب ملک سبہی تھا خراب

تب کہا حضرت نے اے قوم لعین — حجت حق تم پہ ہے مجھ پر نہیں

پھر اوتر اپنا شتر سے یکبار — اپنے گھوڑے کے اوپر ہو کر سوار

جنگ کی صف آپنے آراستہ کیے — اور اونہوں نے جنگکی درخواست کے

روایت

کہتے ہیں راوی کہ عبد اللہ نام — دزد عقبی اور دنیا کا غلام

فوج ابن سعد میں تھا بد شعار — لعین شریر بد بخت و نابکار

در حقیقت بندۂ شیطان تھا — راندۂ از درگہ رحمان تھا

جب کودا گھوڑے کو در میدان جنگ — قرب خیمہ پہنچا وہ مردود و ننگ

کہا اوس نے آگ سے پُر کیا ہو گی — چاہتے ہو خیمہ اہل بیت سے جلے

[illegible] ناقصرا — حضرت شبیر سے کہنے لگا

[illegible] — سنکے یا آخرت سے در روز چند

[illegible]

بعد ازاں لشکر سے ابن سعد کے | دو کس آئے وہاں لڑائی کے لئے
اس طرف دو تن نے از فوج امام | کر کے انکو در تہ شمشیر تمام
خون سے پانی سے نہلا کر انہیں | اور کفن گرد رہ کا پہنا کر انہیں
اس جہان سے جانب دار البوار | کر دیا دوزخ کو رخصت ایکبار

روایت

کہتے ہیں جب دم کو ابن سعد کے | لشکری آئے لڑائی کے لئے
پیش قدمی کرتے تھے حضرت امام | پھر جنگ تیر چلا ان امام
آگے لیکن موالی اور یار کے | چھوڑتے پھر کر نہیں او زار زار
کہتے تھے ای ابن ختم انبیا | یاد رکہیں آپ اسکو بے ریا
جبتلک ہے ہم سے کوئی بھی حیات | ذکر کیا ہے آپ پر کچھ واردات
آخرش جب یکبیک آگے بڑھی | مرد ان فوج ابن سعد کے
پھر ہاں حضرت شبیر کے | ہوتے ہیں سر بکف میدان لا
دستے اک آدمی ممکن نہیں | جنگ کی جا ایسی برآوری کا نہیں
تیر باران سے لگے لانے بکار | ایک کے آگے مقابل ہیں ہزار
یہاں تلک از فوج امام نیک جا | جو کوئی جاتا تھا سوئی رزمگاہ
وہ پھر آتا تھا نہ پھر حیات | دم بدم ہونے لگی یہ واردات

ولم یقتل من اہل الحسین رضی اللہ عنہ

واصحابه واحداً بعد واحدٍ الى ان قتل منهم ما نيف
على خمسين رجلاً فعند ذلك صاح الحسين اما من
مغيث يغيثنا لوجه الله اما من ذاب يذب عن
حرم رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

اور لگے ہونی شہید اکبارگی — آگی گہروالی اور سپاہی سبہی
بعد یکدیگر زیادہ از پچاس — ہو گئی اونمین شہید و قتل ناس
پہر تو چلا اوٹہی بس حضرت حسین — ظلم اعدا سی نہین ہے مجکو چین
کیا کوئی فریادرس ہے پہونچی جو — از برای حق میری فریاد کو
ہی بچانیوالا جو اسوقت آ — اہلبیت مصطفیٰ کو لی بچا
ہی کوئی غمخوار جو لیوی بچا — پارۂ دل کو نبی کے لی بچا
ہی کوئی مونس جو اسدم آنکر — نور چشم مرتضیٰ کی لی خبر
ہی کوئی ایسی مصیبت مین جو آ — فاطمہ کی پیار یکو لیوی بچا
تہا فقط یہہ استغاثہ شک نہین — از پی اتمام حجت بالیقین
تا نہووی ہو کر اب اسلام پر — دعوی رکہتا جو ہی اسلام پر
اپنی ہمراہی مین اونمین سی ہی نیک — کون ہوتا ہی مصیبت کا شریک
جب آئی کوئی جانب سی صدا — ہر طرف تب دیکہہ ابن مصطفیٰ
ہو مخاطب آپ اپنی ذات سی — در جواب خود یہہ فرمانی لگی

کوئی بھی ناصر میرا غمگسار — جز بفضل و رحمت پروردگار
جو تھی ہم چشم آج وہ بھی چھپ گئے — مثل مژگان ساری برہم ہو گئی

فاما الحر ابن یزید الریاحی الذی تقدم ذکرہ فقد اقبل علی فرسہ الیہ قال یا ابن رسول اللہ انی کنت اول من خرج علیک وانا الآن فی حزبک فمرنی ان اکون مقتولا فی نصرتک لعلی انال شفاعۃ جدک غدا ثم کر علی عسکر عمر ابن سعد فلم یزل یقاتلہم حتی قتل وقتل معہ اخوہ وابنہ ومولاہ ایضا

یہ نہ پایا نکلے حر ابن یزید — جسکے آگے ہیچ تھی کفر شدید
سمجھے پر آپ کی کرکے نظر — اور برفرزند کی خیر البشر
ابن سعد پر جفا سی کر خلاف — اور یزید ناخلف سی انحراف
اور لیکر بھائی اور بیٹا ساتھ — اور غلام اپنی کو بھی لی ساتھ
آگی بڑھکر آیا گھوڑی پر سوار — اور بصد عجز و شتابت انکسار
بس آ پیر کے قدم سے — غرض یوں کرنی لگا سب سے
ای سر و جان سراپا وصل — سب کے پہلے میں ہی نکلا ہوں
ایسی لشکر جفا و ہراس — [illegible]
جگہا اسپ آپ [illegible] — [illegible]

اکی خدام مین داخل ہوا ‌ ‌ دیکہی مجکو اجازت تا کہ جب
مرگئے مین اعدای اہلبیت سی ‌ ‌ قتل ہو جاؤن مدد مین آپکے
ہوی شاد حشر مین نانا تیرا ‌ ‌ بس شفیع ہی جان نثاری میرا
تیری نانا کی شفاعت ای حبیب ‌ ‌ کل قیامت مین مجہی ہووی نصیب
لیکے یہہ حملہ کیا یکبار سے ‌ ‌ لشکر بیدین پہ ہوکر قوی سے
اور لڑا یہانتک کہ خود کشتہ ہوا ‌ ‌ بہائی بیٹا اور غلام اسکا بہی وا

گذرا حرکی جو شہادتکا زبان پر مذکورہا
آنکہین مین پہیلائی لگین اشک سی طوفانکا نشان

کہتے ہین یون راویان ارجمند ‌ ‌ جب سنا حر نی کلام دردمند
ہوسکے حق اور مصطفی سی ناخوش کب ‌ ‌ ثروت دنیا کی اوپر ڈال خاک
منحرف ہو کر زفوج دشمنان ‌ ‌ پہر کر گہوڑی سوی حق عنان
ساتہ ای بیٹا و بہائی اور یار ‌ ‌ باخوشی خدمت مین آی جان نثار
لی اجازت حضرت شبیر سے ‌ ‌ ہو مسلح خنجر و شمشیر سے
لڑنی ہو ویسی آپ سی جدا ‌ ‌ اور کمر سے کہینچ خنجر اپنا تا دیا
کر تلطف اور رکہہ نیزہ بدوش ‌ ‌ اک دلیرانہ ہو جوش و خروش
جا پڑا فوج عدو پر مثل شیر ‌ ‌ دائین بائین کردی کشتونکی ڈہیر
جسطرف جاتا تہا لشکر ہلو اٹہا ‌ ‌ اوسطرف رستا تہا کوئی کہڑا

سامنے جو آیا اہل کین سے
تھا نہ بجلی کیطرح اسکا فرار
جنگ کی میدان مین سب حیران ہو گئے
چشم خیرہ ہوگئی ہکی سر رہ گئے
جا پڑا جس طرف لی خنجر بکف
جب ہوئی چار و نظر سے بار بار
کر تعاقب دور تک لشکر کو مار
اور بقیہ سیف خون آشام کین
صاف میدان کر دیا ایک آن مین
دیر تک آیا نہ کوئی جنگ پیش
تھا ارادہ زخم کی تھا سیر کا
تیر و خنجر وہ لگے سب بار نے
پہلے ہی سب تھے زخم تن پر بیشمار
ہو گیا قبضہ ن کا سر
راہ حق مین جان بحق تسلیم کی
دشمنوں سی لڑکی سب مردانہ وار

خاک پر ٹیکا او تھا گرز زین سے
شرق مین کہ غرب مین کھینچے ہار بار
ساری دشمن نا امید از جان ہوئے
سینکڑوں میدان مین ہی مر رہ گئے
دشمنان دین میں سے اولتی صف صف
جنگ کی میدہ سے لگی سبنی فرار
لایا قوت سی تھہ تیغ قضا
جسطرف کو تھہ او تھا بہا گی لعین
رہ گئی تنہا کہڑے میدان مین
دیکھا تلوار دیتی ہیں سب ریش ریش
دوڑی سب ہو کر فراہم شفقا
دمی نہ فرصت دار پر اک وار تھے
اور زخمون کی تھے کب اتنی سہار
گر پڑی گھوڑے سی فرش خاک پر
اور حر کا بھائی بیٹا یار بھی
ہو گئی سب پر ایس جان نثار

فالتحم القتال حتى قتل اصحاب الحسين باسرهم و و لده

واخوته وبنو اعمه وبقي وحده وبارز بنفسه وسيفه
مصلت في يده لم يزل يقاتل ويقتل من برز اليه حتى
قتل منهم الكثيرة فاثخنته الجراحات والسهام تاتيه
من كل جانب

پھر لڑائی خوب ہی باہم ہوئی — یہانتلک مارگئی سب یار ہے
بھائی بیٹی اور چچیری بھائی سبہا — رہگئی شبیر تنہا ہی غضب
پھر مقابل آئی خود اشرار سبے — ہاتھہ مین تلوار تیغ ننگی لئے
پھر کیا یہانتک بہم جنگ و قتال — سبکو ماری گئے خسران مآل
بس کیا زخمون نی انکو چور چور — اور بہی تیر از حد بلکہ بیحد درد
آلگے تیرا ایسان جو بار غبار — ہوچکی جب پاہی حضرت نثار
اور رہا کوئی نہ غیر از چند کس — از عزیزان قریب و ہم نفس
تب لگی فرمانی شاہ کربلا — آگئی نوبت میری ہی اب حسرتا
سنکے یہہ بہائی بہتیجی آلگے — عاجزیسی عرض یون کرنی لگے
جبتلک ہی کوئی ہمسے دیر پا — آپ جائین جنگ کو ہی ذکر کیا
تم رہو گھر ہم سبہون کی ہو امام — ہم لڑین اون تیرہ بختون سی تمام
اور کرین قربان اپنا نقد جان — لیکے سر پر خوشی سی بیکیان

اب یہہ قاسم کی شہادتکا ہو گذرا نکور
پہٹگئے دل آگیا اشکون سی نوک مژگان

لکہتے ہین یون راوی یاران صفا
قاسم ابن حسن تیار ہو
آگئی آگے حضرت شبیر کے
دیجئی مجکو اجازت یا امام
آپ نے انکار کرکے یون کہا
تجکو رن کے نہین ہے اونسی تاب
عرض کے قاسم نے پہر اصرار کے
کر ہون دشمن لاکہہ پر خطرہ ہی کیا
الغرض قاسم اجازت کر حصول
حجت حق ارن پہونچی کی تمام
قاسم اس حجت کو پہونچا کر بکوش
تیغ لیکر جنگ کے میدان مین
جا لپسے فوج عدو مین اکیلا
پڑ گئی ہلچل بفوج اشقیا
جنگ ایسا کیا قابل و نہین
دوسری حیران کہڑی کہتی ہی سب
ایک سی ہمکون نہین ہیہ قتل ہو

ہو چکی جب قتل یار و آشنا
اور گہوڑے کے اوپر اسوار ہو
وا ای میدان اور شمشیر لے
جا کرون فوج عدو مین دہوم دہام
تو ابہی لڑکا ہی ایکان چپ
چاہی تجکو نہ اسمین اضطراب
مجکو مت روکو چچا اس کار سے
اپنا ناصر اور محافظ ہی خدا
پہونچی پیش دشمنان ابن رسول
ہاتہون ہاتہو بدو روز قیام
شیر غران کی طرح کرکے کشش
پاک اور تہا کر اسپ کے اک طرف
سیکڑون اعدا کا سر سینکا اور ...
بہاگ جسکا جسطرح قلو ... اور تہا
جان بچا کی پڑ گئی مشکل انہین
... تو تہا ...
اور جب سپاہ کہنچی ہو کر ...

چست ہو اسپان پر وہ نابکار — ہر طرف سی لگی کرنی مار مار
تیر برسانی لگی ہر سمت سی — ہو گئے زخمی قاسم او سلام گزین
روح نی پرواز کی سوئی جنان — لاش چھانی زخمی میدان میں یہان
حضرت شبیر رو دئیے زار زار — اور اٹھی اکبر از برای کارزار

دیکھ تحریر شہادت کو علی اکبر کی
دل لگی ... بس مردم ... [illegible]

کہتی ہی جب قاسم ابن حسن — دی خلعت سر کو براہ ذوالمنن
تب علی اکبر اٹھا تیغ و سپر — آئی باندھی اپنی کمر سیں [illegible]
عرض کی بابا اجازت دیجیے — [illegible] جنگ رخصت دیجیے
اشتیاق سی جا کرو میں کارزار — اور دکھلاؤں او میں راہ قرار
شاہ دین بولی ہی ای نونہال — [illegible]
تو نی دیکھا ہی جوانی کا نہیں — [illegible]
تیری رہنی ہی سیری [illegible] — راحت جان و دل [illegible]
مت لڑائی کا ابھی تو نام لے — زندگی کا [illegible]
تو ابھی باغ جہان کی سیر کر — رو رو تب [illegible]
شاہ دین آئی تھی بس انکار کر — اور علی اکبر [illegible] اصرار کر
آخر تب دیکھ اکبر اجازت یوں کہا — جا وائی میتا [illegible]

الوداع ای جان بابا الوداع ۔ حفظ حق مین تجکو سونپا الوداع
الوداع ای راحت دل الوداع ۔ حق کرے حل تیری مشکل الوداع
الوداع ای نور چشم جان بہر ۔ الوداع ای راحت دل بریان بہر
الوداع ای مرہم ریش جگر ۔ الوداع اے پارۂ خونین جگر
الوداع ای راحت جان پدر ۔ جاؤ حق دیگا تمہین فتح و ظفر
ہوکے رخصت جب علی اکبر چلے ۔ گھر مین سبکو نیم بسمل کر چلے
ملکے سب سے چشم گریان زار زار ۔ پہونچے میدان مین برای کارزار
قطع کر جب تک پہونچے مجمعین ۔ جسطرح آتا ہے دریا موج مین
اور ماری آدمی سو جان سی ۔ پھر مکان پر آئی ہٹ میدان سی
تشنگی کی کی شکایت باپ سی ۔ کیجئے تدبیر کر ہو آپ سے
گر ملے پانی مجھے ایک بوند بھر ۔ ان لعینون سی نہ چھوڑون اک بشر
یون کہا بابا نے کر خستی دعا ۔ ہوکے مایوس آئی سوئی اشقیا
کرکے حملہ دشمنون پر ایکبار ۔ بہیجی دو سو کو سوئی دار البوار
حلق تا سینے مین پہنچی بچاس ۔ بھاگے سب چارو طرف ہو بدحواس
ایک نے آکر بہ تیشۂ جفا ۔ دار رضوان کی طرف رخصت کیا

دل تڑپنی لگا کہنت کرکی گلا نالون سی
ہوا اصغر کی شہادت کا بچھڑ کو رہا ان

سنئے روایت جب علی اصغر کو لی
شاہزادہ کو لی اوسی پانی پلانے
ہر طرف ستی قوم بد گرد آ تب
اسقدر تیر اوپر شوری کیا
اک علی اصغر کی تیر آ لگا
روح نی فردوس کا رستہ لیا
چشم گریان لاشہ اصغر کو لی
کہتے تھے رو رو کی ای نور نظر
روتی روتی سینہ بہگیا اشکو نکار

حضرت شبیر پانی پر گئے
پیاس سی تکلیف تھی اونکو بہت
مارنے تیر لگے اکبار سب
جسم سب حضرت کا زخمی ہوگیا
دم کی دم مین کار آخر ہوگیا
ہاتھ مین حضرت کی لاشہ رہگیا
حضرت شبیر پانی سی پھرے
پانی کے بدلی پیا خون جگر
بہگیا دل اور جگر سو خون دار

ذکر ہی حضرت شبیر کی سو لائق جنگ
علی اوسط کو نہ جانا سید ہا سوئی میدان

کہتے ہیں جب علی اکبر شہید
ہو مسلح نیزہ و شمشیر سے
بخشی انکو اجازت دلمین ہے
اور دکہلاؤن مین زور حسب ز
تیغ بازی جا کرون میدان مین
یون لگے فرمانی شاہ کربلا

تب ہوا آمادہ علی اوسط شہید
عرض کی آحضرت شبیر سے
مارون مین اعدا کو جا یا تجکو ہی
تا رہی دلمین نہ کچھ حسرت بہری
قتل اعدا کا کرون اک آن مین
ای میری فرزند دلکی مدعا

ای میری آرام جان و راحِ روح — ای میری لختِ جگر دل کے فتوح
ای میری باغ تمنا کی شجر — ای میری نخل تمنا کے ثمر
ای میری شمع شبستان مراد — ای میری وردِ چمستان مراد
ای میری جان بدن اور دل کی قوت — ای میری مقتول حی لا یموت
ای میری راہ صفا کی ہمسفر — دیدۂ مقصود کے نور نظر
ای میری عمدہ جان کی پاسدار — ای میری نام و نشان کے یادگار
ای میری جد و آبا کی جانشین — یادگار رحمت اللعالمین
ای میری گنجینۂ دل کے شبچراغ — اپنی غم کا دی نہ میری دلپہ داغ
تو رسول اللہ کا ہے یادگار — باقی از آل عبا نامدار
آہ گر تو بھی ہبا وا قتل ہو — کاٹہ احمد کے قطع نسل ہو
اور رسالت کا شجر از بیخ و بن — ہووے سرکندہ تمامی بی سخن
رہ گرانگ تجھہی باقی حساب — دشمنون سی لڑنا مت بی ارتکاب
میری تجھی ای پسر ہے نور نظر — صبر سے اور شکر سے کرنا گذر
جام صہبا ای تحمل کچھ نوش — کر یہ دبرا دیرہ گوش ہوش
قتل جب بہائی بھتیجے ہو حضرت سے امام — اسپا دان تہہ دلوں سی ہوتے جگ کنان
ای عزیزو اب سنو دہ حال تم — جس کے غم میں سینے ہی پامال تم
دیکھنے سینے کی جو لالق نہ تھا — اسپہ تیا جا رہی اوسی سنا پڑا

ہے وہ ایسی دوستان جانگزا ... ہی تمامی جس کا سننا غم فزا
جس کہ سنئی بس مبتلا اس غم مین ہے ... ایک عالم سب سر ماتم مین ہے
ذکر ہے اوس کا جو اسدم برزبان ... دیدہ دل سی جگر سے خون چکان
یعنی شبیر کو از بہر جنگ ... نوح اعدا نے کیا ہر سو سے تنگ
پہر ہوئی یہا تنگ لڑائی فوج سے ... یار بھتیجے مارے گئے
آپکی ماری گئی اصحاب جب ... بہائی بیٹی اور بھتیجی بہائی سب
رہگئے شبیر بیکس تنہا وہان ... کہیچے تم سے لگی آہ و فغان
ہای تنہا تنہا تھے اور یہ ہم بیکسے ... جنگ [illegible] ہو کیونکر مخلصی
ہای بہائی اور بھتیجے اور پسر ... اور بھتیجے بہائی اور اصحاب گہر
ہین کہان اسوقت غمخواری کرین ... دشمنوں کو زیست سے عاری کرین
اب نہین کوئی بجز پروردگار ... دیکھتا ہی سب نہان و آشکار
صرف ایکدم سے ہیں اور سو ہزار ... جا بجا دشمن ہین ظالم بدشعار
ہای جو غمخوار تہی سب چلدیے ... رہگئے ایک آپ کربت مین ہیں
ہای ایسی وقت بن ہے کون آ ... ہو خبر گیران آل مصطفا
آپ تنہا رہ گئے حیف امام ... تو وہ ہوئی آمادہ جنگ ظلام
شور واویلا کا ہر سو سے اٹھا ... حیف ہی ابن علی مرنی چلا
یہ [illegible] دیکھکر ارض و فلک ... بلتے ہتی اور روتی تہی جن و ملک

یہ مصیبت دیکھ کر ارض و فلک
ہلتے تھے اور روتی تھی جن و ملک

روتا تھا ہر ایک دہاڑیں مار مار
خنجر غم سے دل و سینہ فگار

کون تھا اوس دم جو وہاں گریاں نہ تھا
آگ تھی اس غم کے دل بریاں تھا

کربلا کی ساری ہلتی تھی زمین
رو رہی تھے سب ساکن عرش بریں

ہاتھ مل مل یہ سخن کہتے تھے سب
یہہ مصیبت پر مصیبت ہے غضب

روایت

کہتے ہیں یوں راویان خوش بیان
لشکر شبیر سے اک نوجوان

ہو مسلح نکلا گہوڑے پر سوار
ہاتھ میں لٹکائے تیغ آبدار

ہو چکا تھا پہلے باپ اسکا شہید
مانگی رخصت ہو مثال روز عید

پہونچا میدان وغا میں شہسوار
اور چاہی دشمنوں سے کارزار

اور کہڑے ہو کر کہی اونسے ایک سو
پڑہے اشعار اونکی روبرو

أميري حسين ونعم الأمير
سرور فؤاد البشير النذير

ہے حسین ابن علی میرا امیر
راحت قلبی بشیر و ہم نذیر

علي وفاطمة والداه
فهل تعلمون له من نظير

فاطمہ کا اور علی کا ہے پسر
ثانی اونکا ہے نہیں کوئی بشر

له طلعة مثل شمس الضحى
له غرة مثل بدر منير

ہے وہ طلعت میں گویا شمس الضحی
اور غرہ میں ہے جوں بدر الدجی

لشکر اعدا کی تہی میدان مین
کیا کہوں اوسدم کا تہا جو ماجرا
الغرض گہوڑی پر اپنی ہو سوار
آپ اُس پہ کر چلے پہر شاہ دین
اور تنہا کی بہی وسدم ساتھ ہین
فوج اعدا کی مقابل شیر دین
جا پکاری جنگ کی میدان مین
انا ابن علی الخیر من آل هاشم
آل ہاشم سے علی کا ہون پسر
وجدی رسول الله اکرم من مشی
اور میری نانا ہین سبہی نبی قاسم
وفاطمة امی سلالة احمد
ماں میری زہرا ہے بنت مصطفی
وفینا کتاب الله انزل صادقا
ہمیں اوتری ہے کتاب الله کے
منقبت گو رو برو اونکی پڑہے
پر کوئی لڑنیکو پہر آنے لگا

جان دی آخر رہ یزدان مین
گویا تہا اک فتنۂ محشر بپا
اٹھ کے سب اہل حرم ہی زار زار
چہوڑ کر روتا ہوا اسپ کی تئین
غیر از مین تیغ برستی ہاتھ مین
بیکس ہے یار و ہمدم ہمسفر ہین
اور پڑہی یہ شعر اپنی شان مین
لکانی بہذا معجبین لفخر
تو ہے مجکو سبہی کافی بیفخر
ونحن سراج الله فی الارض نزهر
اور ہم روشن چراغ گستردگا
وعمی سیدعی ذو الجناحین جعفر
جعفر طیار ہین میرے چچا
وفینا الهدی والوحی والخیر یذکر
اور وحی و ہم ہدایت خیر بہی
پر نہ ملعون اونکی کچھ تاثیر کے
جنگ کی فن اپنی دکھانی لگا

جو مقابل ہوا اسکی شمشیر سے
تہا تلک جمع عنبر اشقیا
تہلکہ فوج عدو میں پڑ گیا
بہاگ گئی پہر تو یہا تک بدحواس
پہر کسیکو بہی نہ ذرہ تاب جنگ
چہپ رہے میدان میں تہا شیر دین
تب سب میں اپنا گہوڑا تیز کر
گہس گئے فوج عدو میں شہسوار
آ پڑی پہر ہاتہہ میں تلوار سے
جب ہوئی چاروں طرف سے مار مار
سمجھے اعدا اسپر یہ بجلی آپڑے
جس طرف کو ہاتہہ اوٹہتا تہا ذرا
جب ہوئی اونپر نہایت مار مار
گہر گئے ہوئی راستہ بچنے میں
اور نہی شمشیر وہاں خنجر بکف
جب نہ تاب جنگ دشمن لا سکی
تب فراہم ہو گئے سارے ایکبار

مر گیا ایک جنبش شمشیر سے
ہو گیا از بس نہ تیغ تقضا
زلزلہ سا ایک نمایاں ہو گیا
نہ کسیکو اپنی جینے کی نہ آس
دیکہتی تہے دور ہی ہو کر کہ جنگ
اور نہ آیا سامنے کوئی لعین
اور نہ تیغ آتش فشان کو تیز کر
اسطرح [illegible] نکلا ہو گیا غبار
پڑ گئی فوج عدو میں [illegible]
ہو نہ پہر [illegible] لوٹ کا بازار
ہو گیا [illegible] ایک گہر سے
سامنے [illegible] کہڑا
سامنے [illegible] راہ فرار
بہاگ گئی گہر کر اور جا نکلی کہیں
گرم جنگ [illegible] ہر یک طرف
اور جب [illegible]
[illegible]

ہو گیا تن ایکا زخموں سی چور — زیست کی ہونی لگی آثار دور

جبکہ اس سے ہی ہوا حاصل نہ کار — تب یہہ حیلہ اپنے دل میں ایکبار

وَاَقْبَلَ الشِّمْرُ ذُو الْجَوْشَنِ لَعَنَهُ اللهُ فِي كَتِيبَةٍ فَحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَحْلِهِ وَحَرَمِهِ فَصَاحَ الْحُسَيْنُ وَيْحَكُمْ يَا شِيعَةَ الشَّيْطَانِ اَنَا الَّذِي اُقَاتِلُكُمْ فَمَا لَكُمْ تَتَعَرَّضُونَ بِحَرَمِي فَاِنَّ النِّسَاءَ لَمْ تُقَاتِلْكُمْ فَقَالَ الشِّمْرُ لِاَصْحَابِهِ كُفُّوا عَنِ النِّسَاءِ فَافْصِلُوا الرَّجُلَ فِي نَفْسِهِ فَمَالُوا بِالسُّيُوفِ وَالرِّمَاحِ حَتّٰى سَقَطَ عَلَى الْاَرْضِ مُتَصَبِّلًا وَجَذَبَ اَنَّهُ لِضَرْبِ رَقَبَتِهِ فَلَمْ يَقْدِرْ عَلٰى قَطْعِ رَأْسِهِ فَنَزَلَ خَوْلِيُّ بْنُ يَزِيدَ فَقَطَعَ رَأْسَهُ

شمر ذی الجوشن سکو یوں پکارا — ساتھی حضرت کی آیا ہو سوار

فوج کالی ساتھہ اپنی ازدحام — لشکرسے اوسکی ارشاد سی تمام

درمیان خیمہ و شبیر کے — اور حرم کی درمیان حائل ہوے

حضرت شبیر تب للکار کر — یوں لگی فرمانے نعرہ مار کر

ای گروہ شیطان کی تم ہو خراب — تم سی میں لڑتا ہوں دو اسکا جواب

تمکو گھر والوں سی کیا کام ہاں — تم سی کچھ لڑتے نہیں ہیں بیبیاں

شمر نے سن اپنے لوگوں سے کہا — مت کرو عزم عورتوں کی سمت کا
مت کہو کچھ بیدرنگ بیت چلو — اب انہی کی تم خبر جلد کر لو
بس جو ظالم پھر پڑے شبیر پر — لیکے تیر و نیزہ کرتے شور و شر
گر پڑے بہانتک زمین پر ہو شہید — ہوگئی قاتل لعین و ہم پلید
نضر ابن خرشہ لعین و بے وفا — کاٹنے سر کو لگا حضرت کے آ
اوسنے جیسا ہی کچھ تاب یزید — اوترا تب خولے جو تہا ابن یزید
کاٹا اوسنے سر مبارک آپکا — ہوگیا مردود درگاہ خدا

روایت

کہتے ہیں کہ شمر کی فوج گران — آیا حضرت کے مقابل جب تمان
اور شاہ کربلا از پیش و پس — گھر گئے تھے یا رب بیکس غریب بس
حملہ آور ہوسکے جو تھا سب تیر بخت — اور کہا کر دلمین پیچ و تاب سخت
ہر طرف سے تیر اور تیغ و سنان — ہائے برسانے لگے حضرت پہ آن
کوئی ساتھی تہا نہ جز پروردگار — ایک جان کی تھی یہ دشمن بیشمار
گھیر کر حضرت کو اک جم غفیر — پیش آئے باسنان و تیغ و تیر
آگئے آکر مقابل میں ہزار — تیر بارانی سے لگے لانے بکار
تیروں کی منہ سے طغیانی ہوگئی — کثرت زخموں سے جان پانی ہوئی
ہاتھ میں کی پاک تسلیم و رضا — پشت گھوڑے سے شہید کربلا

گر پڑے زخموں سی ہو کر چور چور	روح پہونچے آپکی رب کی حضور
ہای ہوان اقدای بن مرتضیٰ	اہلبیت مصطفیٰ رنجور ہون

روایت

یہی ہے روایت جبکہ شمر کا	شمر نی چاہا کرون تن سی جدا
بس گلہ پر آپکی خنجر کھپ	کر دہ کہنچی پر نہ وہ سر کر جلا
آپنی فرمایا او ملعون سی	سر کی میری گرچہ کاٹا ہی نہی
گر ہے گدی پر میری خنجر چلا	ہو وسی حاصل تا کہ تیرا مدعا
چلنی کا ہرگز گلہ پہ پیہ نہیں	کی یہ بوسہ گاہ ختم المرسلین
پیہ گلو وہی تو سن ای بد کلام	اسکی بوسہ لیتی نبی خیر الانام
کیا ہی سہہ خنجر کا جو ہائی سی	وہ نہین سہہ خون جو پائی وہی
شمر نی داڑہی پکڑ کر آپکی	گدی کی جانب سی کاٹا گردن اسکی

وفی روایۃ فقال الشمر لاصحابہ ویلکم ما تنتظرون
بالرجل فقد اثخنتہ الجراحات وتوالت علیہ السہام
والرماح حتی وصل سہم مشئوم من الاشقیاء الی حنکہ
فسقط عن الفرس وضربہ شمر علی وجہہ وادرکہ
سنان ابن انس النخعی فطعنہ برمحہ وقال لخولی
ابن یزید لیقطع راسہ وارتعدت یداہ [illegible]

شبلی ابن بکر [illegible] و [illegible]

دریا ایک [illegible] کیا | [illegible]

کھنے کیا راہ ہو کم [illegible] | [illegible] ہو کیا ہے چو راب

[illegible]

[illegible]

[illegible] آب و ہوا [illegible] | آج [illegible] مبارک [illegible]

[illegible] | [illegible] الملک [illegible]

[illegible] کو دیا

[illegible] الرحیم [illegible] | [illegible] کا آیا تھا [illegible]

[illegible] | [illegible] اور [illegible] تمام

[illegible] | [illegible] کا اور وقت [illegible]

[illegible] جو باقی تھا [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | دل ہوا جاتا ہے [illegible]

[illegible] | [illegible] انسان اور [illegible]

[illegible]

ہیں سبھی حیران پریش | کہتی ہیں اس کس تیغ غم سی دلریش
ہر کسی کا اس ستم سے دل ہے داغ داغ | ہی کسی دلکو نہ اس غم سی فراغ
جو پس از قتل حسین ابن بتول | گذرا ہے بربادی آل رسول
کوشش ہان کوئی کا یارا نہیں | مرضی حق کا مگر چارا نہیں
کہتے ہیں راوی ان یاں ابن سعد | ہو گئی جب قتل شہ اصلی ہجد

ثُمَّ دَخَلُوا عَلَى الحَرَمِ وَاَسَرُوا اثنی عَشَرَ غُلَامًا مِن بَنِی هَاشِمٍ وَمَن کَانَ مِنَ النِّسَاءِ

لشکری سب ابن سعد کے | خیمہ اہل حرم میں گھس پڑے
تھی بنی ہاشم سی جتنی بیبیاں | اور بارہ ان لڑکی اونمی جو جواں
کر لیئے اون سبکو قیدان لی اسیر | اس مصیبت میں نہ تھا کوئی نصیر
اور ہاتھ آیا جو کچھ سب لوٹ کر | لیگئی وہ مردم ناہموار شر

وَعُمَرُ ابنُ سَعدٍ وَشِمرٌ لَعَنَهُمَا فِی کَبعِ اَحیُوا وَاَطلَقُوا الخَیلَ

ابن سعد اور شمر ذی الجوشن سے آ | حکم یوں پھر اپنی لوگوں کو دیا
ہیں ابھی گھوڑے نہیں جو ہر ابھی | روندوالا لاشہ ابن علی
بس سوار مالک کی گھوڑوں پہ | روندوالا لاشہ شبیر کو

وَاِنَّمَا بَعَثُوا الرَّاسَ المُکَرَّمَ مَعَ بِشرِ ابنِ مَالِکٍ فِی
خَولِی ابنِ یَزِیدَ اِلَی ابنِ زِیَادٍ

سر مبارک اپکا خولی لی تھا شمر
بھیجا کوفہ ابن مرجانہ کی پاس
ہای جب سر حضرت مظلوم کا
اور بستان نبوت کا شجر
ڈالا خاک میتی پر آہ آہ رے
کہتے ہین تب قیس بن اشعث لعین
ہای حسرت دیکی سوی جگر
اودہر تہا کوی حبیب ابن علی
جو کمر مین آگے بستی تہی تیغ
اور شمر ہمراہ سونکی اپنی ساتھ
لوٹنی پر پڑ گیا ہی ہی غضب
تہی جو بیچہلی بیتی زین العابدین
وہ پڑی عرصہ سی تہی بیمار زار
چاہا ڈالون مار اوسکی ایک مرد
کہ مسلمان لڑکون کو کفار کی
اور تو اس بیمار اہل دین کو
شمر بولا ہی نہین میری خطا

گر شیر ابن مالک کو بہی سنا تہا
یعنی تردامن زیاد ناسپاس
سر بخشون کی کیا انہی جدا
تیشہ جور و جفا ہی کات کر
کر دیا باغ امامت سب تباہ
اور ان لے سر شہید کربلا
راہ نا ترسی سے کہینچا پیرہن
تیغ کی لینی مین کی اونی ڈہیل
کہول لی اوسنی کمر سی بیدریغ
خیمۂ الحرم مین ڈال تہا تب
بچہہ لایا اپنی دلمین خوف تب
حضرت شبیر کے ای پاک دین
شمر لی اونکو پکڑ کر ایک بار
شمر سی کہنے لگا کہینچ آ سرو
یا درکہ ہرگز نہین مین مارتی
مارتا ہی بی خطر پر کین ہوئے
حکم ہی یون ہی عبید اللہ کا.

چھوڑ مت آل عباسی اکمرد — مارنا جن جنکی اونسی فرد فرد
حلم کے قتیل ہے اوسکی ضرور — اب تو کہہ ہی اسین کیا میرا قصور
تب وہین وہ بانی شر خراب — شمر سی کہنی لگا کہا پیچ و تاب
بہجدی توان سبہونکو اوکلی پاس — وہ جو کچھ چاہی کری نا حق شناس
ابن سعد اور شمر لی پہر یون بلا — مردمان فوج سی اپنی کہا
گھوڑی دوڑا او تن شبیر پر — تا ہو کچلا استخوان و جسم و سر
بیس کس آکر اونہونسی بی ادب — گھوڑی دوڑانی لگی ہی غضب
کردیا گھوڑون کی سم سی بی قدر — پایمال استخوان جسم و سر
ٹوٹ کر ساری بدن کی استخوان — ہو گئی سب ریزہ ریزہ الامان
اور سر نیزہ پہ سر شبیر کا — پہ بشیر اونو کو دیکر کہا
ابن ہی پیش عبید اللہ تم — جا دکہلا کر دیکہنا وہ سی نہ کم
اور زنان اہلبیت مصطفیٰ — اور علی ابن حسین پر تہا
جو وہان موجود تہی غمگین و زار — اونکو شتر پہ بے پردہ کرا اونکو سوار
کوفہ کی جانب روانہ کر دیا — آہ وا ویلا و ویلا حسرتا

روایت

کربلا مین ایکدن ہی یہ خبر — ابن سعد اغنی عمر لی ٹہر کر
کر اکہٹا ہی کشتی ایک جا — کردی مدفون بدبخت کر با

اور رہی وان ہی تھی افتادہ تن ۔ لاشہ شبیر و دیگر ہمرہان
الغرض ہو کر فراہم یکبار ۔ مردم غاضریہ کی چشم زار
اونین لاش حسین مرتضی ۔ دفن ایک ہی قبر مین کی بیرپا
اور جتنی تھی دیگر بنی ہاشم اونہین ۔ رکہا اسکو پہلوی شبیر مین
اور جو تھی باقی شہید کربلا ۔ اون سبہو نکو ایک جا مدفون کیا
ہی فرات اک بحر کوفہ مین روان ۔ اوسکے ساحل پر ہے یہ غاضریہ ہان

روایت

جعفر صادق امام اصدق ۔ کہتے ہین اسطرح با صدق و صفا
یہ کہ تہا جس دن ہوا قتل امام ۔ رکہتا تہا اوس دن مین مکہ مین قیام
اپنی کانون سے سنی مینی صدا ۔ کوئی رو رو کر یہ کہتا تہا پڑا
یا الہی مجہہ کر عفو عطا ۔ بخشدی جو کجہہ کہ کی مینی خطا
پہر یہ کہتا تہا تو بخشی گا نہین ۔ جانتا ہون مین کہ مجہہ اسمین شک نہین
بار بار اسکی یہی تہا بر زبان ۔ کہ توقع کا ہو یاس اور کہہ فغان
چند بار ایسا ہی جو مینی سنا ۔ وہان سی اوٹھکر پاس اوسکی مین گیا
دیکہا مینی رو رہا ہے اک سوگوار ۔ مضطر و گریان نہایت زار زار
مینی پوچہا کس لیے گریان ہی تو ۔ مضطر و بیجان و دل بریان ہی تو
یہ نہین ہی جائی نا امیدی و یاس ۔ کہا اسے سبب یون جو ہی مجکو ہراس

پر حمیت حق سی نہو تو نا امید
چاہی تجکو نہ ایسا پیچ و تاب
بولا کی شبیر نی سینی جفا
یعنی پوچھا کیا ستم تجہسی ہوا
ایک گوہر تہا قیمت پر ضیا
جسکے قیمت ایک ولایت کا خراج
آ گئی دل مین طمع جب جای گیر
تیر و شمشیر شہید کربلا
چاہا گوہر کہول لون شلوار سی
دیکہا ہین بندہی ہوی محکم بہت
ہاتہہ کو تو کاٹ کر لی بی گسست
کٹا اوپر ہیبت و بیم سی وہ گہر
اور سنگہر بھی ہیتی سنی آواز یہہ
ای ستم ایجاد ای نا حق شناس
وای کرد ستی عطا ہا یافتی
ہیچ عمر جاہ آن نشناختی
... از ... الہ ...

چاہتا ہی چاہی وہ اپنی بہیہ
اپنی دلکو دی نہ ہرگز اضطراب
یعنی پر آل محمد مصطفی
بولا عاشورہ کی دن جو در کربلا
تہا بندوار حسین مرتضا
ہون مزین جس سی کل تا ہو گی تاج
عقل کہو کر ہو گیا او سکا اسیر
سوچا اس لالچ سی مانند ہوا
چھوٹ جاوین سقلیسی کی بار سی
یون کیا شیطان نی مجکو خود پرست
کاٹ ڈالا ہاتہہ میں نے سی نی خطر
مین کاٹا ہاتہہ وہ بہی جلد تر
تو نہ کچہہ سمجہا بجز حرص و آز ہے
تو نی کچہہ آداب کا رکہا نہ پاس
از نعدی ہیچہ انش برتافتی
... ترد و نما در باختی
تو حصہ ... [illegible]

کاٹ ڈالی ہاتھہ توڑی ای جہول
کیا تو دنیا مین رہیگا بالدوام
کیا رہیگا عیش و عشرت مین ہمیشہ
کیا نہ جاویگا شقی در گور تو
بس ہین لیس آواز دہشتناک سی
جبکہ آیا ہوش مین ہیبت خانہ
چاہا باہر جاوٴن اسجا سی ابہی
مین بصد دشواری حیلہ کری
سی زبس فوج ملایک کا ورود
کہ تمام اوس نور مین عالم ہی غرق
اور ملائیکہ کے تن پر گلاب
اور آئی آدم و حوا و نوح
اور تن شبیر لے لی در کنار
بعد اسکی آئین ہیں خیر النسا
اور تہا جاری زبان پر یہ سخن
کون یہہ بیرحمی سی آیا ای شقی
بعد ازان حضرت علی ای بولت کہا

تو ذرا حق سی نہ کی شرم رسول
کیا نہ آویگا تجہی روز قیام
کیا بہولا یا حق کو ای ناپاک کین
کیا قیامت مین دیکہی شور تو
ل گیا بیہوش ہوکر خاک سی
تن بدن مین میری اک لرزہ پڑا
لیک پاسنی بلنی کی یاری ندی
باہر آیا دیکہا مینی اوس گہڑی
اور بچہا ہی فرش نوری بانمود
اور ملک گرد اوسکی ہین با زرقہا و برق
زعفران و مشک عنبر مشکناب
اور رسول اللہ مقبول سبوح
ہین تمامی مضطر و گریان مدام
اور آئی حیدر خیبر کشا
کسنی مارا تجکو ای لب تشنہ
کسنی یہہ ہوچکا یا تیہہ والا
ہاتہہ تیری کسنی کاٹی

میری جانب دیکھ کر حضرت امام
بولی ہیں سائیں کا ہی کا یہہ کام

کاٹ ڈالی میری دونوں آہ ہاتھہ
باوجود اسکے کہ یہہ رہتا تھا ساتھہ

دیکھہ کر حضرت علی نی یوں کہا
عفو مت کیجو خدا تیرے خطا

جیسا تونی میری اس فرزند پہ
کی نہ تونی رحم ای شوریدہ سر

ہین کیا نزد رسول مجتبےٰ
اور ہوا ہین ملتجی عفو خطا

آپ نی مارا طمانچہ ہے جفا
اوسکی موںہہ پر اور کہا ای بیوفا

تجہہ پہ کیجو حق کبہی رحمت نہین
حشر حق کیجو تیرا با ظالمین

اور رہی جبتک تو زندہ در جہان
ہو نہ کلفت سی تجہی ایکدم امان

جب سنا یہ جعفر صادق نے حال
روی اور دل مین کیا از حد ملال

در جواب اسکی نہ بولی کچہہ سخن
ہو گئی خاموش با رنج و محن

ذکر اسم اون شہدا کا ہی بیان بر مرقوم ہا
ساتھہ شبیر کے میہ انہیں جنہوں نے دی جان

ذکر اسمای شہیدوں کا جو آیا اب پر
اشک سیاہ خامہ بہاتی لگا تحریر مین بیان

کہتی ہیں شبیر کی ساتھہ ای سعید
سب ہوی تہی بہتر کس شہید

خامہ لبریز ہو کر لرزان طپان
لکہتا ہی خون جگر سی یون بیان

اول شہید حملہ اولی رضی اللہ عنہ خمسہ من احبہا

ابن علی وعثمان ابن علی ومحمد ابن علی وعبد الله ابن
علی وجعفر ابن علی وثلثة من ولد الحسن اخیه القاسم
ابن الحسن وعبد الله ابن الحسن وعمر ابن الحسن وقیل ابو بکر
ابن الحسن وقتل معه ابناه علی الاکبر فانه قاتل
بین یدی ابیه حتی قتل شهیدا وعبد الله قتل صغیرا
بکربلاء جاءه سهم شقی وهو فی حجر ابیه فقتله وقتل
معه محمد وعون ابناء عبد الله ابن جعفر وعبد الله
وعبد الرحمن وجعفر بنی عقیل ابن ابی طالب وهؤلاء
مع الحسین ستة عشر رجلا او سبعة عشر رجلا من
جملة اهل بیت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم
قد استشهدوا یومئذ

اب شمار ایک ایک کی کرای عزیز — آپکی ہمراہ جو تھی ہین شہید
پانچ بیٹے مرتضی کی اومین تھے — تھی حقیقی پانچون بہائی آپکے
جعفر و عباس عثمان ذی وقار — اور عبد اللہ محمد کر شمار
چار تہی حضرت حسن کی پسر — قاسم عبد اللہ ابو بکر و عمر
اور حسن تہی انکی بہائی بیشتر — جنکے یہ چارون پسر یکتا تہی
دو پسر خود حضرت شبیر کے — اک علی اکبر جو اعدا سی لڑی

سامنی اپنی پدر کی وہ شہید
دوسری عبد اللہ بیٹی انکے
کر دیئے تھے اپنی بابا کی وہان
بیٹی جعفر کے جو عبد اللہ تھے
اک محمد دوسرے کا عون نام
اور عقیل ابن ابیطالب کے بھی
عبد رحمان جعفر عبد اللہ کے
یہ رہے سولہ تھی یا تھی سترہ کس
ایک ہی دن مین ہوئی ہین یہ شہید
اور اوسیدان اور بھی مار گئی
ہی جو کچھ اوسمین ہے اختلاف
[illegible] انصفو [illegible] کا پسر
حضرت شبیر کے تھی بیگمان
ایک علی اصغر ہی اکبر دوسرا
تھی پر دو فقط لڑکیان شبیر کے
ابن اخضر فی معالم مین کہا
نام اوس چھوٹی کا عبد اللہ تھی

بس لڑی یہانتک ہوئی آخر شہید
کربلا مین بچی سے مار گئے
انکا تیر ایک شقی کا ناگہان
اونکی بھی دو بیٹی وہان ہمراہ تھے
یہ بھی آئی کام ہمراہ امام
تھی پسر تین ہمرہ ابن علی کے
لی شہادت دیکھی جان در راہ حق
زا اہلبیت مصطفے ای نکتہ رس
ہمرہ شبیر از ظلم یزید
ال و انصار و مہاجر بھی وہ تھے
حضرت شبیر کی بس اوسکو صاف
نقل کرتا اسطرح ہی رکھہ خبر
تین لڑکی اور دو تھی لڑکیان
تیسرے کا نام جعفر ہے لکھا
اک سکینہ فاطمہ تھی دوسری
چار لڑکے دو تھی لڑکی لی جیا
انکی رب العالمین اکا سے

اور محب الدین ابو العباس کا
لڑکیاں تھی تین اور چھہ تھے پسر
ایک علی اوسط محمد دوسرا
اور علی اصغر کو بعضے با ادب
بعض زین العابدین کو خوش نہاد
اور محمد اور ہم جعفر کا حال
پاتے ہو شاید وفات ان ہی فروغ
صرف زین العابدین باقی رہے
برکت اولاد میں یہہ حقیقے وسے
سے سکاتب مصنف میں بیان
کربلا میں آئی جب حضرت امام
ایک علی اوسط کہ سب اونکی تھین
لیک تھے اوسوقت بد نصیب بیمار
شش پسر تاہے علی اکبر کا حال
کربلا میں آگئی اپنے باپ کے
تیسرے کے نام میں ہے اختلاف
بعض اصغر کہتے ہیں یا کبیرہ بیٹے

یہاں ذخایر عقبے میں ہے لکہہ گیا
نام اونکا یہہ لکھا ہے یادگر
ورزینب دختر شاہ کربلا
سے کہتے زین العابدین کا ہی لقب
کرتے ہیں اسم علی اوسط ہی یاد
سے نہیں معلوم ہے اسمیں یہہ بیان
اون سبہوں سے بیشتر ازسن بلوغ
کربلا کی جنگ میں جو بچ رہے
پیر ہے عالم اور رہے تا حشر ہے
وہ ہیں شاہ عبد العزیز خوش زبان
تین لڑکے ساتھہ تھے سن اونکا نام
یاد رکہہ کہتے تھے زین العابدین
شدت بیماری سے زار و نزار
عمر سے گذرے تھے جب پنتیس سال
دشمنوں کے ہاتہہ سے مارے گئے
کرتا ہوں اسطرح اونکا اکتشاف
بعض کہتے ہیں کہ عبد اللہ تھے

تھے وہ بھی ہمراہ شہ گیہان
اور شہادت یہہ ہی اونکی سبب
اس لئی آغوش مین لیکر امام
اونکی منہہ مین اپنی دیتی تھی زبان
ہوگیا اک تیر حلق سی آہ پار
اور ایک دختر سکینہ اونکا نام
حضرت قاسم سی تھی منسوب وہ بی
پر نکاح اونکا ہی قاسم سی غلط
ہی غلط مرنا سکینہ کا تمام
کیونکہ وہ بی زندہ تھین مدت بخیر
اور رہتی تھین زبیر خوش نہاد
اور بڑی تھی جو کہ بنت امام
اور رہیں تھین شوہر کی پاس
نام حسن شوہر کا اونکی بی سخن
اور وہ ہی ابن حسن ابن علی
اور وہ تھی بی حسن بے لاکلام
اور اسمی [illegible] مین

اپنی بابا کی شہادت جس زمان
تشنگی سی آرہی تھی جان بلب
از پی تسکین دم میں امام
آلگا تیر ایک شقی کا ناگہان
جان دی حق کو پدر کے در کنار
ہفت سالہ عمر ہمراہ امام
قول واثق سبکی یہہ نزدیک ہے
کیونکہ اوسدم کب تہی وصلت اونہی
شام کی راہ مین جو ہی مشہور عام
عقد ہوا مصعب ابن زبیر
مصطفا کا اور علی عمہ زاد
فاطمہ صغرا کہین تھے اونکا نام
اپنی حضرت کی نساتہہ الحق شناس
ہی شقی سی مرکب لیس حسن
بیٹی ابن سبط احمد کی وہ تھی
اور حسن مثنی سبط علی کی خوش خرام
شہربانو ہی [illegible]

اور ملقب ہین وہ باسماء بنات
اوسکو ابن خسرو پرویز جان
اور علی ہے علی اکبر کی ما
ابن عروہ ابن مسعود شریف
نام ام پور ثالث شیر خوار
تہی عرب سی نسل اوسکی بخلاف
نام ہی مانکا سکینہ کی رباب
اور وہ ہی ابن عدی دیجاہ و شان
اپنی کل ازواج سی حضرت امام
ایک زوجہ کو کہ نام اوسکا رباب
بلکہ فرمایا ہی اسمین شعر بہی
لعمرک اننی لاحب [illegible]
اپنی جان کی ہی قسم سن کند یہ بیت
بی نہایت لاتعد و بیحساب
فاطمہ صغرا کی سن اب مانکا نام
رکہتین تہی وہ جو اپنے گہر
ام اسحاق اونکا ہی مشہور نام

دخت [illegible]
اور وہ ابن ہرمز نوشیروان
ہے ابی مرہ کی دخت باحیا
تہا ز سرداران اولاد ثقیف
ہی نہین معلوم یہہ ہے یادگار
لیک اولاد قضاعہ سی وہ صاف
ہی وہ دخت امرء القیس انجاب
تہا ز اولاد بنو کلب اسکو جان
دوست رکہتی تہی بہت امام
ہی سکینہ کی وہ ما عالیجناب
سن بگوش جان میں اسکو بہی
تحل بہا سکینہ والرباب
رکہتا ہون از جان و دل اسکو دوست
بیٹیان تہین چہا پر سکینہ اور رباب
جو کلان تہی وہ دختر حضرت امام
کربلا مین تہین نہ ہمراہ پدر
تہی حضرت طلحہ کی ہین جو حرام

یہہ صحابی اون وسون میں ہیں قبل
حضرت باقر کی تھی عمر اوس زمان
کیونکہ تھی پیدا ہوئی اسی باخبر
کربلا کا واقعہ تہا جب ہوا
اور ابہی جب کہ باقر ور جہان
آپکی ازواج سے حضرت کی سات
ماتہی اونکی رکہہ یہہ مجہسے یادگار
غیر انکی سے نہیں معلوم حال
مرگئے تہیں وہ سبہی نیکو صفات
جو ہوئی جام شہادت پیکی مست
کربلا کی جنگ میں تہی چار تن
نام اونکی پہلی قاسم یاد کر
اور زپسران علی مرتضا
جعفر و عباس و عثمان خوش لقب
روضۂ عباس ابن مرتضا
ہیں شہید کربلا میں رکہہ خبر
اور شہیدان جنادہ دیگر تمام

کہہ چکی ہیں جتنے جنکو رسول
چار سالہ حسب قول راویان
کربلا کی واقعہ سے بیشتر
سن تہی اک شہر سے بیچون و چرا
تب تہی سن ہجرت سے ستاون عیان
شہر بانو دوسرا اسی نیکذات
تہیں سے تہے جو کہ لڑکی شیرخوار
آپکی ازواج کا اسی نونہال
پاکہ تہیں اوسدم تلک سارہ حیات
بہرہ مقبول درگاہ الست
صرف سبشبہ زپسران حسن
اور عبد اللہ و ابو بکر و عمر
پانچ کس تہے یا شہید کربلا
اور محمد اور عبد اللہ بس
از فراز ابن خیر الانبیا
تین یا دو تہر کے پہرتا سپر
دفن ہیں در روضۂ حضرت امام

اور پسران عقیل نامور
ایک مسلم جو کہ سب سے پیشتر

جب ارشاد حسین مقبول
کوفہ مین مکے سے پہونچے کہ قبول

وی ہوئے سن ساٹھ ہجری مین شہید
دو سے ذی الحجہ کے ہی گفت و شنید

اور ابراہیم و محمد دو پسر
پہونچے رضوان کو ہمراہ پدر

ہر سہ پسران عقیل ابھی نکتہ رس
اور عقیل ابن ابی طالب ہین پسر

عبدالرحمن جعفر عبداللہ ہے
حضرت مسلم کے تھے تینوں اچھے

تھے اخ حیدر سے علی مرتضیٰ
نام اون کا جعفر طیار تھا

اون کے بیٹے جو کہ عبداللہ تھے
دو پسر اونکی بھی وہان ہمراہ تھے

ایک محمد دوسرے کا عون نام
مرتضیٰ کی تھی نواسے لاکلام

تھے حقیقی بھانجے شبیر کے
یعنے بیٹے آپ کے ہمشیر کے

کیونکہ ان دونون کے ماتھی بیرپا
زینب دخت سے علی مرتضیٰ

جان زینب کو تو از بطن بتول
اور حضرت فاطمہ بنت رسول

پس ہوئین زینب حقیقی بیگمان
حضرت شبیر کے ہمشیر ہان

اور یہ تھین منکوح عبداللہ سے
تھے جو بیٹے جعفر طیار کے

اور زین العابدین پور امام
اور عمر ابن حسن علیہما م

اور عمر ابن علی کا ہے پسر
تھا محمد نام اون کا یا و کسر

اور دیگر اہل زادہ صغر سال
بندیون مین تھی گئی یا ا تھا حال

شہربانو زوجہ حضرت امام / زینب اخت امام و دیگر ام

اور سکینہ دختر حضرت امام / اور دیگر اہلبیت نیکنام

ہمرہی تہے بصد تکلیف درد / شام کے جانب گئی موہنہ غم سی زرد

تہے عیال ہمرہان کربلا / تہے جو ہمراہ امام باصفا

وَكَانَ شَهَادَتَهُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ سَنَةَ اِحْدٰى وَسِتِّيْنَ مِنَ الْهِجْرَةِ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ سِتَّةٌ وَخَمْسُوْنَ سَنَةً وَخَمْسَةُ اَشْهُرٍ وَخَمْسَةُ اَيَّامٍ

اور وقوع اس واقعہ کا جب ہوا / سن تہے اکسٹہ ہجرت خیر الورى

اور شہادت پائی تہی مقتل میں / ہے یہی اسمین کسیکو قیل وقال

اور محرم کی تہی دسوین جانگداز / اور تہا روز جمعہ ای پاکباز

اور تہی عمر آپکی بی اشتباہ / سال چہپن پانچدن اور پانچ ماہ

کیونکہ جب پیدا ہوئی حضرت امام / سن تہے چار از ہجرت خیر الانام

اور تاریخ ولادت شک نہین / تہی شعبان کی سن پانچوین

اور شہادت جب ہوئی تہی آپکی / سن تہے اکسٹہ ہجرت خیر النبی

پس ہوئے عمر امام خوش لقب / پانچ دن اور پانچ ماہ چہپن برس

گو ہی واقع اختلاف اسمین مگر / ہے صحیح اور مشتہر لیکن اسقدر

ذکر جسکا ہو چکا تصریح سے / اور نہایت [illegible]

اسپاہ وہی کہ از دست ستم ابن زیاد
بر سر اہل حرم گذرا جو با صد طغیان
کربلا سے چلے کوفہ کو مقید ہو کر
نیم جان خستہ دل زار و پریشان نالان

اب سنو وہ داستان جانگزا | زندگی کا جس سے ہو کڑوا مزا
خون ہو جاتی دل آہن شکن جگر | اور دریا ہو رواں از چشم تر
ہے عجب اک پر رنج کی یہ داستان | وقت پڑھو تا نہ کر حصر اسکا ہان
جیالی بہت جاتی زمین چرخ کی | اور سیہ ہو جاتا یہ عالم سبھی
اہلبیت مصطفےٰ کا ہی وہ حال | کیسی کیسی پائی تکلیف و ملال
کیسی ہیں کون رادیان جو تھا ستم | دل ہوا جاتا ہی جس سی بیقرار
جب سر شاہ شہید کربلا | اور سر دیگر شہیدان جفا
مقیدیان اہلبیت مصطفیٰ | پہونچے کوفہ میں ز دشت کربلا
گذرا تب پر اہلبیت پاک زاد | جو کچھہ از دست عناد ابن زیاد
اور جسے کچھہ ہوا اسے ہو تا بیان | خامہ رو رو کر سدا دیتا ہی نشان
کرکے قصر اپنا آراستہ ابن زیاد | اللعنۃ اللہ علیہ یوم التناد
اک مکان میں شہید اہلبیت تمام | دی منادی آج ہی دربار عام
کل عجب جا آئی خاص و عام | تب بلا فرزند خیر الانام

اور سر شبیر کو بھیجے پھر منگا	رکھ کے سب کے ... پھر وہ کہنے لگا
آج دل میرا نہایت خوش ہوا	داد کا تیرے سب برآیا مدعا
ہنستا تھا اور دیکھتا تھا بار بار	لیکے لکڑی ہاتھ میں وہ نابکار
بر لب و دندان سید مصطفی	مارتا تھا بے ادب ہو بے حیا

روایت

زید بن ارقم صحابی تھے بڑے	اوسکے ڈر سے اوس جلسے میں موجود تھے
دیکھ کر بولے کہ اے ابن زیاد	بے ادب اتنا نہ ہو کر عدو داد
دانتوں سے شبیر کے لکڑی ہٹا	مار مت یاں رو گر ہے حبیب
بار ہا دیکھا ہے باللہ العظیم	مصطفی کو میں نے بالطف عمیم
چومتے تھے ان لب و دندان کو	پایا دیکھا اس پہ بہ اور اس شان کو
زید بن ارقم نے یہہ کہہ بعد ازاں	پھر جدا دیدہ سے کیا تو ہو رواں
اور بہایا پھر وہاں میں مار مار	بہہ کے شبیر الم سے دل فگار
زید بن ارقم کا سنکر یہہ سخن	اور رونا دیکھ یا رنج و محن
بولا وہ لعنت نصیب و نامراد	یعنی بدبخت و شقی ابن زیاد
ہے قسم تجھکو خدا سے پاک کے	اشک سے پر آب ہیں انکھیں تیرے
ہوتا نا تو بوڑھا نہ گر اے بیخرد	مارتا گردن تجھے یا رنج و درد
بولا پھر یوں زید ارقم اے خبیث	میں کہوں اب تجھسے دیکھ اپنے حدیث

سو بہت جس سے تھی ازردگی | اور نہایت دلکو افسردگی
دیکہا تہی سرور دارین کو | ہر دو زانو پہ بٹہا سبطین کو
سر پہ اونکی ہاتہ اپنا پہیر کر | یون لگے فرمانے یہ خیر البشر
سونپتا ہون انکو امت ای یقین | سونپتا ہون صالحین کو اور متقین
کہہ تو ای ابن زیاد تیرہ کام | جو امانت مصطفیٰ کی تہی تمام
کیا کیا ساتہہ اونکی تو نی بے پیر | دی خدا انکو جزا ای کار زشت
پہر کہا ای مردمان نابکار | تہی تو ہمت ہہ جو پروردگار
فاطمہ کا تمنے بیٹا مار کر | اور پہر حق چند روزہ عیش پر
ابن مرجانہ کو ای قوم شریر | اپنے اوپر کر لیا تمنے امیر

روایت

کہتے ہین ابن زیاد نابکار | چڑہ کے منبر پر او سیہ دل لگا
خطبہ پڑہکر یون لگا کہنے شتاب | شکر ہے ثابت ہی یا اسد القوی
مستحق کے حق کو ہی ظاہر کیا | اور حق حقدار کو پہنچا دیا
اور یزید اور اوسکے لشکر کو تمام | فتح کامل دی بلطف خاص عام
اور کاذب ابن کاذب کو شکست | دی خدای پاک نی کرشید دست
کفر کی کلمات اکثر اور بہی تہا | لیبنے لگی گا وہ وزیر سے
لا عبد اللہ جو تہا ابن عفیف | دیکہہ اوس بدبخت کا یہہ کار ضعیف

اور وہ کاذب ہے جسنے تجہکو دیے — یہہ امارت پر ضلالت دی ہوی
وای تیرے حال پر اسے پلیا — تو نے قتل اولاد احمد کو کیا
اور اہلبیت کو ای بے ادب — یوں کیا ہے خوار ہو تجپر غضب
اور منبر جو ہے صدیقوں کی جا — تو کہڑا اوسپر جلد آکر ہوا
بولتا ہے اب تو کذب و دروغ — تو نہیں زنہار پاویگا فروغ

روایت

کہتے ہیں سر حضرت شبیر کا — لا عبید اللہ کے آگے رکہا
خون ہوا جاری ہے در و دیوار سے — سب نے دیکہا اپنے چشم زار سے

روایت

کہتے ہیں ابن انس یعنی سنان — قاتل شبیر تہا وہ بدگمان
طالب انعام ہوکر بدنہاد — آیا خوش خوش دل سے پیش ابن زیاد
اور یہہ بیتیں پڑہیں اوسنے پکار — جامہ تن سے تہا باہر نابکار
املا رکابی فضۃ و ذہبا — فقد قتلت الملک المحجبا
سیم و زر سے بہری تو بہر دی رکاب — میں نے قتل ایسا کیا عالیجناب
من صلی القبلتین فی الصبا — قتلت خیر الناس اما و ابا
جو کہ طفلی میں نمازیں پڑہتا تہا — مسجد اقصی و کعبہ میں سدا
قتل ایسے کو کیا ہے دیکہو میں — جسکے ما اور باپ خیر الناس ہیں

قتل ایسی کو کیا ہے دیکھہ ہین — جسکے ما اور باپ خیر الناس ہین

وخیرہم اذ یذکرون نسبا — فی ارض بجند خیرا و بشریا

نجد سے لیکر حرم طیبہ تلک — بلکہ کل روی زمین پر آج تک

جب عبید اللہ نے یہ بیتین سنین — یون کہا ہوکر نہایت خشمگین

جو تو ایسا جانتا تہا اسے پلید — کیون کیا پہر تو نے ایسے کو شہید

پہر قسم کہا کر اوسے کہنے لگا — مجہسے تو خواہان نہون کچہہ خیر کا

بہیجتا ہون تجہکو ہے اب اسکی پاس — کام کیون ایسا کیا نا حق شناس

پہر دیا یون حکم تم اسکو ابہے — قتل کر ڈالو نہ چہوڑو اسکو ابہے

حسب ایماے عبید اللہ آ — سر کیا جلاد نے تن سے جدا

قتل کا انعام اوسکو مل گیا — جیسے کو تیسا کسی نے سچ کہا

روایت

ہے روایت جب ہوئے حاضر تمام — قیدیان اہلبیت ذوی کرام

روبرو ابن زیاد بد نہاد — یون لگا کہنے شقی و نامراد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَکْذَبَ وَاَکْذَبَ

شکر ہے اوس ذات حق کو بیگمان — دشمنون جسنے دین پہنچایان

بولین یون کلثوم اسکی در جواب — شکر ہے رب کا جو ہی عالیجناب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَکْرَمَنَا بِمُحَمَّدٍ وَطَہَّرَنَا تَطْہِیْرًا

الحمد لله الذی اکرمنا بمحمد و طهرنا تطهيرا ۵۵۵

ہم سبھوں کو دی نبوت کی دوام — از طفیل احمد خیر الانام

اور دی ہی ہم کو وہ بنا کر گئے — دوسری کو وہ نہیں حاصل ہوئے

پھر عیسے اللہ بولا اسطرح — نہیں ہے کبھی منصب حق اسطرح

سنکے کہا امت محمد نے تو اللہ

دین دیا کلمہ مرسل اسکو جواب — سن ہمہ کے نزدیک اونکا جواب

سیجمع اللہ بیننا و بینکم — ... بیننا و بینکم

جمع کر باہم کرے حق عدل و داد — تا کہ حاصل رنج ہو ہم ہو دین شاد

فیصلہ تیرا ہمارا ہو دے گا — حشر کی میدان میں ...

کیا کہیگا رو برو حق کی وہان — سر بکر کر رو دیگا تیرہ زمان

کام آویگا وہان مکر و غرور — آج تو چاہے سو کر ہم ہیں حضور

ہم ہیں بیکس ہاتھ میں تیری اسیر — کون ہے بیان اپنا جز نعم النصیر

تو سدا دنیا میں رہنے کا نہیں — آخر اکدن آنا ہے روز یقین

یہ بعد کب تلک ای نابکار — کام آتی کی نہیں یہ زینہار

کیا برائی کر رہا ہی کل تو وہان — عذر سی ہی ہوگا عاجز ناتوان

خوف کر حق کا تو اہی ناحق شناس — کچھ تو کر خیر الوری کی کہہ کا پاس

کیا کہیگا کل کو تو وقت سوال — آگ دوزخ میں تجھی ڈالیں ...

ہو گئے ہیں ہم زین نا جواب باصواب
کیا ہی تنگ اسقدر ا تجہ تا م
چاہا یہہ دیوی عقوبت بر ملا
بات کا عورت کی کب ہی اعتبار
دیکھہ کر پہر سوی زین العابدین
پوچھا ہی کسکا یہہ لڑکا دو بتا
یون لگا کہنی وہ ملعون و شقی
ہین ز نسل فاطمہ خواہان نہین
کر دو ال اوسدم جو وہان موجود تہا
چاہا اوسنے لیکی باہر از مکان
لیکی زینب نی بغل مین ہو کی وہان
کیونکہ ہے باقی رہا یہہ ایک کس
ہے یہی محرم ہمارا ای شقی
ز اہلبیت مرسل آخر زمان
کرنی سی شرم اور حق سی تو ڈر
ظلم اتنا چاہی ہرگز نہین
ظلم کا بیڑا کسی چلتا نہین

بولا یون ابن زیاد پر عتاب
سے دلیری اور تندی در کلام
سنے اوس سی ہیچ ہو کر بولتا
عقل عورت کو نہو ہی زینہار
بولی عبید اللہ سے از روی کین
بولی سب بیٹا یہہ ہے شبیر کا
ہان کرو قتل اس پسر کو تو ابہی
بچ رہی قسم نرینہ سی کہین
حکم یہہ سنکر عبید اللہ کا
خون کردن زین العبا کا بیگمان
بولین پہلے اس سی ہمکو مار ڈال
فاطمہ کی نسل سے ہی اور بس
ہے زیان کر تہے مارا اسکو ہی
ہم بلا محرم رہین جب لا زمان
اتنا اہلبیت پر مت ظلم کر
ظلم ایسے جیا ترہیگا اسے لعین
گاہ ظالم ہو نتا سیدہا نہین

باز آؤ ظلم سے باز آ
ظلم [illegible] نار [illegible]
حضرت [illegible] کی کچھ سی پڑے
اپنا [illegible] ال

ظلم کا انجام آخر ہے برا
جا پڑے گا نار میں ایکبار گے
ہیبت اسکے دل میں کچھ ایسی پڑے
گر پڑا بس خون [illegible] علی ہی وہ دغل

روایت

کہتے ہیں [illegible] ہوا [illegible] سوار
پہنچی [illegible] در [illegible] بلال
رو کے سب [illegible] زار زار
[illegible]
[illegible] السلام [illegible]
اپنی ہاتھوں [illegible] کر [illegible]
[illegible] با قوم [illegible]
ما ذا تقولون اذ قال النبی لکم
کیا کہو گے تم سے جب پوچھے نبی
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جب ہوئے اہل بیت [illegible]
سو [illegible] کو [illegible] حال
یہ کیا کلثوم نے ایک آہ مار
[illegible] ری داسطے
[illegible] ہاتھوں سوا
[illegible] ناحق [illegible]
[illegible] آگے [illegible]
ما ذا فعلتم وانتم اخر الامم
کیا کیا تمنے بس القوم [illegible]
[illegible] قتلی [illegible]
[illegible]
[illegible]

تکو ہے کافی سبھے اجر اہم
جب یہ تحفے سکے بڑہا ذوی الرحم

پہونچے جب پیش عبد الملک
قتیلیاں اہل بیت مصطفیٰ

دیکھ کر جنگ بلایں بس ستم
خوش ہوا دل میں نہایت وہ شریر

تیاں نمایاں اوسکی چہرہ سے سرور
نکلا آپی سینے وہ بدمست غرور

اور وہ پایوں حکم اوس مردود نے
راندہ درگاہ دو المعبود نے

سر کہو تم ان سبہوں کو روز چند
با ہزاراں رنج و کلفت شہر بند

اور شبیر کو نیزہ پہ دہر
سر کو شبیر کے گلیوں میں پہیر و دربدر

حضرت زین العبا کو وہ لعین
لی گئے مشکیں چڑہا از رہ کین

اور جو تھے آل نبی سب بی بیاں
سب کو زنداں میں کیا داخل وہاں

نیزہ پر رکہکر سر شبیر کو
سر کو شبیر کے گلیوں پہرا سب لبو

زید بن ارقم یہہ کرتا ہے بیاں
گذرا دیکھ یہہ سر جو سر ناگہاں

کہ تھے کہ میں بیٹھے تھے چھت پر سدا
پڑہتا تہا یہہ آیت تہا سر شبیر کا

ام حسبت ان اصحاب الکہف والرقیم کانوا من آیاتنا عجبا

رکہتا ہے تو ابھی دل میں کیا خیال
تہا اچنبا غار کہف والوں کا حال

بہیری سن کے دیکھو حالت اس زماں
ہو رہا ہے جلوہ قدرت کا عیاں

پہونچی یہہ آیت مری جس دم بگوش
ہو گئے تن پر سے میری گم ہی عقل و ہوش

یوں کہا میں نے کہ اے ابن رسول
اور شہید مرتضیٰ جان بتول

ہے حقیقت حال تیرا سربسر	اوس میں ہی ہی ازبس عجیب بلکہ غریب

ہو گیا تیرہ جہان انکھوں میں دود غم سی
ذکر آتا جو طرف شام کی چلنے کا بیان

وامر الشقی ابن زیاد بالراس المکرم فدیر بہ فی سکک الکوفۃ ثم ارسلہ مع رؤس سائر الشہداء وسبایا اہل البیت الی یزید ابن معویۃ مع شمر ذی الجوشن وکان بدمشق ثم وجہ ذریۃ الحسین وراسہ مع علی ابن الحسین علیہما السلام

یہاں رد اہی عبید اللہ نی	جو کہ تہے اہل حرم سی قیدیان
اونکو اور سب شہیدوں کی سرکا	با سر شاہ شہیدان جفا
شمر ذی الجوشن کی ہمراہ ای حبیب	بہیجا جانب شام کی پیش یزید
اونہوں نے بے پردگی سی دل فگار	نیزہ پر ابن علی کا سر سوار
اور بیٹیاں و زنان اہل بیت	پہونچیں تہے جس جگہ با غم کشی
آہ واویلا کی بہت سی ہر زمان	پہونچتا تہا خاک سی تا آسمان
پہونچا آخر غم کرتی شین	قافلہ اہل حرم کا شام میں
قافلہ کی پہونچنے کی خبر	تا یزید آئی ہی اوسنے جلد تر
آراستہ گاہ کو آراستہ	لاکہ زیبا و طلوسی خیرا

حسین ہان حاضر تھی سب عطشانی سلام ۔ یوں دیا اوس پر جفائی حکم عام
ہاں سر شہدای دشت کربلا ۔ قیدیان اہلبیت مصطفےٰ
سب کو لاؤ جلد تر میری حضور ۔ ایک لحظہ کا کرو تم مت قصور
سب شہیدون کی اور اہلبیت سب ۔ آئی جب ہم روبرو ہوکر طلب
وہ لعین ایک ایک کا سر دیکھ کر ۔ پوچھتا تھا ہی یہہ کس صاحب کا سر
شمر بھی ہوکر نہایت دل میں خوش ۔ سر کیا شبیر کا لا پیش کش
اور کیا اظہار حال قتل و جنگ ۔ از نہایت افتخار رنگ رنگ
صورت حال اسیران الم ۔ اور سرہای شہیدان ستم
دیکھ کر خوش دل لعین ہوتا تھا یزید ۔ تھی نمایان چہرہ پر فرحت مزید
کربلا کا واقعہ سنکر بگوش ۔ یہہ لگا کہنی خوشی سی کر خروش
لیت اشیاخی ببدر شہدوا ۔ اور تھا مشغول می جام و سبو
وز کمال اہتزاز و ہم نشاط ۔ پڑھتا تھا کہا کہا غذای انبساط
اور دندان و لب شبیر پر ۔ مارتا تھا بید کی لکڑی اشر
اور کہتا تھا کہ ای ابن نبی ۔ یہہ یقین مجکو تھا نہ تمہاری ہی
تا باین سن عمر ہوجی گی تیری ۔ اور خضاب ریش و سر سی ہوئینگی

روایت

کہتی ہین جب سر امام پاک کا ۔ لی گئی پیش یزید پر جفا

بیکی جب ضرب دیکھی برملا — بر لب و دندان سبط مصطفا
اوستی تب با سر و دست ضبط — اوس شقی سی ہو مخاطب یون کہا
کا شوربت تیری ہاتہہ ای روسیاہ — ہی رسول اللہ کے یہہ بوسہ گاہ کو
خوب گست کی ان لب و دندان کے — بوسہ گاہ احمد ذی شان کے
مارتا ہی لکڑی یون ای بی ادب — ان لب و دندان پر ہی یہی غضب
خشمگین ہوکر یزید نابکار — شمرہ سے بولا یون ایک چیخ مار
صحبت ختم رسولان کا شرف — مجکو مانع آتا ہی تیرے طرف
ورنہ گردن مارتا تجکو اب ہی — چھوڑتا ہرگز نہ جیتا تجکو ہے
شمرہ سے یون کہا کیا خوب وا — میری حق مین پاس صحبت کا لیا
صحبت نامے سے کی تو ای اشر — ہی لحاظ صحبت خیر البشر
اور مجکو سے خاص سبط مصطفا — کا نہی پر بتھلا لی ہے جنکو سدا
کچھ لحاظ اس کا نہ آیا زینہار — اونکی ہیبت تہہ ایسا کیا ہی تونی کار
کا ہی کو اب کرے کوئی بشر — کافرو نے صاحب اسلام پر
شمرہ یہہ کہہ کر اوس سے بہر شتاب — اوٹھا اوس مجلس سے کہا کر یہہ جواب

روایت

اور یہہ ور مجالس مین لکہا — جبکہ اہلبیت کو حاضر کیا
تب یزید شوربخت و شمرہ کا م — وقت تہا کہانے کا کہاتا تہا طعام

یون لگا کہنی وہ بازین العبا
پہونچی تیر کیسی تجہی وبلا

اوس سی زین العابدین نی یون کہا
پہونچتی ہی حکم حق سی سب بلا

ما اصابك من مصيبة الا باذن الله

حکم حق ہووی نہ گر اے بیحیا
پہونچی ایک ذرہ نہ تجہی وبلا

یہہ مصیبت ہمیہ جو گذری غوی
ہی بحکم ایزد رب قوی

کسکو طاقت ہی کہ پہونچا ضرر
ہین اوسی کی حکم مین سب نفع و ضر

سوی زینب دیکہہ کر پہر بیحیا
مسخر این وہ یون کہنی لگا

بیٹی شربت سی منگائی ہین ثمر
تجکو دون ہو شوق کہانیکا اگر

فاقہ تہا زینب کو اوس دن تیسرا
کچہہ نہ سمجہین اور کہا اوس سی کہ لا

اوس سیہ دل نی وہین پیالا تہا
سر امام پاک کا آگی دہرا

یعنی رکہا تہہ پر زینب کی سر
اور کہا اوسنی کہ یہہ ہی لو ثمر

دیکہا جب شبیر کا زینب نی سر
بیکل ہوکر مضطرب دل اور جگر

اور تمامی اہلبیت مصطفا
گریہ وزاری سی لیلی حسرتا

رکہی اپنا کلیجہ تہام کر
بیٹہی چپ لاچار حق کی نام پر

وہ شقی ہنستا تہا اونکا دیکہہ حال
اور نہ گذرا دل میں کچہہ اوسکی خیال

لکڑی تہی اک سنگدل لیکر بید
ہونٹ دندان کو لگا کرنی شکست

ایک غلام اوس بیحیا کا تہا کہڑا
دیکہہ کر یہہ ماجرا تہرا گیا

اور لگا کہنے کہ ای خسران مآل	یہہ لب و دندان وہ ہین جن سے محبی جلال
کہ رسول اللہ حبیب کبریا	چومتی تہی پیار سی انکو سدا
اسکو سنکر یون لگا کہنے شقی	مجہکو تو ضد اور عداوت تہی ہی
مین اسی ضد سی یہہ لکڑی ہو قہر	مارتا ہون ان لب و دندان پر
اوس غلام نیکدم نے جو سنا	حیرت و حسرت سی سر اپنا دہنا
خشمگین ہو کر سگے مارہی سر پہ تیغ	اور نہ لایا اپنی دلمین کچہہ دریغ
لیک اپنی زندگی سی بچ رہا	زخم تیغ او سپہ کچہہ کاری ہوا
مارہی چالیس آدمی پہر بعد ازان	راہ حق مین اپنی بہی دی اپنی جان
ہو گیا شمشیر کے سر پر نثار	رحمت حق اوس پہ ہو لیل و نہار

روایت

اور کہتے ہین کہ ایک تاجر یہود	تہا اوسی مجلس مین حاضر با وجود
پوچہا اوسنی دیکہہ سر شبیر کا	ہی یہہ کس کا سر مجہی تو دی بتا
یون یزید پر جفا کہنے لگا	سر یہہ اوسکا ہی کہ تہی وہ جن مین سنا
یہہ خلیفہ کی مقابل آنکر	یون ارادہ رکہتا تہا با کر و فر
اپنی خاطر یون خلافت کا مین تاج	یہہ ہوا جو حال اسکا لاعلاج
بولا تاجر صاحب اس سر کا مگر	کچہہ شرافت رکہتا تہا با صد ہنر
اسطرح جو ای یزید پر جفا	تہی بہری سر مین خلافت کی ہوا

یون یزید پرجفا بولا کہ ہان
پوچھتا تا جرلی کہ ہی نام اسکا کیا
یون یزید بیحیا بولا یہ شبین
اور علیؑ ابن ابیطالب جو ہیے
مان ہی اسکی فاطمہؑ خیر النساء
فاطمہؑ ہی کسکے دختر یون کہا
پس یہودی بولا یہ سنکر مقال
آپکی ابن نبیؐ کا ہی یہہ سر
پس یہودی اسکو سنکر اوس زمان
اور بل و دست تاسف یون کہا
میری اور داؤدؑ کی بیچ لیکے خطا
اور یہودی اب تلک با احترام
اور تمہارا احمدؐ عربی رسول
اس جہانسی کوچ ہی کر گیا
اہلبیت اسکی جو ہین ای نابکار
چشم [illegible] کی شفند
اگر [illegible] دیکہا سنا

ہی بی ہاشمی [illegible] اللہ لنسر جہان
اور کیا نام اسکے ہی مان باپکا
نام اس مقتول کا ہی حسینؑ
باپ ہی اسکا وہ ای پاکیزہ لی
یون یہودی بولا یہہ بہی فہی بتا
فاطمہؑ ہی بنت احمدؐ مصطفا
ہو گیا اب مجکو سب معلوم حال
بولا وہ ملعون کہ ہان ای فہی سیر
ہو گیا انگشت حیرت در دہان
ای یزید اب سن تمہیر اماجرا
ہوا سطہ ہی پیچ [illegible] پشت کا
کرتی ہین تعظیم میری صبح و شام
کل کی ہی یہہ بات ای ظالم جہول
آج تمنی قتل [illegible] کیا
وہ کیا ہی [illegible]
[illegible] ای یزید
[illegible] یزید اس [illegible] دا

روایت

کہتے ہیں جس دم یزید بے ادب — کرکے سر شبیر کا آگے طلب
مسکرایا تو لبی پہ چھڑی لگانے لگا — ایلچی حاضر تھا شام و روم کا
بولا وہ یعنی جو یہ ہیں عیاں — ہے خر عیسیٰ کی جو سم کا نشان
اوسکی زیارت کی لئے ہم سربسر — جاتے ہیں تحفہ تحائف لیکے ہم
اور تعظیم اوسکی لاتے ہیں بجا — جیسے تم تعظیم کعبے کے سدا
اپنی پیغمبر کے ذریت کو آہ — تو نے مارا حیف ہے اے روسیاہ
اور بیبیاں عورتان اوسکی اسیر — کر لئے ہیں تم نے اے قوم شریر
اور جواب بیباک یوں بولا یزید — دل میں ہو کر خشمناک اپنے شدید
تو اگر قاصد نہوتا شاہ کا — تجکو بھی البتہ گردن مارتا
سنکے بیباک شاہ روم نے کہا — شرم تجکو کچھ نہیں آتی ہے کیا
احترام بیباک قیصر کا نگاہ — تو نے رکھا ہے غضب اے روسیاہ
اور تو نے دور کی دل سے بھی — حرمت آل نبی و ہم سبے
پس یزید ناخلف سمجھا صواب — غیر خاموشی نہ پایا کچھ جواب
اور توجہ کرکے اوسنے اوس آن — شرمگین سے ہوئی بیبیان زنان
اور علی زینب و کلثوم کو — یوں کہا اب تم ذرا نزدیک ہو
پیش لے آنا کہ جو زینب کی نظر — بر سر شاہ شہیدان آہ پھر

بولین وا جداہ اور وا احداہ
پھر کہا زینب نی کہا کر نحجاب
تو نی اپنی عمر تو نکوای لعیم
اور دختان رسول ذو الجلال
اونٹو نپر کرکی سوار ای بد مآل
اپنی آگی تو نی بٹھلایا ہی آہ
ہو وی تو ایسی بلا مین مبتلا
غیب سی ایسا پڑی تجپر بلا
آج کیا خوشیان تو کرتا ہی لعین
تو کہان ہی عقل تیری کیا ہوے
اہلبیت مصطفا کو ای لعین
ڈر تو انکی آہ اشرار سی
کل قیامت کو تو کیا دیگا جواب
پس یزید بیحیا نی اپنی خوش
یون کہا سب نی کہی حق بتول
بعد ازان کلثوم با سوز جگر
اور اپنا ہونٹہہ دو نہہ ای باصفا

دست جور دشمنان سی ہین تباہ
یون یزید بیحیا سی کر خطاب
رکہا ہی پردی مین باغو غضب ہیم
آہ یون بی پردگی سی خوا جلال
مجمع مردان مین بی غور ملال
ہو گچھی دوزخ نصیب ای روسیاہ
کو لی سیا تہی ہونہہ تیرا مطلقا
دمبدم تجکو رہی رنج ملال
کل کو روویگا بہت تو شک نہیں
ہی جنا خوش تو ذرہ ہی نا کسی
یون جو ہی تو نی کیا خوار و حقیر
ہو ویگا برباد تو گہر بار سے
عدل کی جب کہولی جاویگی کتاب
پوچھا یہہ زن کون ہی ضیا خیر و
نام زینب خواہر ابن رسول
گرپڑین اوٹہہ کر سر شبیر پر
اور انکی ہونٹہہ اور موں پہ حسرتی ملا

جوش خوں دل میں ہے ہو بیہوش فرش ‌ ‌ گر پڑیں روئے زمیں پر کہا کہ عرش

جسکو آتے ہوش میں شب بد دعا ‌ ‌ کرکے در حق یزید پر جفا

یوں کہا حق ای یزید بوالفضول ‌ ‌ کچھ نہ دنیا سے ہی تجھے ہو حصول

اور جیسا تو نے مجکو ای یزید ‌ ‌ ڈالا اس رنج و بلا میں ہی شدید

تو بھی در دنیا عقوبت اے شقی ‌ ‌ دیکھیو مت روئے راحت کے کبھی

اور یہی دنیا میں تو جبتک حیات ‌ ‌ پائیو مت کبھی غم سے نجات

اور جب دنیا سے ہو تیرا سفر ‌ ‌ تیرا مسکن ہیو جہنم نار سقر

ایکدم تجکو نہ راحت ہو جیو ‌ ‌ دمبدم تجکو قیامت ہو جیو

ہو نہ فرصت تجکو کلفت سے کبھی ‌ ‌ ہو نہ ہرگز تجکو جنت سے کبھی

کل کرے گا کم بخت کیا دیگا جواب ‌ ‌ اسکے بدلے تجکو ہو جیو عذاب

بھول جاویگا یہ سب مکر و غرور ‌ ‌ ہر طرفسے ملیگی تجکو درد و دور

پوچھا پھر اوس جیالی در دنیا ‌ ‌ پھر یہی کہا اخت شاہ کربلا

بولی سب ان ہیں یہی شبیہ رسول ‌ ‌ کہتی ہیں کلثوم اسکو ہی عقول

دیکھکر پھر سے زین العابدین ‌ ‌ پوچھا یہ لڑکا ہے کسکا دلنشین

بولی سب نام اسکا زین العبا ‌ ‌ پوتا حیدر کا ہے شبیر کا

وہ شقی بولا کہ ہیں ہی سب سنا ‌ ‌ ابن ابن مرتضیٰ مارا گیا

سنکے اوس بانو کو دن قہر کا ‌ ‌ یہیں ابن مرتضیٰ کی ہی لب

کل کو ای کم بخت کیا دیگا جواب
اسکے بدلی جبکہ ہو بجز عذاب

بھول جاویگا یہہ سب مکر و غرور
ہر طرفسی ہوگی تجکو دور دور

پوچھا پہر اوسن بحیائی دو بتا
یہہ بہی ہی کیا آغشتہ کربلا

بولی سب اہل بیت یہہ بہی دخت بتول
کہتی ہین کلثوم اوسکو ذی عقول

دیکہہ کر پہر سوی زین العابدین
پوچھا یہہ لڑکا ہی کسکا دلنشین

بولی سب نام اسکا ہی زین العبا
پوتا حیدر کا پسر شبیر کا

وہ شقی بولا کہ ہی یہی شنا
ابن ابن مرتضا مارا گیا

سب نے اوس ملعون کو دی یون خبر
تین ابن مرتضا کے تہی پسر

ہی علی اکبر تو اوس پہلے کا نام
دوسری ہین یہہ علی اوسط بنام

عرف مین کہتی ہین زین العابدین
ان دو نامون کو تو کو طالع نشین

یاد کر اب تیسری لڑکی کا نام
سکتے ہین اونکو علی اصغر تمام

اصغر و اکبر یہہ دو مارے گئے
اوسط از باعث مرض باقی رہے

یعنی زین العابدین جو ہین حضور
تہا یہہ بیمار لیکن جان با الغرور

اسکو ہم لائی یہان کرکی اسیر
سکتے ہی لا یون نہ پیدل شتر پر

رکہتا ہی کچہہ تو بہی اسکی خبر
چاہتا تہا اسطرح تیسرا پدر

کر خلافت کی ہین مسند پر نشست
طور پر اپنی کرون سب بندوبست

اور خطبہ بر سر منبر تمام
ہر جگہہ جاری ہو میری سکے نام

شکر ہی ور حضرت رب العباد — کہہ یہ اوسکی دل کی تہا ہی مراد
تب علی اوسط نی اوسکو یون کہا — ای یزید بے حیا و پُر جفا
پنبہ غفلت تو کانون سی نکال — اور اسکو بس تو دانا رکہہ خیال
تو جی کہہ یہہ جو کہ ہین منبر سے گہی — ہین ہماری جد واب کی بابت سے
رکہہ گئی ہین باتیری جد و پدر — جس لئی دعوی ہی تجہکو اسقدر
اور خلافت اور امامت بیگمان — ہی ہماری باپ دادا کی ازان
کہ جنہون نی ور رہ رب العباد — تہی حق سے کیا ہی بس جہاد
باکہ تیری باپ دادا کو سوا — کرتے تہے جو شرک ور راہ خدا
ہو نا ہی فیصل یہہ ور روز جزا — پاویگا اپنی کئے کے تو سزا
پڑہ کی یہہ آیت کری ختم کلام — از سیعلم الذین تا تمام

وسیعلم الذین ظلموا اے منقلب ینقلبون ط ط ط ط ط ط

اسو ... گے ظالمان معلوم سب — کہ اوٹہتے ہین یہہ کس کروٹ ہین اب
پہر یزید ناخلف نی یون کہا — حکم کارندون کو اپنی یون دیا
جو کہ اہلبیت سی ہین قیدیان — اوتری جس جا انکو لیجا وہان
اور تم لشکر و سر شبیر کا — ہر در شہر دمشق اسوقت جا
تین دن لشکار ہا کہتے ہین سب — ہر در شہر دمشق ای باخبر
پہر سر شبیر وآل سعد ... — سوی طیبہ شام سی پہونچا پیام

پهر سر شبیر و آل مصطفی	سوی طیبہ شام سی پهونچادیا

اور وہ راضی و خوش ہوا یزید بد کا ہوا تا کور ہی بر قتل حسین وہی شان

گو کہ یہہ جتنی روایت ہین معین	بعض اوسمین ضعف سی خالی نہین
لیک اسمین شک نہین اک [illegible]	تہا یزید با خلاف [illegible]
اور راضی قتل پر شبیر کے	اور خواہان خوار کا شبیر سے
ہے یہی مختار مذہب لا کلام	اہل سنت اور جماعت کا تمام
جو کتابین معتمد ہین جسقدر	قتل مفتاح النجا ہی خوش سیر
اور جون تکمیل ایمان بیگمان	اور از اسفار دیگر غیر ازان
باشواہد اور دلایل [illegible]	ذکر اوسکا ہین ایسی ہی ہی رکہہ خبر
[illegible] باعث [illegible] کیا	لعن ان ملعون شقی و ناسزا
اور [illegible] تو جان	اور جمیع اوستاد کا بہی بیگمان
اور وہ راضی و [illegible] ہوا	قتل حضرت ہین مزید [illegible] سمجہا
صرف [illegible]	قصر کا ہے قصور ای خوش خصال
[illegible] ایسا قصور ای باخبر	[illegible] قصور اوس [illegible]
جیسا [illegible] شہ عبد العزیز	ہے عقیدہ [illegible]
حاشیہ ہین اوسکی فرماتی ہین یون	کلمہ [illegible] بولے جسکو [illegible]
کلمہ اس التحفہ کا عام	ہے کہا [illegible] تمام

اور سکتا ہے زیادہ بھی تصریح سی
قاعدہ عربی کا بتلایا سمجھ

لیس تشبیہ کے بھی ابہام میں
جو کہ تشبیہ وہ نہیں کلام

ہوتی ہے بھی یوں کے تقریر میں
جوں غشیہم کے بھی تفسیر میں

فغشیہم من الیم ما غشیہم

حق ہی اور حق زیادہ ہی ذی شعور
کہتا ہے بعض الفت ہے قصور

کس لئے کہ ہے جزا مطلق سقر
قتل مومن کے لئے بس اس قدر

جیسے فرمایا ہے رب العالمین
سن کہیں تا طمع عقل متین

ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاءه جہنم خالدا فیہا وغضب اللہ
علیہ ولعنہ واعد لہ عذابا عظیما

ختم تشبیہ قتل مومن کا کیا
شدائد اوسکے جہنم سے سزا

اور غضب اور لعن ہے اللہ کا
اوسکی اور جہنم کے بھی بیچ تھا

اور بھی اوسکی لئے بس کیجئے بار
ہر گھڑی ہر لحظہ ہر دم بے شمار

اور کہا اس قتل میں ہے یہ یزید
زیادتی پر زیادتی اور بس مزید

یہ بیان کہ تشبیہ زیادتی ہے
غیر اوسکے کو نہیں حاصل ہوئے

وہ زیادت یا اوسکی استحقاق پر
ہے نہیں اسکی عوالم تا بہ

ساتھ خبر کے ہے علم الخبر
اختصاص اوسکا وہ بھی پائے اگر

[illegible]
ختم شد واللہ اعلم بالصواب

اسمین ہوتا ہی بیان دفن سر پاک امام
با روایات صحیح و خبر صدق بیان

دفن مین ہی اگرچہ سر کی اختلاف
پر جو کچھ تحقیق ہی وہ یہہ ہے صاف

دفن سر حضرت مدینہ مین ہوا
پر بقیع طیبہ مین کوفہ سے آ

جیسا ہی قرطبی سی نقل دید
پہونچا سر طیبہ مین اور حکم یزید

اوسکو پہر دیکر کفن نہلا دہلا
فاطمہ کے پاس مدفون کر دیا

یہہ خلاصۃ الوفا سے ہی خبر
کربلا مین سر ہی اور طیبہ مین سر

پر بقیع طیبہ مین مدفون ہوا
پہلوی شبیر مین سر شبیر کا

اور جو کہتی ہین کہ ہی سر آ گیا
کربلا مین وہ نہین ثابت ہوا

بعضی یون کہتی ہین کہ اوسکو شہید
تہا خزانہ جو کہ مملوک یزید

اوس مین سر تہا انکا یہان پڑا
اوس شقی مردود کا رکہا ہوا

یہان تلک عبد الملک کا جب پسر
تہا سلیمان نامی بیٹہا تخت پر

اور ہوا نصب ملک اوسکی ملک سب
اور خزانہ آیا پہر کل کا سب

سر شہید کربلا سی باخبر
اوسنے اپنی مرد بہیجا پاس سر

رہگئی تہی صرف باقی استخوان
تہا نہ باقی پوست کا اور نشان

مل کے خوشبو اور عطریات تام
اور کفن دیکر بعزت و احترام

تہا سلامت رکہا ہو وہان ستہرا
دفن اوسمین کر دیا اور بہی اوسا

روایت

گئے ہیں وہ کہا سلیمان نے جواب
افتخار انبیا کو ہے حجاب

پھر کہا مانی ہیں اوسکی حال پر
شفقت و الطاف بحد بیشتر

پوچھا پھر جاکر سلیمان نے شتاب
دی حسن بصری نے یوں تعبیر خواب

تجھ سے کچھ پیدا بد ہو کر ہی احسان ہوا
بس بحق اہل بیت مصطفےٰ

یوں سلیمان ابو المحقق ای سعید
تہا خزانہ جو کہ سلوک ہر بد

تہا [illegible] ابن مصطفا
اوسمیں نہاں ہیں اوسکے [illegible] تہا

ملکی عطر اور دی کفن با صد نیاز
دفن ہیں نے کر دیا پہرہ کر نماز

تب حسن بصری نے یہ سنکر خبر
یوں کہا البتہ اعالے گہر

کار یہہ تیرا ہوا ہو ہے ربا
موجب خوشنودی خیر الورا

اور یہی اکثر روایت ہیں صریح
قول پہلا ہے ولیکن ہے صحیح

یعنے ہے مدفون سر شبیر کا
طیبہ میں جو ہے بقیع ایک پاک جا

سب بیان اسمیں کہ و زینت زہرا ام
لاکے [illegible] ہے سو [illegible] مدینہ کو روا

گئے ہیں جس [illegible] اہل بیت سب
راہ سے طیبہ پہونچے با صد [illegible]

تب [illegible] اہل کین نے ای [illegible]
ساتہہ ہیں [illegible] کو [illegible] سواله

کر یقین [illegible] ہیں کہہ دیا
یو مدینہ میں [illegible] بھیجا کہ آ

الغرض پہونچا شام میں زین العبا
اور لیکر سر شہیدوں کے تمام
راہ میں اطلبہ ہوئے زار و نزار
اور یہہ چلنا بھی کچھہ عاری نتھا
اس طرح سے ابن جوزی کا کلام
اور یہہ ہے مارکو راوسنجار کہہ تو یاد
اب مسلم تم اوسکو رکہہ کر دل کا گوش
ہے تعجب کہ نہ اسمیں جاوید
جرم گر یہہ اوس سے ہی سرزد ہوا
پر یزید بھیجا کے گہر سے
مار کر لکڑے وہ دلمیں خوش ہوا
اور اہل بیت کو کر کے سوار
اور سر شبیر کا ہمراہ کر
کچھہ نہیں مقصود تہا اس سے مگر
دل میں اوسکے کینہ یہہ ہوتا نہ گر
اقربا کا اوسکی روز جنگ بدر
یعنے اوسکی اقربا وں بدر کے

بے سر ہ شہید کر بلا
با جمیع اہل بیت و کرام
با یتیمان و زنان دل فگار
خلق خواری و ذلت سے ذرا
وانگہ اسباب کے اوپر تمام
جس جگہ ہے ذکر جور ابن زیاد
اوس کا یہہ مضمون ہی ہی با کینہ ہوش
تہا عبید اللہ سنفا و یزید
کچھہ تعجب کے نہیں ہی اسمیں جا
دیکہہ کر آتا تعجب ہے یہہ
پر لب و دندان سبط مصطفے
اونٹوں پر بہی پردگی سی دلفگار
سوی طلبہ بہیجا ذلت سی بہ شہر
تہا فضیحت کرنا بس مد نظر
اور عداوت جاہلیت کا اثر
کفر کے باعث ہوا تہا خون جو
کافروں کے ساتہہ نبی یا سی ہی

تو ہر آئینہ وہ سر کٹے بے سخن
اور کرتا دفن اوسکو وہ جہول
لیکن اوسکے دل میں تہا کینہ یہہ
آخرش جب جانب طیبہ چلے
تو وہ ہی نعمان جو تہا ابن بشیر
سو سعادت دارین کا خواستگار
پیش آیا وہ بعز و احترام
اہلبیت مصطفا کو اوسنے لا
جبکہ پہونچی یہہ مدینہ میں خبر
آتی ہیں سب شام سی لوٹی ہوئے
اور استقبال کو دائی تمام
دیکہکر ذریت آل عبا
کہا کہوں گذرا جو کچہہ اونپر ملال
رنج و غم سے ہر کوئی گریان ہوا
یہان تلک روئی کہ دریا بہہ گیا
ہر کسی تہی غم میں ہوکر بیقرار
دیکہکر بیحد اندوہ بکا

کرتا تعظیم اور یہی دیتا سخن
اور نکو بی کرتا با آل رسول
پیش آیا یوں جو با آل نبی
اہل بیت مصطفے سب شام میں
تہا لعین امر یزید بے پیر
راہ میں با حسن خدمت اور وقار
اور بجا لایا اطاعت بیہہ تمام
شہر طیبہ میں غرض پہونچا دیا
اہلبیت سید خیر البشر
دوڑی طیبہ سے سبہی چہوٹی بڑی
آل و انصار و مہاجر خاص و عام
اک مصیبت کی بلا میں مبتلا
خارج از شرح و بیان ہی یا اونکا حال
اک سی غم کے جگر بریان ہوا
اور دیکہکر ہر ایک کلیجہ رہ گیا
پہوڑا دیوار و لنسی شہر کو بار زار
ملتی تہی اور روتی تہی ارض سما

کہون تہا اوسدم تہا چشم تر | درد دل سے اس الم کے سربسر
شور و واویلا کا اور آہ و حنین | فرش سے جاتی تہی تا عرش برین
قدسیان عرش بہی تہے زار زار | اس ستم کی تیغ سی ہو کر فگار
اوسگہڑی تہا طرفہ تر ایک ماجرا | ظاہر اتہا فتنۂ محشر بپا

روایت

کہتی ہین جو کچہہ مصایب کے بلا | گذری ہی روز وفات مصطفا
گذری اوسدن وہ مصیبت جاندوز | با غم و آلام و رنج و تپش و سوز
شام سی جسدن کہ آئی تہی گہر آہ | شہر طیبہ مین زبس حال تباہ
با اسیر زین العابدین | اور یتیمان و زنان اندوہگین
تہا مدینہ مین بپا شور و شغب | آہ و فریاد کا بپا تہا لگ کہ سب
دیکہہ اسکو جملہ ارباب دین | تہی بصد درد و الم اندوہگین
اور غم و غصہ سی تہے ساری حزین | جسقدر تہی از کہین و مہین
اور گذرا جب کہ ام سلمہ پر | کیا کہین اوس حالت سی مین تمکو خبر
سب یتیمان و زنان کو بار بار | روتی تہی لیلی بغل مین زار زار
پہاٹک در روضۂ حضرت رسول | ہمرہ ذریت حضرت بتول
پہونچکر زار و حزین حال تباہ | کہتی تہین یون بازبان حال آہ
کہتی تہین لیلی بغل مین بار بار | ام سلمہ ہو نہایت بیقرار

روضے سے یا رسول اٹھیے کال
تنگ ہوکر دشمنان دین سے
کیسی آئی ہاتھ سے امت کے زار
سینہ شق ہے شکستہ دل خستہ جگر
نیم جان و جان بچشم و چشم زار
دیکھیے لو امت کی خوبی آپ کے
تیری اہلبیت آئی جس طرح
جس طرح آئی ہیں یہ غمگین زار
لٹ گئی ہے دولت اولاد آہ
خوب خدمت کی تیری امت نے آہ
کیا کہوں کس سے کہوں بولوں میں کیا
روتی روتی ام سلمہ تھک گئیں
درد غم کا دل پہ یہ صدمہ پڑا
ایک لحظہ نیم جان تڑپا کریں
ہوگئی آخر کو غالب بیہوشی

دیکھیے اہلبیت کا تو اپنی حال
شہر میں آئی ہیں کس آئین سے
چشم پر نم دل پر از غم جان نزار
آہ سرد و رنگ زرد و چشم تر
سر برہنہ نالاں پریشان سوگوار
کیسی گت کی تیری اہلبیت کی
کوئی مت ہو جو جہاں میں اس طرح
کوئی دنیا میں نہ ہوگا سوگوار
اور ہوا باغ امامت سب تباہ
لوٹ گھر کر دیا تیرا تباہ
حسرت و غم سے میرا دل ہے بھرا
ہچکیاں دم گھٹ گئے آخر لگ گئیں
گر پڑیں روی زمین پر تڑپڑا
ہو گئی مضطر دست و پا مارا کریں
دیر تک طاری رہا حال غشی

واقعہ اس واقعہ کی ہیں جو کچھ خبر
اس جگہ سے اب ادب اختصار کا سوا ہی سا

اب تو سن حال وقایع کربلا | اور مصائب اہل بیت مصطفا
جسکے لکھنے سے قلم کا دل ہو خون | اور زبان نطق گنگ ہوی سنیون
اور بیان سے جسکے ہو چشم دوات | سب حجیون اور سچیون کی صفات
وہ نہین یہہ ذکر ہی عالی اذکا | حیطۂ احصا مین کب آوی سما
بلکہ ہی باہر ز مقیاس قیاس | ہمت تاب بیان ہی بی اساس
اس طرح فرماتی ہین عبد العزیز | سن بگوش جان و دل کر کی تمیز
یہہ خبر دینا رسول اللہ کا | اس وقوعہ سی سبب اسکا یہہ تہا

وأما اخبار النبي صلى الله عليه وآله وسلم بهذه الواقعة الهائلة من جهة الوحي بواسطة جبرئيل وغيره من الملائكة فمشهورة متواترة

پر رسول اللہ کا دینا خبر | اس وقوعہ ہائلہ سی پیشتر
اس سبب سی تہا کہ جبریل امین | وحی لاتی چند بار اسمین مبین
اور بہی لاتی ملائک یہہ خبر | پس تواتر سی وہ ہی مشہور تر

من ذلك ما اخرجه الطبراني عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال اخبرني جبرئيل ان ابني الحسين يقتل بعدي بارض الطف وجاءني بهذه التربة فاخبرني انها مضجعه

کچھ ہین اسمین حدیثین بیشتر | یہہ حدیث اون سب سے ہی مذکور تر
کی روایت اسکو طبرانی نے ہی | عائشہ صدیقہ سے اوس نیک پی
یہہ بعینہ دو جہان نے ہی کہا | دی خبر جبریل نے یہہ مجکو آ
یہہ میرا بیٹا حسین باشعور | میری پیچھے مارا جاویگا ضرور
در زمین طف کہ اب مشہور ہے | وہ بنام کربلا اے نیک پے
اور یہہ مٹی دی وہین سے مجکو لا | مجھسے پہر روح الامین نے یون کہا
لیٹنے کی ہی جگہہ اونکی یہہ ہے | میری کہنے مین نہ سمجھو شک کبھی

روایت

وَمِنْهُ مَا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ
الْحَارِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أَتَانِي جَبْرَائِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أُمَّتِي سَتَقْتُلُ ابْنِي
هَذَا يَعْنِي الْحُسَيْنَ وَأَتَانِي بِتُرْبَةٍ مِنْ تُرْبَةٍ حَمْرَاءَ

ہی اوسی کی یہہ خبر اے نیک پے | دی ابو داود اور حاکم نے ہے
ام فضل بنت حارث سے خبر | اسطرح فرماتی ہین خیر البشر
پاس آئی میری جبریل امین | پہر ہوا اسطرح وہ مجھسے سخن
مار ڈالی گی میری امت قریب | اس میری شہزادے کو نصیب

روایت

واخرج احمد ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قال لقد دخل علی البیت ملک لم یدخل علی قبلها
فقال لی ان ابن بنتک هذا الحسین مقتول
وان شئت اریتک من تربة الارض التی یقتل
بها فاخرج تربة حمراء

یہ روایت احمد حنبل کی
اک فرشتہ آیا ایکدن میرے گھر
دیکھکر سوے حسین اوسنے کہا
خاک وہاں کی جسجگہہ ہوئیگا قتل
پھر نکالی اوسنے تھوڑی سرخ خاک

اور مصطفی سے کہا تھی حضرت سے
یہ کہا کہ ہی آیا اوس سی پسر
مارا جاویگا یہ بیٹا آپ کا
آپ چاہیں تو دکھاوں آپکو
ہوگیا دل میرا اوسکو دیکھ چاک

روایت

واخرج البغوی فی معجمه من حدیث انس قال استاذن
ملک المطر ربه ان یزور النبی صلی اللہ علیہ وآلہ و
والنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی بیت ام سلمة فقال یا
ام سلمة احفظی علینا الباب لا یدخل احد فبینا هی

فوثب علی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فجعل
رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یلثمه ویقبله
فقال له الملك أتحبه قال نعم قال إن أمتك ستقتله
وإن شئت أریتك المكان الذی یقتل به فأراه فجاء
بسهلة أو تراب أحمر فأخذته أم سلمة فجعلته فی ثوبها
قال ثابت کنا نقول إنها کربلاء وأخرجه أیضا
أبو حاتم فی صحیحه وفی روایة أحمد فی زیادة
المسند قال فشمناه لی کفا من تراب أحمر

ہی حدیثوں میں انس سے یہ لکھا — بغوی کی معجم میں ہی ایسی کہا
گوش دل سے سن کہ کہتے ہیں انس — تھی رسول اللہ کی یار و ہمنفس
مینہ کہ باران کی موکل نے لیا — اذن رب سی ایکدن اس باکا
میں کرون زیارت رسول الہ — پس اجازت اوس فرشتہ کو ہوی
حضرت ام سلمہ کی گھر تھے رسول — اوسگہری کی اوس فرشتہ کی نزول
ام سلمہ سے کہا کہنا خبر — کوئی باہر سی نہ یہان آوی نظر
بیٹھی تھیں دروازہ پر وہ پاسبان — کہ اسی اثنا میں کہ ناگہان
حضرت شبیر سبط مصطفا — زور سی داخل ہوئی بس گہر میں آ
بیٹھ گئے حضرت کی اوپر گود میں — اور بغل میں آپ لیکر چومتی

تب فرشتے نے کہا ہاں شاہد ہیں
آپ نے فرمایا اسکی در جواب
یوں فرشتے نے کہا ابا الطیب
آپ چاہیں تو دکھاؤں وہ مکان
پھر دکھائی آپکو لاکر ذرہ سے
ام سلمہ نے پھر اسکو لے لیا
ہم کہا کرتے تھے ثابت نے کہا
اور صحیح میں اپنی ابی شیبہ نے
اور امام احمد کے بیٹے نے بیان
کی یہ ہو مورد رسول نبی شرف
زیادۃ المسندین میں ہی ارتیاب
یعنی فرمایا رسول اللہ نے

آپ کرتے تھے پیار میں انکی تئیں
ہاں میں انکو چاہتا ہوں بیحساب
مار ڈالی آپ کی امت قریب
پانچ یہ ہے آپکا بیٹا جہان
سرخ مٹی یا کہ بالو وہ دری
آپ کی کف میں سے دو دیا
اسکی وہ شاہد میں کربلا کی
کی روایت ابو حاتم نے بھی
یوں کیا ہی زیادۃ المسندین حبان
پھر بھی وہی سرخ مٹی ایک کف
یہ عبارت جاتی سہلہ اور بیدا
ایک کف وہی سرخ مٹی لا بھی

روایت

واخرج الحاکم والبیہقی عن ام الفضل بنت الحارث قالت دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوما بالحسین فوضعته فی حجره ثم حانت منی التفاتة فاذا عینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تہریقان من الدموع فقال اتانی جبرئیل فاخبرنی ان امتی تقتل ابنی هذا واتانی بتربة من تربته حمراء

اور کہا یہہ بھی حاکم نی جان ام فضل بنت حارث سی بیان
مین گئی تھی ایکدن حضرت کی یہان حضرت شبیر کو لیکر مین ہان
اپنی حسین پاک تن کو رکھدیا گود مین حضرت کی بیٹی پھر یا
پھر یکایک جو پڑی میری نظر دیکہا مینی مصطفا کو چشم تر
بہتی ہین آنکہون سی آنسو بیشمار مینی پوچہا یا نبی تم کیون زار
اور کیون ہی بیقراری اسقدر تب یہہ فرمانی لگی خیر البشر
دی ہی یہہ جبرئیل نی مجھکو خبر آہ یہہ جو ہی مرا لخت جگر
مار ڈالی گی اسی امت میری اور مٹی سرخ وہانکی مجھکو دی

روایت

واخرج ابن راهویه والبیهقی وابو نعیم عن ام سلمة ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم اضطجع ذات یوم فاستیقظ وهو خاثر وفی یده تربة حمراء یقلبها قلت ما هذه التربة یا رسول الله قال اخبرنی

اخبرنی جبرئیل ان ھذا ابنی الحسین یقتل بارض العراق وھذہ تربتھا

اور بیان کرتی ہیں ابن راہویہ — یہ روی ہی مردوم رحمۃ اللہ علیہ
بیہقی اور ابو نعیم ای بیان جان — ام سلمہ سے یہ کرتی ہیں بیان
سوتی تھی گھر پہ ایکدن مصطفا — دا ایما صلوا علیہ والثنا
لیں ہوئی بیدار حضرت ایکبار — اور تھی آپ اوسگھڑی غمگین و زار
ہاتھ میں تھی سرخ مٹی آپکے — اور ادلتا پلٹا اوسکو کرتی تھی
میں نے پوچھا یا رسول مجتبےٰ — وہ مجھی انکا ہی یہ مٹی ہی کیا
بولے دی جبرئیل نے مجھکو خبر — یہ جو ہی بیٹا میرا اور نظر
قتل ہو یعنی حسین اندر عراق — اوس زمین پر نام ہی جسکا عراق
اور یہ ہی مٹی وہیں کی سرخ رنگ — جسلئی ہی دل میرا کلفت سے تنگ

روایت

واخرج البیہقی وابو نعیم عن انس قال استاذن ملک المطر ربہ ان یاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فاذن لہ فدخل الحسین فجعل یقع علی منکب النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم فقال الملک اتحبہ قال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال

الاملاک الجنة قال النبی صلی الله علیه وآله وسلم نعم قال فان امتک تقتله وان شئت اریتک المکان الذی یقتل فیه فضرب بیده فاراه ترابا احمر فاخذته ام سلمة فصرته فی ثوبها وکنا نسمع انه یقتل بکربلاء

بو نعیم بیہقی نے از انس — یوں روایت کی کہا حضرت نے بس

اذن باران کے فرشتہ نے لیا — آوے تا بیٹھے رسول کبریا

پس خدا سے اذن اوسکو ہو گیا — آیا وہ در خدمت خیر الوریٰ

پھر حسین اس درمیان میں او نکلے — جھومنی حضرت کی سونڈھی پھر لگے

اوس فرشتہ نے یہ پوچھا باوقار — آپ اس لڑکے کو کیا کرتے ہیں پیار

آپ بولے ہاں کہا اوسنے سنیے — مار ڈالی گے اسی امت نبی یہ

اور دکھاؤں آپکو چاہیں اگر — وہ مکان یہ قتل ہو جس جا پر

اوسنی پھر ہاتھ اپنا مارا سنگ — آپکو دکھلائی شی سرخ رنگ

ام سلمہ نے پھر اوسکو لے لیا — باندہ کر کپڑے میں اوسکو رکھ دیا

ہم سنا کرتے تھی راوی نے کہا — کربلا میں قتل ہو شبیر کا

واخرج ابو نعیم عن ام سلمة رضی الله عنها قالت کان الحسن والحسین یلعبان فی بیتی فنزل جبرئیل فقال یا محمد ان امتک تقتل ابنک هذا من بعدک واومی الی الحسین واتاه بتربة

وبلاءٍ وقال یا ام سلمة اذا تحولت هذه التربة دمًا فاعلمی ان ابنی قد قتل فجعلتها فی قارورة

ابو نعیم اس طور کرتا ہے بیان / ام سلمہ سی وہ یون کہتے ہین ہان
گہر مین تہے کہیلتے سبطین تہے / جبرئیل آکر کے یون کہنی لگے
یا نبی قتل آپکے امت کرے / آپکی اس بیٹے کو بعد آپکے
اور اشارت کی طرف شبیر کے / اور تہوڑے سے مٹی لا حضرت کو دیے
سو نگہہ کر حضرت نے کیے یہہ گفتگو / آتی ہی رنج و بلا کی اس مین بو
اور کہا ای ام سلمہ جب کہ ہو / خون یہہ مٹی تو اوس دم جانیو
کہ ہوا قتل آج ہے میرا / شیشہ مین مٹی رکہہ لیے اودہا
ہو نہ پوشیدہ کسے پر یہہ کلام / ذکر ہے یہہ ام سلمہ سے تمام
جب ہوا قتل حسین ابن نبی / خاک وہ رکہتی ہوئی خون ہے گئی
اور ہے بعضے روایت مین لکہا / جای لفظ خاک کے سنگریزہ کا
ہے بیان روح الامین نے لا دئیے / سنگریزہ مقتل شبیر کے
سنگریزہ وہ رسول اللہ نے لے / ام سلمہ کے حوالہ کر دئیے
اور کہا جب یان سی ہو جارے لہو / قتل ہونا جانیو شبیر کو
ام سلمہ کہتی ہین مین لیے یہ سو / رکہولا شیشہ کے تئین عشرہ کے روز
دیکہا جارے سنگریزون سے لہو / ہو گیا اس خون سے ہر ذرہ سبو

ام سلمہ سے ہی یہ بھی تذکرا	قتل تہا جس شب ہوا شبیر کا
اپنی کانون سے سنی میں نے صدا	اور نہ گوینده نظر مجھ کو پڑا
درد و غم سے ہو نہایت بیقرار	کہتا تہا یہ شعر پر غم بار بار
ایها القاتلون جهلاً حسینا	ابشروا بالعذاب والتنکیل
اے کشندان حسین مرتضا	مژدہ ہو تمکو عذاب نار کا
اور ہووے مژدہ بند گران	بس بری جہل وفساد آتی ہیں یہان
قد لعنتم علی لسان داؤد	وموسی وحامل الانجیل
تم ہوے ملعون اے قوم قبیح	بر زبان موسی و داؤد و مسیح

اخرج ابن عساکر عن محمد ابن عمر ابن الحسن قال کنا مع الحسین بنهر کربلاء فنظر الی شمر ذی الجوشن وقال صدق الله ورسوله قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم کانی انظر الی کلب ابقع یلغ فی دم اهل بیتی وکان شمر ابرص

اور کیا ابن عساکر نے بیان	پوتے ہیں حضرت حسن کے بیگمان
نام ہے اونکا محمد بے سخن	تھے عمر کے بیٹے وہ ابن حسن
یون اونہون نے کی داستان مذکور	ایکدن ہم ساتھ تھے شبیر کے
کربلا کی دو طرف نہرون کے اوپر	شمر ذی الجوشن کی جانب دیکھکر

یون لگے فرمانے شبیر بتول	سچا ہی اللہ اور دونکا رسول
یون رسول اللہ نے فرمایا کلام	مین نے دیکھا یہہ کہ گویا سگ تمام
بر الوہو مین اہلبیت کے	ڈالتا ہی مونہہ سگ ابلق تری
تہا جو کوڑہی شمر ذالجوشن لعین	تہی دو رنگی اوسمین پیدا بالیقین
یعنے جو شمر لعین مبروص تہا	تہی برص کے داغ تن پر جابجا
اوس سے تہی پیدا دو رنگی لاکلام	تہی سگ ابلق سی بس تشبیہہ تمام
اور فی الواقع کہ یہہ ملعون لعین	نسبت اوروں کی زیادہ تہا حزین
خون اہلبیت مین دلسی سدا	مخبر صادق نے ہی جیسا کہا

روایت

واخرج ابن السکن والبغوی فی الصحابۃ وابو نعیم من طریق سحیم عن انس ابن الحارث رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول ان ابنی ھذا یقتل بارض یقال لھا کربلاء فمن یشھد ذلک منکم فلینصرہ فخرج انس ابن الحارث الی کربلاء فقتل بھا مع الحسین علیہ السلام

یون روایت کرتا ہی ابن سکن	اور بغوی در صحابہ بھی حسن
بو نعیم اس طور کرتا ہی بیان	از سحیم راوی صادق بیان

یوں انس حارث کی بیٹی نے کہا | ہیں نے حضرت کو سو فرماتی سنا
کہ یہہ بیٹا قتل ہووے گا مرا | اوس زمین میں نام جس کا کربلا
پس جو کوئی تم سے وہاں موجود ہو | اوسکی نصرت خاں و دل سے کیجیو
سو انس ہمراہ شاہ کربلا | راہی جنت ہوئے کر جاں فدا
بر کیے مخفی و پوشیدہ مباد | کہ این حدیث ست از احادیث صحاح
ہر کہ بشنید این کلام با انتظام | از زبان مخبر صادق تمام
امتثال بعیش لازم فتاد | بیگمان ہر زمرہ اس پاکزاد
اس لئی اسپر عمل بہر وفا | تہا انس حارث کی بیٹی نی کیا

روایت

وَاَخْرَجَ الْبَیْهَقِیُّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ الْحُسَیْنَ دَخَلَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ جِبْرَئِیْلُ فِیْ مَنْزِلِ عَائِشَۃَ فَقَالَ لَهٗ جِبْرَئِیْلُ سَتَقْتُلُهٗ اُمَّتُكَ وَاِنْ شِئْتَ اَخْبَرْتُكَ بِالْاَرْضِ الَّتِیْ یُقْتَلُ بِهَا وَاَشَارَ جِبْرَئِیْلُ بِیَدِهٖ اِلَی الطَّفِّ بِالْعِرَاقِ فَاَخَذَ تُرْبَۃً حَمْرَاءَ فَاَرَاهُ اِیَّاهَا وَاَخْرَجَهٗ مِنْ طَرِیْقٍ اٰخَرَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ مَوْصُوْلًا

عبد الرحمان کی ابو سلمہ پسر | ہیں اونہوں سی بیہقی نی دی خبر

مصطفیٰ کی پاس جب آئی حسین ۔۔۔ رکھتے تھے تفسیر خیر الشائلین
عائشہ کی بالاخانہ پر کہ تھے ۔۔۔ حضرت جبریل تب بیٹھے ہوئے
پس کہا جبریل نے اکرام سے ۔۔۔ قتل اوسکو آپکی امت کرے
اور اگر منظور ہو پادشاہ دین ۔۔۔ دون بتا میں آپکی مقتل کی زمین
اور کیا جبریل نے ای باشرف ۔۔۔ ہاتھہ سے اپنی اشارہ سوی طف
سن بتا طف کا کہ وہ بالاتفاق ۔۔۔ قرب کوفہ ایک جگہہ ہے ور عراق
وہاں کے لا جبریل نے پھر بیدرنگ ۔۔۔ آپ کو دکھلائی تھی سرخ رنگ
یہہ حدیث از راہ دیگر ہے یہی ۔۔۔ کرتے ہیں ام سلمہ سے ذکر ای اخی
اور انہوں نے عائشہ سے دی خبر ۔۔۔ از رہ موصول ای سنیو گھر
کہتے ہیں موصول اوسکو سن کلام ۔۔۔ جس میں ہووی ذکر بس راوی کا نام
اور راوی اسکی ہیں سن بالیقین ۔۔۔ عائشہ صدیقہ ام المومنین
یہہ حدیث البتہ بس موصول ہے ۔۔۔ یہاں حدیث اول سند منقول ہے
اور حدیث اول سے ہے مرسل مراد ۔۔۔ نام راوی ہو نہ جسمیں رکھہ تو یاد
غیر ازین حضرت ہی سے دی ہو خبر ۔۔۔ مرسل اسکو کہتی ہیں ای خوش سیر

روایت

وَاَخرَجَ البَیهَقِیُّ عَنِ الشَّعبِیِّ قَالَ اِنَّ ابنَ عُمَرَ قَدِمَ المَدِینَةَ فَاُخبِرَ اَنَّ الحُسَینَ قَد تَوَجَّهَ اِلَی العِرَاقِ فَلَحِقَهٗ فِی مَسِیرَةِ

لیلتین من المدینۃ فقال لہ ان اللہ تعالیٰ خیّر نبیہ
بین الدنیا والآخرۃ فاختار الآخرۃ ولم یرد الدنیا
وانکم بضعۃ منہ واللہ لا یلیہا احد منکم ابدا وما
صرفہا اللہ عنکم الا للذی ہو خیر لکم فارجعوا فابی
فاعتنقہ ابن عمر وقال استودعک اللہ من قتیل

پیچھے سے دیتا ہی خبر
پھر خبر پاکے حسین با وفاق
جا ملی ابن عمر سے پیر
ربنہ ایک گانوں سے عراق
پھر بات لاکی یون ابن عمر
اپنی پیغمبر کو حق نی بیشمار
سر کیا حضرت نی عقبی کو قبول
تم جگر ہو مصطفے کی بالیقین
حق نے دنیا کو الگ تم سی کی
سو ملتی ہی انھی ہی تہار
بس نہ ملتی اور امام آگی چلی
اور کہا ای قتل ہو جاوی اہ

آئی طیبہ مین کہا ابن عمر
جاتی ہین گھر چھوڑ کر سوی عراق
ربنہ تہاو تا نسبی دو منزل پر ہے
تین منزل تاز دیسے نفاق
ای امام با صفا کیجے نظر
دین و دنیا مین دی تہی اختیار
اور نہ کی خواہش دنیا کی فضول
تم کو ملتی کے کبھی دنیا نہین
ہی اسی مین بہتر سب لیکے
قصد کوفہ کا نہ کیجے زینہار
رو دی تب ابن عمر گلی لگکے
سونپا سون تجہکو با رب الہ

جو گرستمگر ابن ختم رسلان — تھا وہ چلی نیر قضا کی تھے نشان
اور گردن کو بحکم حق جھکا — تن دیا تھا در رضائے کبریا
اور تھی وہ جانتی پیش قضا — ہو نہیں سکتا ہی کچھ غیر از رضا
اسلئے یہہ عرضہ عبد اللہ کا — ابن حیدر نی نتھا ہرگز سنا
وقت استدلال تہا ابن عمر — ہو کی زار و مضطر و خستہ جگر
ہو زبان لاتی تاسف کا سخن — اور سونپا با خدای ذو المنن
اور نہیں وہ جانتی تہی زینہار — کرتہی ہے وہ سفر پر خوف و خطر
مقتضا قدر و قضا کا ہو ظہور — ورنہ کرتے کب رفاقت پہ قصد
بلکہ دیتی ساتھہ وہ شبیر کا — طایر جان کر ہدف تیر کا
وجہ اسمین ہین کئی تو یاد کر — ایک او نمین یہہ ہے ازروئی خبر
تہا ہمیشہ سی یہہ سسرہ سرطرف — قتل ہو وینگی امام ذی شرف
دوسری یہہ ہے کہ تہا پیش نظر — کوئی لا یوفی مثل سے مشتہر
ہین سر اسرائیل کو خوف سے وفا — غیر ید عہدی نہ لا دین چین یا
تیسری تہا یہہ سبب اے نیکنام — رکہتی تہی سامان نہ کچھ حضرت امام
پر بجانا یہہ ہی ہی وہ سفر — آئی تجز مرا ز لا پیش نظر
اور نہ از شرف رفاقت آپکو — رکہتی کب ایک سر سے ایک سو
بلکہ دیکر ساتہہ حضرت کا سبھی — کرتی تہا حاصل بس سعادت دایمی

اور یہی عذر ان سوی دیگر خواص | قابل منظوری ہی مالا اختصاص
مثل عبداللہ بن عباس کے | اور عبداللہ خیر الناس کے
اور محمد بن حنیفہ کے مثال | اور سوا انکی ہیں جتنے خوش خصال
اور ثانی جو کہ عبداللہ ہیں | یہاں ابن جعفر ذیجاہ ہیں
اور نہ مثل ابن عباس آپ ہی آ | اور نہ دیگر اہلبیت مصطفےٰ
باوجود واقفیت زینہار | وقت عزم کوفہ بس بیگانہ وار
باز رہتی کب رفاقت سی بھلا | ساتھ رہتی تا مقام کربلا
ہی جو آگی ذکر وہ بیقال قیل | ہے اسی مطلب کی وہ کافی دلیل

روایت

وَأَخْرَجَ الحَاكِمُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا كُنَّا نَشُكُّ وَأَهْلُ البَيْتِ مُتَوَافِرُونَ أَنَّ الحُسَيْنَ يُقْتَلُ بِالطَّفِّ

اور روایت کرتا ہی حاکم یہاں | اسطرح عباس کے بیٹے سے ہاں
شک نہیں ہمکو ذرا اس بات سے | اور بکثرت ایسے اہلبیت تھے
کربلا میں قتل ہو وینگی حسین | دولت و اولاد کھو بینگی حسین
ہی یہ ظاہر ابن عباس نے | اور دیگر اہلبیت انکے سے
جانتے کر یہ سبھی ہی وہ سفر | حکم حسین تقدیر کا سر
وقت عزم کوفہ کیسے بھلا | کب رفاقت سی وہ ہٹتی تھا بھلا

اور نہ تنہا چھوڑتے شبیر کو جانی جو کوفہ کو وہ بھی ساتھ ہو

فاخرج ابو نعیم عن یحیی الحضرمی انه سافر مع علی الی صفین فلما حاذی نینوا نادی صبرا ابا عبد الله صبرا بشط الفرات قلت ماذا قال ان النبی صلی الله علیه وآله وسلم قال حدثنی جبرئیل ان الحسین یقتل بشط الفرات واراني قبضة من تربته

روایت

بو نعیم اس طرح کرتا ہے بیان
کہ سفر میں گیا ای یا شرف
اور صفین کا تو ہی شہرہ تر
جنگ تہان واقع ہوا تہا اک بڑا
جبکہ پہونچے ہم قریب نینوا
نینوا ہے اک مکان خوشگوار
ای ابو عبد اللہ کیجو اک کار
صبر ہے جبتک تجہی مقدور ہو
میں نے پوچہا آپ نے یہہ کیا کہا
دی خبر جبریل نے یہہ مجہے آ

یہہ بہی خبر دی انجان جہان
مرتضی کی ساتہہ صفین کیطرف
بیچ کوفہ کے کنارے آ پہر
درمیان معویہ اور مرتضے
تب یہہ فرمانے لگے حیرت سا
حضرت یونس کا ہے اوسجا مزار
تو قصور اسمین کچہو نہ شمار
بیچ کوفہ کے کنارے کیجو
بولے فرمائی تہی یون جبرئیل آ
قتل ہوویگا ترے شبیر کا

قتل ہووینگا ولیکن شک نہین	بحر کو فرکی کناری با الیقین
قسمت بہشتی مجہی بہرنا کی لا	مجکو دکہلائی کہ شک نع تا

روایت

واخرج ابو نعیم عن اصبغ ابن نباتہ قال اتینا مع علی رضی اللہ عنہ علی موضع قبر الحسین فقال ههنا مناخ رکابهم وموضع رحالهم ومهراق دمائهم فتیۃ من آل محمد یقتلون بهذہ العرصۃ تبکی علیهم السماء والارض ٥ ٥ ٥٥٥

اصبغ ابن نباتہ سی بیان	بو نعیم اسطرح لا یا برزبان
مقتل شبیر اکرم دیکہ ہم	مرتضی کے سامنے آئی ہمقدم
حشم شیر ہون علی بولے کلام	ہی نشستگہ یہ اونٹو کا مقام
اور کجاون کی یہہ کسنی کی جگہ	اور یہہ اونکی خون بہنی کی جگہ
آل محمد انبیا سے نوجوان	ہین کئی وہ ماری جاینگی یہان
اونپہ رو دینگا زمین و آسمان	آئیو الاہی یہہ دن لاریب ہان

روایت

واخرج الحاکم وصححہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال اوحی اللہ تعالی الی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِنّی قتلتُ بیحییٰ ابن زکریا سبعین الفاً وانی قاتلٌ
بابن بنتک سبعین الفاً وسبعین الفا

اور روایت کرتے ہیں اصفہان	سنتے ہیں عباس کے کامل بیان
اور وحی آئی رسول اللہ کو	اور سکا یہ مضمون ہے کوش شناس
ماری یحییٰ کی عوض ستر ہزار	سنیے ای میری حبیب نامدار
اور عوض میں تیری نواسہ کی دوچند	قتل کرونگا میں دیگر گزند
جسکے مقتولان اور وہ اشمار	ہوتے ہیں اک لاکھ اور چالیس ہزار
اس جگہہ سے عظمت و اکرام و جاہ	کر حساب ختم مرسل پر نگاہ
خون یحییٰ کی عوض میں ہر شمار	ماری جاوین صرف اک ستر ہزار
اور عوض خون حسینؑ ارجمند	قتل ہوں یحییٰ کے بدلے سے دوچند
اور مصداق اس خبر کا اولا	واقعہ مختار میں ثابت ہوا
پھر دوبارہ وقت میں عباس کے	جو کہ کہلاتے ہیں بنی عباس کے

روایت

واخرج احمد والبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی النوم ذات یوم بنصف النہار اشعث اغبر بیدہ قارورۃ فیہا دم فقلت ما ہذہ قال دم الحسین

وَاَصْحَابِهٖ لَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُهٗ مُنْذُ الْيَوْمِ فَاُحْصِیْ ذٰلِكَ الْوَقْتَ فَوَجَدْتُهٗ قُتِلَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ

اور ابن عباس سے کرتے ہیں ذکر ‏ ‏ احمد و ہم بیہقی و پاک فکر
یوں کہا میں نے نبی کو ایک روز ‏ ‏ خواب میں دوپہر کو دیکھا بسوز
ہیں غبار آلودہ سب ڈاڑھی کے بال ‏ ‏ ہاتھ میں شیشہ پر از خون زلال
وقت استفسار بھی یوں کہا ‏ ‏ خون اس شیشہ میں ہے شبیر کا
اور اوسکے ساتھیوں کا ہے یہ خون ‏ ‏ صبح سے میں آج اوٹھاتا پھرتا ہوں
کہتے ہیں ابن عباس وے ‏ ‏ میں نے یاد اوس خواب کی گھڑی
یہ خبر سچ کو پہونچی پھر مجھے ‏ ‏ کہ حسین ابن نبی مارے گئے
مل گیا فوراً پتا تعبیر کا ‏ ‏ قتل او سید ہو گیا شبیر کا

روایت

وَاَخْرَجَ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِیُّ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِی الْمَنَامِ وَعَلٰى رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ اٰنِفًا

ام سلمہ سے تو سن اے پاک فکر ‏ ‏ حاکم و ہم بیہقی کرتے ہیں ذکر
میں نے دیکھا ختم مرسل کو بخواب ‏ ‏ خاک آلودہ سر و ریش جناب

بیٹی پچہنایا رسول نے مجھے
آپ نے فرمایا مجھے شبّر
تم سنو باگوش جان نقل تمام
ساتھ کفار کے سب پکڑ گئی
تو چھڑے نالہ عباس نے
رات بھر دکھ پایا یہہ اضطراب
کلفت جلنے سے ہوئی رات بھر
اور تھی قاتل حمزہ جو تھا
باوجود لایا تھا ایمان وہ
معرکہ میں کربلا کی کر قیاس
کہ ہوئی شبیر قتل ہی بادب
اور ہوئی سب اہلبیت مصطفا
اور جفا کیسی گذریں پیکران
روح پاک سرور دین پر تمام
اور پیشانی ہوئی فرق پاک
اور حسین ابن اوس کی بار ادا کا تمام
لیکر کنا شیشہ کے اندر اونہا

آپ کا یہ ہو رہا ہی حال کیا
بین کیا تھا مقتل شبیر پر
ہر کسی پر ہووے ظاہر یہہ کلام
حضرت عباس روز بدر سے
مصطفا کو بار رکہا خواب سے
مرد ہاں چشم کو آئی نہ خواب
نالہ عباس ہی خیر البشر
اوسکی صورت سی محمد مصطفا
رکہتی تھی فرق مگر یہہ بعید ہو
حال پر الام رنج غم یاس
پیاس کے شدت سے ہو بیجان لب
لب سوار اشک کی اعتبار حسرتا
ہر وقت بیٹیاں و زنان
کیا کیا گذرا ہو گا رنج و درد تمام
اور غبار آلودہ کی تن بخاک
جمع کرنا خون زمین سی اپنی جام
ہوتا خاک آلودہ سر اور پریشان سا

اور حاضر ہونا حضرت کا بہم
ابن عباس ام سلمہ سی یہان
گر ہوا اس نظ کیا ہی عجب
مل ہوا شبیر کا گریہ عیان
یعنی جب آواز گریہ کی ہوئی
فاطمہ سی آپہی بیتاب ہو
اسکی زاری ہوتی ہی ہمیری شتاب
سانحہ ہو کربلا کا کیا بیان
وقت آدم سی نہ اسدم تک ہوا
اور کسی کے حال ایسا جانگزا
گر نہوتا اس قیامت کا قیام
اور نہوتا خاص دن پر انحصار
اور ہیبت پڑتا زمین پر آسمان
ٹکڑی ہوا و سدن جگر ہائی فلک
اور زمین کا ہوتا دامن تار تار
اور یہہ سنا آسمانسی خون ٹپکا
حادثات وقت اور اسکی ہوا

مقتل شبیر یا رنج و ہم
جیسا ہی اس حال مین مذکور ہان
غم ہی یہہ جانکاہ عالم پر عجب
طلطلی ہین انکو ایذا بیان
باعث بیتابی خیر النسب
یون کہا تو مت رولا شبیر کو
باعث ایذا ہی اضطراب
ہو گیا جس سی کہ تیرہ سب جہان
سطح پر دنیا کی ایسا ماجرا
آنکھون کانون سی نہین دیکھا سنا
منحصر پر وقت اے عالی مقام
کیا عجب ہوتی قیامت آشکار
درہم و برہم یہہ ہو جاتا جہان
مثل قطرات مطر پڑتی ٹپک
مادی جیسی کتان یکایک
اور سینہ جانگا تا بیان
گر بیان جسکا یہہ ہی آگی کیا

کس حساب اور ذکر میں ہیں لطف تھا | ہوتا گو افزوں تعجب کچھ نہ تھا

جو حوادث ہوئے پیدا بیش قتل شبیر
اوسکی تحریر میں ہوتا ہے قسم قسم بیان

وَأَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ عَنْ نَضْرَةَ الْأَزْدِيَّةِ قَالَتْ لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ مَطَرَتِ السَّمَاءُ فَأَصْبَحْنَا وَحِبَابُنَا وَجِرَارُنَا وَكُلُّ شَيْءٍ لَنَا مَلْآنُ دَمًا

بیہقی و بو نعیم اسطرح ہاں | بصرہ ازدیہ سی کرتی ہیں بیاں
کہ ہوئی شبیر قتل جس دن | خون برسا آسمان سی ہا مزید
پہر ہوئی جب صبح دیکھا ہم نے یوں | پہر تہی مشکی اور گہڑی کل شی جوں

روایت

وَأَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّهُ يَوْمَ قُتِلَ الْحُسَيْنُ لَمْ يُقْلَبْ حَجَرٌ مِنْ أَحْجَارِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ إِلَّا وُجِدَ تَحْتَهُ دَمٌ عَبِيطٌ

بیہقی و بو نعیم اسطرح ہاں | زہری سی کرتی روایت ہیں یہاں
پہر شہید ہوئی جبکہ حسین | حضرت شبیر کا قتل از جفا
جتنی تہی بیت المقدس کے حجر | سب اوٹہا اٹہا کی دیکھی جو نظر
اوسکی نیچی سی نکلتا تہا لہو | خون تازہ اوسکی نیچی سی دکہا

روایت

واخرج البیہقی عن ام حیان قالت یوم قتل الحسین اظلمت علینا ثلاثا ولم یمس منا احد من زعفرانهم شیئا فجعله علی وجهه الا احترق ولم یقلب حجر ببیت المقدس الا وجد تحته دم عبیط

احمد ابن الحسین بیہقی ہے
سے ابو بکر او علی کنیت لکھی

ام حیان سے وہ کرتا ہے بیان
کہ ہوا شبیر جب ان قتل ہان

تین دن ہم پر رہا تیرہ جہان
اور ملی جسنے کہ منہ سے زعفران

مل کے منہ اوسکا سو تاریک ہے
زعفران کا اوڑ گیا مطلق اثر

اور جو ہے بیت المقدس کے بیچ
اوسکے نیچے خون نکلا تازہ

کنکری ہیں اوسدن جہاں ہیں تہا نکل
اوسکی نیچے خون تازہ سرخ رنگ

روایت

واخرج البیہقی عن علی ابن مسہر قال حدثتنی جدتی قالت کنت ایام قتل الحسین جاریة شابة فکانت السماء ایاما تبکی له

اور علی مسہر کے جدی سے بیان
بیہقی کرتا روایت ہے بیان

اسطرح کہتا ہے وہ جدی سے سنا
اپنی راوی سے اونہون نے لیا

جب ہوا شبیر کا ان قتل ہان
اوس زمانہ میں تہی میں لڑکی نوجوان

جبی دیکھا اونکی اوپر چند روز ۔ آسمان پر ہو گیا با درد و سوز
ہین روایات عدیدہ از سلف ۔ آسمان کی گریہ مین اے باشرف
ابن جوزی کرتا ہی مذکور بیان ۔ ابن سیرین سے بیان عبرت نشان
تین دن اندھیری عالم مین رہے ۔ اور ظلمت ہر طرف مین چھا گئی
آسمان پر سرخی پر ظاہر ہوئے ۔ اور خون کی بہہ گئی نالہ ندی
ثعلبی سے بھی روایت ہے یہی ۔ آسمان شبیر پر رویا فقط
اور سرخی اوسکی کیا ہی گن بیان ۔ آسمان تب ہی پر رو نکلا نشان
اور منصور نے کیا ہی یون بیان ۔ چھ مہینے تک رہا سرخ آسمان
اور کہا ہی ابن سیرین نے بیان ۔ جبکہ کشتی مین شفق اہل جہان
قتل سے پہلے جو کہ ہی سرخی نمود ۔ آسمان پر کچھ نہ کہتی تھی وجود
اور ابن سعد کی بھی ہی بیان ۔ کہ یہ سرخی کنارہ آسمان
تھی نہ مخصوص وہ کہین ہر گی فرزا ۔ قبل از قتل شہ کربلا
ابن جوزی نے کہا حکمت ہے یہ ۔ آسمان کی سرخی مین ہی سبب
جس غصہ ہووے اہل عرش ۔ بسکہ خون آتا نکل ہی چہرہ پر
ہوتا ہی وہ موجب سرخی رنگ ۔ چہرہ و روکا تا ہی بید رنگ
اور ہی ذات خدا ہی لایزال ۔ خشم کی ہو نہیں پاک از خوش مقال
تو دکھلانے اپنی غصہ کا نشان ۔ ہے یہی سرخی کنارہ آسمان

تاکہ یہ سرخی شفق کی ہو دلیل	معصیت پر قاتلوں کے بے عدیل
اور رنگ غصۂ حق کا ظہور	قاتلوں پر ہو مدلل بے قصور

روایت

بعض کہتے ہیں پس شبیر کے	ساتھ دن تک آسمان رویا کیے
گریہ و زاری کے یہ نوبت ہوئے	آسمان کی سرخی سے ایکبار گی
کہ عمارت اور سبھی دیوار و در	ہو گئی رنگ لحاف معصفر
اور ستاری ٹوٹتی تھی بےشمار	پڑتی تھی اک دوسری پر بار بار
اور بروز قتل ابن مصطفا	ایسا برسا خون تازہ از سما
کہ رہا مدت تلک اوسکا نشان	اور رہی سرخی بھی ویسی ہی عیان
اور بھی گر کپڑا کوئی رنگین ہوا	وہ سو پارہ پارہ جبتک ہو گیا
رنگ سرخ اوسکا نہیں زایل ہوا	دھوتی دھوتی ہر کوئی قایل ہوا

روایت

اور بعضوں نے بیاں یوں کیا	کہ بروز قتل سبط مصطفے
آسمان سے خون برسا اسقدر	کوچہ و بازار و برزن اور گھر
کوفہ و شام و خراسان جو تھے	اون سبھی خون سرخ کی نالی بہے
اور سر ابن علی کو جب کہ لا	کوفے کے دار الامارت میں رکھا
تب تمامی از جدار و خارہا	جا بجا سے تازہ خون جاری ہوا

اور نکلنا خون کا از زیر سنگ — بیت المقدس مین تمامی سنگ
اور ہو نہہ پر احتراق زعفران — یہہ ہے زہری ام حبان سے بیان

روایت

اور راوی نے روایت کی بیان — یہہ کہ روز قتل شاہ انس وجان
ہو نے پکڑا کسوف ایماہ جود — ہو گئی انجم فلک پر سب نمود
ایلیا پر آدمی ایسا گمان — کہ ہوئی قایم قیامت کے نشان
اور یہہ ہین آثار کبری ہی تمام — یاد رکھہ اسکو تو اے ماہ تمام
جملہ آثار سے ہی اور سب ہے — آگے جو مذکور ہوتا ہے اسے ہے

روایت

واخرج البیہقی عن جمیل ابن مرة قال اصابوا ابلا فی عسکر الحسین یوم قتل فنحروها وطبخوها فصارت مثل العلقم فما استطاعوا ان یسیغوا منها شیئا

از جمیل ابن مرہ بیہقی — یون روایت کرتا ہی کتاب سے
کہ یزیدی اونٹ کتنی لوٹ کی — لشکر ابن علی سے لی گئی
جب پکایا اونکو کہانی کی لگی — وہ تمامی مثل حنظل ہو گئے
اونسی ایک ذرہ نکوئی کہا سکا — [illegible] کوئی لا سکا

روایت

ترجمہ سے یہ صواعق کی ہے نقل
دل لگا کر سن اسے اے پاک عقل

یہ کہ جاتا تھا میں سے بے نفاق
قافلہ پر از ورس سوئے عراق

اور اوسی جانب کو جاتا تھا چلا
لشکر ظالم یزید بے حیا

جب ملے آپس میں دونوں آ پہنچے
وہ ورس سب تھا کہ از خود ہو گئی

روایت

اور بعضے کہتے ہیں اے نکتہ رس
قاتلوں کی تھی جو لشکر میں ورس

وہ بروز قتل ابن مرتضے
ہو گئی سب راکھ از خود اے ولا

اور شتر بھی تھی کئی جو جو حلال
کیا کہوں جو ہو گیا تھا اونکا حال

گوشت سے اون سبکے کثرت تلخ تھا
آگ کی شعلہ نکلتی تھی تمام

پکتے تمامی واقعی ایسا تھی
تھے عذاب قاتلوں کی واسطے

قاتلوں کی لئے جو جو کہ ہوئیں تھی تکلیف سہ
اون عذابوں کا روایت سے ہی ہوتا بیان

ہو چکا سب ذکر اون اسرار کا
جس میں حال واقعہ مذکور تھا

اب یہاں سے ہوتا ہی اونکا بیان
جو ہوئی تعذیب ہر قاتلان

روایت

واخرج ابو نعیم من طریق سفیان عن جدته قالت
شهدت رجلان من قتل الحسین فاما احدهما فطال ذکر

حتى كان بلغة ولما الخبر يستقبل الرؤية بنفسه حتى
ياتى على اخرها فما نروى

ابو نعیم اس طرح کرتا ہے بیاں
اپنی دادی سے سنا سفیان نے ہاں

کہتی تھی دو آدمی حاضر ہوئے
جو شریک قتل تھے شبیر کے

پڑھ گیا تھا ایک کا اتنا ذکر
باندھ لیتا تھا کمر سے وہ اشتر

دوسرا یوں تشنگی سے تھا بحال
سب کی پی جاتا تھا وہ ساری پکھال

تب بھی بجھتی تھی اوسکی پیاس
تھا نہایت تشنگی سے بے حواس

اور اسی طرح سے دیگر قاتلان
مبتلا ہو کر گئے زین دار فان

بس بکرب و سہم عذاب پر نکال
دائمی کلفت میں با رنج و ملال

چاہتا ہے کہ خدائی مستعان
ہوگا اوسکا خاتمہ میں سب بیان

اور باقی از علامات و نشان
ہے جنون کا کریہ با آہ و فغان

روایت

واخرج ابو نعيم عن حبيب ابن ثابت قال سمعت الجنة تنوح على الحسين وهي تقول شعر

مسح النبي جبينه
فله بريق في الخدود

ابواه من عليا قريش
وجده خير الجدود

از حبیب ابن ثابت سے یہاں
ابو نعیم اس طرح کرتا ہے بیان

ہے سنا ہی ان اشعار سے
رونق ہی جس نال پر شبیر کی

ہی جبین اوسکی نبی کی بوسہ گاہ
تہی چمک چہرہ اونکی کیا ہی واہ

اوسکے ہین جان قریش نام پدر
اور نانا اوسکا ہی خیر البشر

روایت

وَاَخْرَجَ اَبُو نُعَیْمٍ مِنْ طَرِیْقِ حَبِیْبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ مَا سَمِعْتُ نَوْحَ الْجِنِّ مُنْذُ قُبِضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِلَّا اللَّیْلَۃَ وَمَا اَرٰی ابْنِی اِلَّا قَدْ قُتِلَ یَعْنِی الْحُسَیْنَ فَقَالَتْ لِجَارِیَتِہَا اُخْرُجِیْ وَاسْأَلِیْ فَاُخْبِرَتْ اَنَّہٗ قَدْ قُتِلَ وَاَنَّ الْجِنِّیَّۃَ تَنُوْحُ شعر

اَلَا یَا عَیْنُ فَانْہَمِلِیْ بِجُہْدٍ
وَمَنْ یَبْکِیْ عَلَی الشُّہَدَاءِ بَعْدِیْ

عَلٰی رَہْطٍ تَقُوْدُہُمُ الْمَنَایَا
اِلٰی مُتَجَبِّرٍ فِیْ مُلْکِ عَبْدٍ

اور حبیب ابن ثابت سے مقال
کرتا ہی یون ابو نعیم خوش خصال

اور حبیب ان ام سلمہ اسطرح
کہتا ہی مجکو سنا ان جس طرح

مین اجنہ کو نہین روتے سنا
جب سے کی حضرت نے رحلت بین ام

اج کی شب ہی جانا ہی مگر
کہ ہمارا [illegible] گیا لخت جگر

پہر اونہون نے اپنی لونڈی سے کہا
قتل گر [illegible] باسر [illegible]

پہر مجہے دی آکی لونڈی نے خبر
[illegible] قتل [illegible]

کس لیے روتی ہیں جن ارجا میں عام | پڑھ کے یہ اشعار با حسرت تمام

أَلَا يَا عَيْنُ فَانْهَمِلِي بِجَهْدٍ | وَمَنْ يَبْكِي عَلَى الشُّهَدَاءِ بَعْدِي

رو لو اے آنکھو میری دل کھول کر | ہو سکے جتنا شہیدوں کی اوپر

بعد میری کون ان پر روئیگا | اور جان کو کون ان پر کھوئیگا

عَلَى رَهْطٍ تَقُودُهُمُ الْمَنَايَا | إِلَى مُتَجَبِّرٍ فِي مُلْكِ عَبْدٍ

اس گروہ پر موت لائی کھینچ کر | جلد سوی سرکشان ظالم اشر

میری عہد سلطنت میں آہ آہ | واقعہ ایسا ہوا ہیجان کا

ام سلمہ پوچھ کر یہ ماجرا | ایسا دیں کیا کہوں تھا حال کیا

ضرب غم سے ہوئی بہت بے تاب | پر غم طاری رہی اوپر غشی

روایت ۸۹

وَأَخْرَجَ أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ مَزِيدَةَ ابْنِ جَابِرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ سَمِعْتُ الْجِنَّ تَنُوحُ عَلَى الْحُسَيْنِ وَهِيَ تَقُولُ شعر

أَلَا حُسَيْنًا هَبَلًا | كَانَ حُسَيْنًا جَبَلًا

بو نعیم سطور احوال سے یہ | از مزیدہ ابن جابر حضرمی

ذکر کرتا ہے کہ ہیں اونسے سنا | اپنی ماں سے یہ کہ تھی اون کہا

میں جنوں کو سنا پر دل ہولی | ابن زہرا پر کہ وہ یہ کہتی تھا

مرگ کی شبیر کی سو چشم تر | تھا کہو نہا تا ہوں غمگین تر

ہے حسینؑ با صفا کو رہنما | اخترِ حسن و جمال پر ضیا
یہہ کسی پر ہو نہ پوشیدہ خبر | ذکر اسکا ہو چکا ہی پیشتر
کہ ہی نوحہ کرنے سی اجماراد | رونا دھونا و حسینؑ خوش نہاد
اور نوحہ جو ہی رسم ضلال | تھی وہ وقت جاہلیت کی خصال
عالم اوسکو کہتی ہیں بالکل حرام | اور سینہ کوبی وارد و حکمت تمام

روایت

وَاَخرَجَ اَبُو نُعَیمٍ مِن طَرِیقِ ابنِ لَهِیعَةَ عَن اَبِی قَبِیلٍ
قَالَ لَمَّا قُتِلَ الحُسَینُ احتَزُّوا رَاْسَهُ فَقَعَدُوا فِی
اَوَّلِ مَرحَلَةٍ یَشرَبُونَ النَّبِیذَ فَخَرَجَ عَلَیهِم قَلَمٌ مِن
حَدِیدٍ فَکَتَبَ سَطرًا بِالدَّمِ شِعر
اَتَرجُو اُمَّةٌ قَتَلَت حُسَینًا | شَفَاعَةَ جَدِّهِ یَومَ الحِسَابِ

بو نعیم اسطور دیتا ہے خبر | از طریق ابن لہیعہ خوش سیر
اور خبر اوسنے ابی قبیل سے کی | کہ ہوئی جب قتل شبیر نبی
لیچلے سر کاٹ کر شبیر کا | شام کی جانب وہ ظالم لیچلا
پہلی منزل میں ہوا جب ہم گذر | شیرہ خرمی کا لگی پینی اسر
آئی ایک ہاتھ ان ظلم پیدا ہوا | خون سی یہہ شعر پر اوسنی لکھا
قاتل شبیر ہوا اسے کیا | رکھتے ہیں کل اوسکا نانا لی بچا

روایت

چلے اہلبیت کو کہتی ہیں زار — لیچلے او لعنتو کی اوپر کر سوار
اور سر شبیر کو نیزہ پہ دہر — شام کی جانب چلے لیکے بد گہر
پہونچے ایک منزل پہ آخر کرتی سیر — اور اوتری آ جگہہ نزدیک دیر
بیت نیزہ کو رہا کو دیکھا یک قلم — دیر کی دیوار کی اوپر رقم
پوچھا راہب سے جو تہا اوس دیر کا — کون ہی اس شعر کا راقم بتا
بولا راہب جانتا ہوں اسقدر — ہے لکھی یہہ بیت اس دیوار پر
پانسو مدت میں گذری اسکی سال — پیہلے ختم الانبیا ہی تا بحال
اور بعضون نی کہا ای باصفا — دیر کی دیوار بیت کربلا

روایت

کہتے ہیں راہب جو تہا اوسجا مقر — ہوگی واقف جا اہلبیت پر
نیزہ پر سر حضرت شبیر کا — دیکھ کر حیران ہوکے کہنے لگا
ہی بری یہہ قوم ناپاک و سیاہ — مارا فرزند نبی کو اپنی آہ
اوسکے اہلبیت کو بہی کر کی خوار — ہی غضب کرلائی اونکو سوار
مخاطب یہہ قوم اشقیا — سست و زار ایسی یون کہنی لگا
لو تم مجہی تم اسم دس ہزار — اور یہہ سر جو ہی نیزہ پہ سوار
اسکو ایک شب کی لیکر دو عطا — آکی لالچ میں سر اقدس کو دیدیا

بس اوس سیدم لیلی را بی وہ — ازرہ تبصرہ درونا ان اشتر

لیگیا خلوت مین اور پہلا دیا — دل کی جو تشنو اپنی زانو پر لیا

اور انوار تجلی خدا — اور مرات جمال حق کا

دیکھتا تہا غور سی از چشم تر — دل پہ لی طبقات نوری تا سحر

ہوی نازل سر پہ جو چرخ پر سے — چرخ پر جا لی سر شبیر سے

دیکھ حالت نصر کی اہل کرام مین — رکھی گردن ربقہ اسلام مین

دیکھتی ہے بس مسلمان ہوگیا — کی ایمان خدمی نسان ہوگیا

اور باقی راہ اپنی عمر کا — حب اہلبیت مین طی کر گیا

اور رہا اسلام کا تابع مدام — جبتلک جیتا رہا وہ نیکنام

اور کی ایفای وعدہ دیا سزاوار — گرد درم فرق مبارک پر نثار

اوس نے گرد وہ شیرہ مجنون کو دی — وہ درم لیکر نہایت خوش ہوئی

جبکہ اون شیرہ دلون کی شاد حال — جاتا تہا یہہ درمونکو تہیلی سی نکال

پہر گر لیوین اوسکے اقسام — دیکھتا تہا کیسہ مین وہ درہم تمام

اور اوسکی ایکطرف لکھی ہوئی — آیہ لا تحسبن اللہ تھی

لا تحسبن اللہ غافلا عما یعمل الظالمون ۵

تو اوسکو سمجھ مت کر خیال — اوس سی جو کرتی ہین ظالم فعال

اور اول دو درم کو [illegible] — وسیعلم الذین تھے لکھے

وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ

اور کہ سنکی لگا لما یعلموا اب / گر او ظلمتی ہین یہ کس کرو تین
صاحب ور مجالس نے کہا / بعض سنا کے یون نہی کرتی ہین
جبکہ گذری سب ہوا وقت عصر / مانگا اون نے بچھون کی راہ کی
مرگئے دبنی مین بہت اشرار / پیش آیا عذر اور انکار سے
سر دیا اپنا نہ پر وہ سر دیا / سر کی بدلی مین صدا سر کر دیا
ماری اون نین جا کے تیر لعین / آپ پر لعنت کی سوی ظلمین
جو کہ ارباب بصیرت ہین تمام / پر نہ پنہان ہوویگا اون پر کلام
یہ سب آثار عجیبہ بے شمار / ذکر جنکا ہو چکا ہی بار بار
حجت ساطع ہی با عظمت تمام / واقعہ پر کربلا کی لا کلام
پر سناؤن تمکو اب وہ داستان / جس سی ہو کوئی عجب سہ ہان
ذکر اوسکا یہان کیا جاتا ہی تمام / اور اوس پر ہوتا ہی ختم کلام

روایت

وَاَخْرَجَ اِبْنُ عَسَاکِرَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَنَا
وَاللهِ رَاَیْتُ رَاْسَ الْحُسَیْنِ حِیْنَ حُمِلَ وَاَنَا بِدِمَشْقَ
وَبَیْنَ یَدَیِ الرَّاْسِ رَجُلٌ یَقْرَءُ سُوْرَةَ الْکَهْفِ
حَتّٰی بَلَغَ قَوْلَهٗ تَعَالٰی اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحَابَ الْکَهْفِ

والرقیم کانو من آیاتنا عجبا فانطق اللہ الراس
بلسان ذرب فقال اعجب من ذلک قتلی وحملی

ہے بیان منہال ابن عمرو کا — یہہ کہا ابن عساکر نے سبہی
ہی قسم مجکو بذات کبریا — دیکہا مینے سر حسین پاک کا
اوسکو جاتی تہی لئی خسران مآل — نیزہ پر رکہی ہوئی شادان بحال
در دمشقم بود آندم من کہ زار — سر بنوک نیزہ دیدم سر او
اور آگی سر مبارک کی کوئی — پڑہتا بس جاتا تہا سورہ کہف کی
جبکہ اس آیت پہ پہونچا وہ لعین — أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيم
تو نی کیا جانا کہ تہی اصحاب غار — ایک عجب از قدرت پروردگار
پس سر شبیر سی آئی صدا — ہی عجب اس قصہ سی قصہ میرا
یون لئی پہرنا او تہا کر میرا سر — کہف کی قصہ سی ہی اعجوبہ تر
ہے یہہ قصہ غار کہو دالی جو تہی — تین سو نو سال تک سو گئی
جب ہوئی بیدار طلب ما ناشتاب — ایکدن یا نصف دن کم سو رہا
گرچہ اعجوبہ ز آیات خدا — غار کہو والون کا ہی قصہ سرا
جیسی اس کی ہی تفصیل بیان — بس تفاسیرون مین قرآن کی بیان
اور کتابون مین توارخون کی ہیم — ذکر ہی تفصیل سی اسکا سبہی
قتل لیکن حضرت شبیر کا — اور لئی پہرنا سر او تہا

کہ ان کی قصہ سی ہے نادر عجیب
اور عجیب و بل زیادہ پر عجیب

کیا میں تو دیکھتا ہے ماجرا
تھے یزیدی جس قدر اہل دغا

ان سبھوں نی باوجود اکہ کہا
تھے سپاہوں کی وہ سارے کلمہ خوان

اور ثبوت اپر رسول اللہ کے
دی مصدق اور مقر دل خواہ تھی

اور تھے رہ اسلام پر
شرع کی آئین اور احکام پر

سو کی دنیا کی طمع سے بے دریغ
لعنت دل اجھکا لائی تیغ

سرخرو مان جہان کا تکر
جابجا پھیرا شہر شہر دہر

اور پھرایا عورتو کو شہر شہر
لعنت اونھوں نے پر شہا کرہا ی قہر

لیں عجب تر قصہ ی سر کا
ہو چکا جس وقت سر تن سی جدا

تب فصاحت سی کیا اونی کلام
اپنی حالات مصیبت میں تمام

دست اعدا سی مصیبت ظلم و ستم
جو کہ گذرا پر سر اہل حرم

اون سبھی تھورا بیان جانستان
گذرا ان کی زبان پر ہی بیان

باوجود ان سبھی والا کی
مدعی تھے وہ سبھی اسلام کی

کہتی تھی سو من وہ انی انکو
کر کے دوزخ میں ٹھکانا رست جو

فاعتبروا یا اولی الالباب
ان ہذا لشیء عجاب

تم کرو ای عقل والو اعتبار
اس سخن سے تھا تعجب بے شمار

قتل بیست جگر فاطمہ میں بھی جو کہ نشر یکسان
سر گذشت اونکی باب احوال کی ہولی بیان

کرتی ہین مذکور اب وہ ماجرا
جس سی ہی سب کو یاد ہو یوم الجزا

یعنی حال قاتلان بدمآل
ہوتا ہی مذکور اب بتفصیل مقال

قاتلان بلبل قدسی کا حال
قصہ ذرہ ذرہ جو ہو بخوش مقال

جس نی تاریخون کی دیکھی ہی کتاب
اوس پہ پوشیدہ نہوئی ارتیاب

جو شریک قتل تہا شبیر کا
اونہی اس دنیا ہی مین پائی سزا

اور عذاب اخروی باقی رہا
اونکا ہی اجمالیہ مذکور کیا

روایت

سنئے اجمالیہ نقل ہی یہ بیان
حال قتالان مردود جہان

کربلا کی سفر مین از جفا کیا
جو شریک قتل تہا شبیر کا

[illegible] دار دنیا سی
ظلم کا ثابت ہی تک نہین چلیا غزا

بعض قتل اور بعض نابینا ہوئی
اور بعضی تشنگی سی مر گئے

بعضی نکالا سی فرصت مین کیا
ملک دولت ہاتھ سی لا انتہا

اور ہوئی بعضی تمامی روسیاہ
اور ہوئی بعضی عذابون مین تباہ

روایت

کہتی ہین یون راویان با خبر
ایک جماعت کہتی تہی باہمدگر

تنی دیکہا ہی نہین کوئی بھلے
دشمنان حضرت شبیر سی

گیا دنیا سی سو صاف از نفاق
اور نہ مرا اوسکا ہوا ہووی خبر

پلا سو کر مبتلا ہی سیج ہور درد
کنیز اس عالم میں [illegible]

سو دو ایک وقتی یوں کہنے لگا
یہیں شک [illegible] کتا [illegible]

اچنگ کوئی مصیبت اور بلا
کہ ایک [illegible] سخن کہا ہی کہا

سخن کہتا سو اوہ بد دماغ
اوس [illegible] اوس جا سی [illegible]

آ اوسی وقتی اشتعال کے [illegible]
ایک شعلہ [illegible] اوس [illegible]

لیتا لیں اوس [illegible] ان کو اوسکے [illegible]
[illegible] اوسکے [illegible]

کر رو جمیع [illegible] ہوا
تھی زبان پہ [illegible] کی صدا

[illegible] تھا ایک [illegible]
شعلہ زن [illegible]

[illegible] تھا [illegible]
اگر [illegible] کو [illegible] تھا اسی جا

[illegible] اوسکا [illegible] ایک [illegible]
[illegible] اوسکی [illegible]

[illegible] اور [illegible] جا
پال [illegible] اپنی [illegible]

[illegible] الٰہی کی [illegible]
آب [illegible] کیا [illegible]

[illegible] اوسکا [illegible]
[illegible] اوسکا [illegible] ایک [illegible]

[illegible]

[illegible]
ایک [illegible] صفا [illegible]

[illegible]
کہا [illegible] کی درمیان

[illegible]
[illegible]

بس عداوت مین وہ ہو کر مبتلا
مرکے سیدہا جانب دوزخ گیا

میزبان یعنی امیر اوس شہر کا
بے محابا اوسکے یون کہنی لگا

معرکہ مین کربلا کے سن ذرا
مین بذات خاص خود موجود تہا

آج کی دن تک مجہی آفت تو کیا
پہونچی ہی کچہہ نہی آفت کی ہوا

کہتی ہی یا ہا تہا وہ خود پرست
کی چراغ بزم سی شعلی نی جست

اور پڑا اوسکے بدن پر وہ شرار
جل گیا آخر سراپا نابکار

راوی کہتا ہی کہ یا اہل الکرام
مین دیکہا اپنی انکہون سی تمام

الغرض وہ جل کر پڑا تہا سیاہ
تہا تمامی گویا انگشت سیاہ

روایت

ہی بیان در لشکر ابن زیاد
تہا کوئی ایک خوبصورت خوش نژاد

باندہا تہا سر فتراک ابن شبیر کا
رنگ چہرہ کا تمامی اوڑ گیا

حسن کی خوبی جو تہی جاتی رہی
آگئی چہرہ پہ اوسکے تیرگی

قہر کی سیاہی نی وا اسکے چہرہ
کردیا منہ اوسکا جیسے ...

سب نے پوچہا یہ کہ تجکو کیا ہوا
حسن کا تہا تیرے شہرہ جہان کا

روہ تیری تہی یا این رو سیاہ
کسطرح ہو گیا اسکا نشان

بولا جسدن سی سر ابن علی
باندہا مین فتراک اسپ کو بہول

آگیا ہی سر ورا وسدنسی دیکہہ
دی پکڑ کر بازوون کو میری آنکہ

آگ سی لیجاتی ہین جھڑک کر ان ۔ اور سی لٹکاتی ہین اوٹھا کر اب
اس سبب سی ہو گئی ہی پردہ سیاہ ۔ اور اسی تکلیف سی حالت تباہ
ان عذابون مین وہ رہیگا سدا ۔ ہو گیا دوزخ کا آخر وہ گرا

روایت

راویان با خبر سے کیا بیان ۔ واقدی سے نقل کی ہے داستان
یا حضرت مقتل شبیر کے ۔ ایک بوڑھا تھا کہ اوس سی پوچھا لیے
تھی نابینائی کا ہی کیا سبب ۔ یون کہا اوس نے کہ ای مقبول رب
مین نے دیکھا مصطفیٰ کو خواب مین ۔ سینہ شق تھی پیچ و تاب مین
تھی جرا ہے بازوون [illegible] ۔ اور [illegible] ہاتھ مین [illegible]
او ٹھایا تھا فرش حیدری پر ۔ آپ نے ہاتھ کر پکڑا تھا مجھکو
تیغ کرکے قاتل شبیر کو ۔ فرش ڈالا اوسکی سر [illegible]
پھر اسی حالت مین لیا اوس [illegible] ۔ پھر لی ماتھا حضرت کی [illegible]
اوس کے اوپر ایک سلائی ہوئی ۔ اسی آنکھون مین اوسکی پھیری
اس سبب سے ہو گیا وہ بی نظر ۔ [illegible] و اوس روز [illegible]

روایت

لکھی مین تھا سامنی [illegible] ۔ قتلہ [illegible] کا ای [illegible]
[illegible] کی مشکل اوسکی ہوئی ۔ نار دوزخ کی طرف ہمراہ کی

روایت

راویان اخبار الاتفاق ہے	یوں کربلا میں ای یاد واقف
جب شمار انتقال اصغر کی تھا	وہ ہوا ایسی مرض میں مبتلا
ہو گئی پیدا بدن اوسکی لپیٹ	گرمی و سردی سے اسپر تشویش
کرچہ پنکھا کرتے تھی اوسکی حشم	اور بھی آگ کا [illegible]
وہ بھی ہی کرتا تھا واویلا	تھا نہ کوئی چارہ اوسکا
اور کرتا تھا بہانہ ... سے	پیتا تھا پانی گھڑی مشکی سے
پیاس سی اوسکا پیٹ [illegible]	تھی زبان پر الغیاث
آخر شرا اوسکا شق ہو گیا	ہاتھ سے ایمان کا [illegible]
کر پیدا ہو کا وہ [illegible]	ہو گیا راہی سوئی دار البوار

ہو چکا ذکر یہاں تک احوال اہل حرم
یہاں سے احوال اصحاب ہی ہیں

اب سنو حال یزید بد نہاد	اور حال ابن زیاد نامراد
اور حال ابن سعد اور شمر کا	ہوا اونکی وہ [illegible]

روایت

کہتی ہیں [illegible] حال	اس طرح حال یزید [illegible]
تھا جو قتل حسین با صفا	دل یزید پر [illegible]

تو خدا سے پالیسی قطع نظر — تھی اسیرا اعلیٰ جو حبالی نظر

پس حسن نے لیا اشقیا کو بلا — ایسے تھا اسی وقت شیعہ بپا

یہ کہ ظاہر ہوا غضب حق تمام — لپٹ اوسکی جو شیر الظلام

گرچہ ہوں امر اور حسین شاق تر — احتمال اونکا ہی لیکن پھیل سر

اوسکے عمل پر اگر کیجے نظر — تو بتر اوسے ہی پائی جو

روایت

ایک اور لکھی ہے از روی کتاب — کر دیا سپرد مدینہ کو خراب

سال ہجری ستے تریسٹھ نیز — ماہ ذی الحجہ کی ہوتی سب یہ بین

متفق ہوا اہل طیبہ نے جبی — چھوڑ دی بیعت یزید [illegible] کی

اور نائب اوسکا جو عثمان تہا — بن محمد ابن ابو سفیان کا

بس دیا اوسکو مدینہ سے نکال — تب یزید اہل شقی پر [illegible]

مسلم ابن عقبہ کو کرکے تعین — بھیجا طیبہ کو [illegible] لشکر بہین

اہل شام اور فوج بے حد ساتھ [illegible] — اہل طیبہ کی ہوا [illegible]

جو ہوا جبر اور نہیں الغضب — [illegible]

حد سے پاتی تھی شکست اونکو ہوئی — [illegible] نہ ان کی

[illegible] سے [illegible] — اور [illegible]

[illegible] اوسکی [illegible] — [illegible] والوں کی [illegible]

قتل ہو اوس وقت پالی جب امان — تھی سب چھوٹا بڑی نعرہ زنان
سات سو اصحاب ہائی بیچ خطر — ام سلمہ کا کیا تاراج گھر
سب ہوئی ہیں اوس اہل سپاہ — تب دن آیا نکوئی پڑہا نماز
اور سنگ کعبہ ہوئی سب خون — پھر منبر منبر یقینی بالیقین
اور اعدا قبضہ شہر اوپر ہیں — سب ہوئی ہیں لائی وہ لعین
سب ہوئی کہتا حسین مردود — اوس کا ایک حرف حرف و ہم
گذرا تو تجہہ اوسکی پوست ظلم کر — ہاتھ اوسکی لب طاقت کی
ہی قلم لکھنی ہی اوسکی بیان — ہاتھ کی نطق ور ہی صد امان

روایت

ایک اون سب میں کہ تھے شبیہ و — آیا ہم کعبہ کی حرمت کا تنک
تہا محرم کا مہینہ لا کلام — شامیون کا لشکر تہا خیر الانام
آیا حیت اللہ پر جنگ حصین — لیکی ایک فوج گروہ ظالمین
اور کیا محصور چالیس روز تک — اہل کعبہ کو بظلم و ہم تنگ
اور کئی اوراب کعبہ کی دور — بیٹھ آیا از امورات قصور
اور بیا صحبت اللہ کا — پھر لشکر شامیون کی پہر دیا
اور سب سنگ نور کی سرا — اور جلایا کعبہ کا سایہ الباس
اور ور کعبہ کی کل اپر ووی ہان — تیر چھوٹن لی نکالی روشان

اور گلیم کا رہا گھر بے لباس ‌ ‌ اہل بیت اللہ پایذا و ہراس
تہا محرم کا مہینہ رکہہ خبر ‌ ‌ سال پچپن تہہ ہجرت خیر البشر
مہ کہ چالیس دن تک یہہ رہا ‌ ‌ پہر اسی سن میں وہ کافر مر گیا

روایت

اور اون سب کے بہی اک اور کال ‌ ‌ کر دیا ممنوع شرعی کو حلال
جون لواطت اور زنا شرب خمر ‌ ‌ اخت کی تزویج با اخ بی خطر
اور قتل اسکے کار قبیح ‌ ‌ کفر بہی تہا اوسکی یہہ حجت صحیح
اور تفصیل اس سوانح کی تمام ‌ ‌ ابہی جا پر ہی مصلح لا کلام
وہ لعین وہ شور بخت المختصر ‌ ‌ تین سال اور سات ماہ ای خوش سیر
ایسی ہی ایسی عذابوں میں وہ سخت ‌ ‌ مبتلا رہکر بکثرت تیرہ بخت
سلطنت کا ابہی اک دم مار کر ‌ ‌ سوی دوزخ کر گیا آخر سفر
شہر ہی ایک شام میں حمص اوسکا نام ‌ ‌ اوس لعین نے چہوڑی دنیا انصرام
اور تہا ماہ ربیع الاولین ‌ ‌ اور سنہ رہوین تہی اوسکی بالیقین
اور تواریخون سی ہی ثابت ہی یہ ‌ ‌ عمر تہی اوسکی اوتالیس سال کی

روایت

کہتی ہیں راویان صدق قال ‌ ‌ ایکدن آیا یزید بد مآل
حضرت زین العبا کی روبرو ‌ ‌ کی نہایت عجز سی یہہ گفتگو
کہ وہ قتل مجہسے وہ سرزد ہوا ‌ ‌ کچہہ نہیں خطا کی سب ہوا

اتنی آئی ہی نظر [illegible] پاس
[illegible] کیا شامت اعمال سے
کس کے آگے [illegible] زبان
اس [illegible] میں [illegible] ہوں [illegible]
اب [illegible] الام [illegible]
[illegible] کی [illegible] ہی
اب رہا ہی کون ایسا [illegible]
اور رہا [illegible]
[illegible] ہوں [illegible] اور [illegible]
آگے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دل [illegible] ہر دم [illegible]
اور [illegible] حال [illegible] افعال کیے
اب [illegible] میں [illegible] بیان
اور [illegible] امید [illegible]
مضطرب [illegible]
[illegible] میری حال [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible]
[illegible] فضل [illegible] اور [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جب یزید اوٹہہ کر گیا تب حشر تک | دوستو ہیں خاندان کی ہی امی
جلتے دوزخ میں الیسی کو دوام | کس لیے ہلاکی ہوئیگا یا امام
عاقبت بالخیر ہوئیگا عمل | یہہ بڑا ناکس ہی ناپاک دغل
تب لگے فرمانے یوں زین العبا | ہی ہمارا خاندان ایسا بڑا
کہ ہماری ناناکو بے ارتیاب | رحمۃ للعالمین کا ہی خطاب
ہونہ ایسا آپ وہ خیر الوریٰ | ہوں شفیع اس شخص کے بہی بہلا
تو بہی اسی صورت میں رکہو تم خبر | اوسکی لعنت کا ہی یہہ اشکار
دوستی دشمنی ہی کچہہ بہین | حصہ لعنت یہہ سمجہو بالیقین
کہتی ہیں یوں راویان خوش خصال | جبکہ گذری عمر کی اسکی ساٹہ سال
سن تہی پینسٹہ ہجرت خیر الوریٰ | اس جہاں سی کوچ اپنا کر گیا

روایت

راویان خوش طریق دینک کا | یوں بیان کرتی ہیں یہی کی تہا بر
جب ہلاک لعین کی جہنم میں ہوا | از یزید ظلم سے جدا
عاقبت میدان وہ لعین حسن کا مال | کر گیا دنیا کی وہ دشنی انتقال
ہوگیا حسب اسکی دوزخ یزید | اور خالی رہگیا تخت پلید
[illegible] ارکان شاہی سب تہا | تخت پر بیٹہلے کسی کو شتاب
[illegible] وہیں [illegible] | اور شیخ آئی باکرام و ادب

اپنی دادا کے وہ شر پہنچا تھا
زیست مین اپنی پہر سمجھا
تھا جسے ہم تخت پر اب یزید
چڑہ کے منبر پس از حمد خدا
یون لگا کہنے سے ذم پکیان
میرا دادا ابن بوسفیان بلا
اس خلافت کی لئی لڑتا رہا
تھی خلافت پاس علی مرتضی
اس کے پیچھے میرا باپ تھا پدر
کچھ نہ کیا تھا وہ حق وانست
اور وہ اپنی حکومت کے لئے
مثل شبیر دل و جان بتول
مار کر لعین ہوا تھا شادمان
اس جگہ سے تب پدر روز کی لئی
ساتھ اپنی لیگیا وہ وبال
منہ کہکر پھر خوب رویا زار زار
واقعی یا جواب لی پہر گیا

پھر کہا بوسفیان جری الولا
کر گیا اپنا پہر سگو تہا
اور ہادی حاضر ...
اور لعنت ہے پہ خیر الوریٰ
خلافت حق خلفای زمان
مرتضی کے ساتھ از راہ خلاف
آخرش سچ بات پر قائم ہوا
الحق والبق شتکلم ہے صفا
تا صبا نہ سلطنت تخت پر
سب بنیا پر سلطنت
تا نبا ہی سلطنت ...
اور ابن حیدر وال رسول
مر گیا آخر کو وہ بھی نوجوان
آلطمع مین کار کیا کیا کچھی
دین اور دنیا کار کہہ سر ...
پھر کی نعرہ یون کہا اوی ...
شہا عقلا یہہ نہین ہرگز روا

الفت دون پہر گیا وہ پست ... سکھلا تھا سی تھا جنگ پشت

یا بعد وہ جو سکی جای بہ لب ... کیونکی قتل او سکا ہوا اور

اور لی الدنی مباح اکل اب ... ابچہ پر کو کیا اوسنی خراب

اور روا رکہا جو دبی بہت شک ... خانہ کعبہ سے حرمت کا بتک

اور اوسنی کی لیتے شیطا صلاح ... بہین بہائی مین روا رکہا نکاح

الیس یعنی مین چاہتا تہا سلطنت ... یا دو نکی بہہ محبت سلطنت

ہو کو لی اولاد بو سفیان سی ہو ... آئی اوسنی تم امیر اوسکو کرو

بیٹی گردنی مسلمانو نکی عام ... عقد بیعت اپنا کہیجا لا کلام

بجی منبر سی پہر آ وہ حق پرست ... بیٹہا ایک گوشہ مین ہو نشست الست

اور کیا اپنی در خانہ کو بند ... روی عالم پر بغیر از چون و چند

اور اوسکی بعد وہ اہل صفا ... رحمت حق جلد جا اعلی مین ملا

کی خلافت تین ماہ ای دلفروز ... اور بقول بعض کل چالیس روز

اوسکی گذری عمر سی اکیس سال ... اس سرای فانی سی کی انتقال

اسمین ذکر ہے حال ابن زیاد ملعون
خون کی شبیر کی کیا لیا اوسکو حیران

جسکی حال یزید پلید بہ لکہو ... اب سنو تھوڑا سا حال ابن زیاد

وہ ملعون جنگ مین مختار کی ... ہو گیا کشتہ لڑائی مار کی

اور سپہ مختار اور روی جب / تہا عبید ثقفی کا نبیرہ
ابن سعد اور شمر کو پہر مار کر / کر لیا اپنا تسلط کوفہ پر

حکایت

کہتی ہین مختار لی کوفہ جب / کر لیا اپنا تسلط خوب تب
حکم اپنا اسطرح جاری کیا / لشکر ابن سعد مین جو کوئی تہا
اور سب ایک قتل ہو یا شمر کا / حکم دیا ایک ایک کا اوسنی پتا
چند جو تہا غرض پا کر پتا / سبکو گردن مارا اور سولی دیا
تہا غلام خاص جو مختار کا / حکم یون مختار نے اوسکو دیا
جلد ابن سعد کو حاضر کر / جب ایا یا حفص ابن عمر
پوچہا یہ مختار نے سبرا / کہ ان دنی حال ہی اوسکے
حفص نے کہا الہمرین ہی شہا / اسی سبب مختار یون کہتی
اب علوم ہی کیا کہو / قصہ اپنی شہا سی مونہہ موڑ کر
ور قتل ابن رسول کردگار / کی ہے کیون خانہ نشینی اختیار
با سپہ خدا اونکی حاضر کریہان / اوسکی بعد پوچہی یہ کام اوسکی
الغرض جا کر غلام ان بد / لائی ابن سعد کو کی
پہر دیا ان حکم ابن سعد کا / تہا جو سر کو پہنکو دیکر جدا
کاٹا ابن سعد کا سر / مارا اوسکی کو بہی اوسکی ذبح کر

مارا گیا اون شمر کو بھی بھیجا
بھیجی پیش مختار کے سر
پھر دیا مختار نے یہ حکم عام
جو لشکر ابن سعد میں تھا سردار
جس جسکو اونے پایا اوکیا
جب ہوا واقف ہر ایک بد معاش
چاہتا تھا سب کسی جان بچا
نے کی کوفے سے بصرہ کو گریز
کرتا تعاقب لشکر مختار سے
جو کہ تھے اون زمرہ شیطانی
اور تھے اوسکا جلالی نے شمار
خولی ابن یزید پر شدید
دیکھ کر مختار نے پہلے کیا
دیکی پھولی آگ میں وہ پھر جلا
ایسی ہی اور دونکو بھی مارا گئے
الغرض مختار نے جس جس کی
[illegible] از قتل خولی یزید

بعد پھانسی کر دیا اوسکو جلا
کر فراہم ایک جا یا بعد کر
کہ بقیہ تھے یہاں اشخاص عام
بعد کہ میں کربلا کے تھی بکار
اونکو مارا اور چھوڑا زینب سا
یہ کہ بھی مختار نے لیا اقتصاص
دیکیا چھوڑا نہیں وہ مشکلا
جان بچا کر بھی اگر شمشیر
سے وہ ادا آخر شیر ایک بار کے
وہ بھی مارا گیا تھے پھانسی
اور لٹکی تھی اوسکا لوٹ پاس
پیش مختار آیا جب ہو کر
لیکے کو اوسکے دو [illegible]
جب اپنا اوسکا [illegible]
لشکر ابن سعد [illegible]
پھانسی [illegible]
اور [illegible] ابن سعد [illegible]

اونپر ہو لعنت خدا کی او عذاب
تب پڑا اوسین خیال پر شتاب
تھا سپہ ابراہیم اب اک اشتر ایک
تھے اوسکے ساتھ مین فوج جہاد
وہانسی ابراہیم چلکر بے ابا
تب کنار بحر پر ابن زیاد
تا صلا اوس بحر او موصل بیچ تھے
مستعد ہو جنگ کے سامان مین
اور ہوا آمادہ جنگ و ستیز
دل مین کچھ خطرہ نہ لایا جان کا
سپاہ اک لطف سین پایا ظہور
سنکے ابراہیم کی اخر سپاہ
شام کا لشکر ہلایا تا جنگ
لشکر ابن زیاد از کفر مست
کر لیا تب فوج ابراہیم بھی
علم ابراہیم کی بھی یون دیا
حکم کی فوج عدو کی آئی ہاتھ

پر لکھی ہیں سر دہم الی یوم الحساب
بند قتل ابن زیاد [illegible] شتاب
صاف طینت پاک نیت صد [illegible]
بھیجا ہے بہر قتل [illegible] ابن زیاد
بیچ موصل بین جب آ حل [illegible]
کھینچکر لشکر سی جلد ابن زیاد
پانچ فوج یعنی ستر ان مین سکا
سامنے یا ندر سپہ ان مین
باندکر تیر و کمان شمشیر تیز
کیون نہو جب تہا ایمان کا
جنگ کے وقت بہرای دکھی شعور
دی شکست اونسی نماز شام گاہ
سامنے سی بھاگا آخر ہو کی تنگ
جب لگا ہونے گریزان کہا شکست
پیچھی اونکی دور تک دوڑی سپاہ
پہر کفن کو خالی کیے
دو چھوڑا اوسنا تکم از قید حیات

الغرض لشکر کو اسی نیکو نہاد
پاکر از ہمراہیان ابن زیاد

مار کر دن کیا جان سی رہا
اور عبید اللہ بہی مارا گیا

فوج سی بہیجا پہر عبید اللہ کا
لا کر ابراہیم نے اوس کا سر کہا

اور ابراہیم نے اوس سر کو لی
بہیجا کوفہ اوس کو پاس مختار کے

بہیجا کوفہ مین طرف ابن زیاد
دیکہا جب سر کو بہ یاد ابن زیاد

حرمی مختار کی اراستہ
اور سر جانی نکان سر شہ

تہا کیا دار الامارت مین تمام
کوفہ کے ایک جا لگی خاص و عوام

ہو رہا ہی علم الا اوس زمان
سر عبید اللہ کا حاضر ہوا جہان

سب ایا سر عبید اللہ کا
آگی جب مختار کے رکہا گیا

تب کہا ای مردم کوفہ سبہی
ہی سر ابن زیاد و ذرخی

دیکہ لو تم سب سخن نے قصاص
اوس کے پایا کے تلی با الاختصار

روایت

اور مفتاح النجا سی نقل ہے
واقعہ مختار ہی ای نیک سے

وہان شام از روی شمار
قتل کہ ہو بہی تہی ماہ شہزار

روز عاشورہ دہ کو تہا ہوا
سنہ بہی سنتیس تہی تاریخ اوس کا

کربلا کی واقعہ سی ایک سال
چہہ برس پیچہی ہوا تہا بیگمان

روایت

ہی یہ وارث حسینی بد خصال
اور اوسکے جملہ سردار بد سگال
نکہا ثابت حضا یجائے شب
کیا کہیں ان ایک سانپ نکلا ایدان
ناک میں پہنچا ہر کسو عقب جیسے سفل
ناک میں پھر کہیں غائب گیا
آخر ابن سعد اور ابن زیاد
اور عمر ابن حجاج و قیس ہی
خولی ابن یزید بدبخت لد
اور عبید اللہ ابن قیس بد
اور یزید ابن مالک نابکار
اور شبث ناحلف کی سب لعین
چالیس ہزار کی سپہ بد
والکر [illegible] بدرقہ کی تلی
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جب سر ابن زیاد بد مآل
لاد کسی مختار کے آگے شب
مجرا اسنا ہوا ظفر سے عجب
کوہیں نکلے وہ سب سرونکی میان
اور نکل کر اوسکی ہونٹوں کی راہ
ہیں ہا ایسی ہی وہ آیا گیا
شمر ذی الجوشن بد کون زیاد
اور سنان ابن انس نخعی شقی
ابن اشعث کندی و [illegible]
اور حکیم ابن طفیل ودرہی
اور [illegible] آنکی ہی جو [illegible]
سلاہو کر عدالتی لعین
شدہی ہی عصہ بیابان تہا
کرکی [illegible] اور [illegible]
خاک میں ملکر ہوی سب [illegible]
[illegible]
ہی [illegible] اختلاف

یعنی تاریخوں کی ہیں جو کتاب
اور ہیں بعضی روایت سی عیان
پیشتر قتل عبید اللہ سے
اب کہاں تک لکھوں ہی یہہ مختصر
ہو چکا ہی ذکر اسکا پہلے ہان
حسب وعدہ وہ قادر تقدیر سے
کیسے کیسے دی سزای سخت سخت
ہاتھہ سی مختار کے نقد سزا
کو شقاوت دائمی کی کر ظہور
یعنی تہا جو اوسکا لقمہ عقبا
ہی مفصل حال سب مختار کا
تسلط خوب ہی مختار کا
سب عبید اللہ جو تہا ابن زیاد
لشکر عبد اللہ کی ہی یہہ خبر
اوس نی بہا تکو کر کے لعین
جنگ کو مختار کی مصعب چلا
شقاوت مختار کے ہو در میان

اس طرف اودھن ہی واقع تہا
قتل ابن سعد و شمر و غیر ان
بعض ہین بعد از عبید اللہ کی
اور ہی خدای منتقم کی سر بسر
ضمن اخبار حصہ ہیں بیان
قاتلوں کو حضرت شبیر کے
یاد کرتے ہونگی ہی سب سخت
کیا ور دامان قوم اشقیا
ذلت ہی مختار کی ذالا فتور
ور نہ جنہی نے کی اوسکو
یکہہ تاریخوں ہیں لکہا جا بجا
کوفہ اور اوسکے نواحی ہیں ہوا
جنگ کے دنکی ہوا اکثر لعین پر
اب ہوا مختار کا حال
ہو چکا ہی عذاب
یعنی کوفہ کی جانب
کشت و خون ہی لکہا

آخرش ہوئی لگی جب جستو لست
لشکر مختار لگی کہانے شکست

اور ہوئی فتح و ظفر با فوج خیر
اور نصیب مصعب ابن زبیر

اور کیا مختار کا سر تن سے دور
بہاگا لشکر کہا ہے بیت مقصور

جبکہ مصعب نے تسلط خوب پایا
کوفہ اور اوسکے نواحی پر کیا

اور تہمے تب عبد الملک نے اوس زمان
جنگ کی مصعب سے با فوج گران

ہوگیا عبد الملک پہر فتحیاب
کار مصعب کا ہوا بالکل خراب

مصعب ابن زبیر با وفا
اور ابراہیم ابن مالک بہی مارا

قتل ہو کر اس جہان سی چل بسے
کو پہنچ کر دوش سیرین کو کر گئے

روایت

نقل ہے ابن عمیر لیثی سے یہی
اوس کا یہہ مضمون ہی ای نیک پی

اور عبد الملک سے یہہ دن کہا
میں نے دیکھا پہلے سر شبیر کا

قصر میں ابن زیاد نامراد
اور پہر اوسکی سر ابن زیاد

روبرو مختار کے اسی قصر ستور
پہر سر مختار مصعب کے حضور

اور بعد اوسکی سر مصعب کا
دیکھتا ہوں تیری آگے رکہی

لائیں ہیں دار الامارت نابکار
مانگتا ہوں میں پناہ لیل و نہار

یہہ مکان سے بڑی نہایت ہی برا
ہی ریشیوں کی سرونکی گونکہ جا

اس مکان کی یہہ جگہہ خونخوار ہی
ہوئی شکلیا از در و دیوار ہی

جب سنی عبد الملک نے یہ کلام
غصہ سی ہوا نہایت پر وبال
اور تب عبد الملک مصعب سے خفا
کرکے خون مصعب کا از دست جفا
تب یہ چاہا مارے عبد اللہ کو
سب نے ان فوج کی انکار کر
ہی وہاں جنگ اور خونریزی تمام
ایکدن حجاج نے دربزم عام
میں کہا کل کی رات یہہ دیکھا ہی خواب
سنکے یہہ عبد الملک حجاج سی
ساتھہ میں حجاج کی لشکر دیا
آخرش حجاج نے طائف میں جا
جمع کر ایک جمعیت فوج گران
مکہ میں جاکر کیا جنگ و قتال
اور گھیرا تھا عدو نے سارا مکہ
یہ آ سنگ بیت الحرم مکہ میں ہوا
اور عبد اللہ نے از دست جفا

زخم سہی اور شہادت پایا حکم عام
بیشک وہ اسکی بنا جیسی کمال
ہی حجاج فتح و ظفر حسب الطلب
اپنا کوفہ پر تسلط کر لیا
بھیجکر فوج اپنی بیت اللہ کو
بولی کہتی حق کا یہہ تو حصبی
عقل ہی جانے نہیں رکھتی تھی کام
یوں کیا عبد الملک نے کلام
میں عبد اللہ کا سر تا شتاب
سمجھا راضی ہی لڑا اسکی لئے
سوی بیت اللہ روانہ کر دیا
تہا مکان میں طائفہ اس بد ذات کا
جانب کعبہ عدو الملعون روان
تہہ کر ابن زبیر خوش خصال
کعبہ کا ادب رکہا طاق پر
جو لیسی کشتو کی تمامی جابجا
نہ سہی حضرت شہادت کا پیالہ

جبکہ یہ بھی مرحلہ طی ہو چکا — زور سب مروانیوں کا بہہ ہوا

اور ہوئے انکی حکومت در عراق — اور حجاز و شام میں بالاتفاق

اور یہی اکثر ممالک میں رہا — حکم دس سو ماہ تک اس قوم کا

جسکے ہوتے ہیں تراسی سال ان — چار ماہ اوپر بلا دو کم ان

آیا انا انزلنا میں ہی ای نکتہ بیں — آیہ خیر من الف شہر بس

اوسکی ظاہر ہی ہو کچھ تفسیر سے — ہی یہ مروی حضرت شبیر سے

یہ کہ ہی پس یہ مہینے ہیں مراد — مدت ملک و تسلط کہہ دیا

یہاں تلک اولاد امیہ کی رہی — سلطنت ہزار ماہ کی ہوئی

روایت

کہتے ہیں مروان تھا [illegible] — ابن مروان بن حکم اپنی حرب

یہ خلیفہ ہی امیہ سے آخر — خوب کی ملکوں میں اپنی دار و گیر

وہ مروان میں تھا ثانی وہ چلا — قتل کو عبد الملک کی خفا

جسکے ہوتا وہ مقام زاب پر — ایک خندق واں کہدائی بہر

فوج بھی ساتھ اوسکی از حد بیشمار — کہتے ہیں ایک لاکھ اوپر بیس ہزار

لیک عبد الملک بھی تھی فوج — دوسری جانب سے تا صبح اوج

ہو چکا جب قتل مروان سوی زاب — جنگ کی مروان نے لایا اوسکی تاب

روز شنبہ کیا مہینہ تاریخ [illegible] — اور مہینہ تھا وہ آخرے

ایک سو چھتیس تھی ہجرت کی سال حد کو پہنچی ان سبھی جنگ و قتال

آخرش مرد و دلی پائی شکست کر لیا عبد الملک نے بندوبست

قتل سے تھا ئیں مروان ہوا تھی یہی بربادی کی عمر اسکی لکھا

کہتے ہیں راوی کہ عبد اللہ تھا بن علی وہ ابن عبد اللہ کا

اور عبد اللہ بن عباس ہیں جو کہ خیر الخلق و خیر الناس ہیں

کر لیا اپنا تسلط شام پر شعبہ ہو شیئی اپنی کام پر

جو تھی اولاد امیہ کے قبور اونکو انہی کھدوا کی پھر اپنی حضور

اونکی سب ہیکل اونہی مردی نکال اور جو تھی زندہ کیا اونکا بحال

اونمیں پھر زندہ نہ چھوڑا ایک بھی کی ہلاک کی تیغ سے کر جد جد

پھر رہا باقی نہ اونمیں زن نہ بیا غیر مفروران و طفل شیرخوار

اس رسالہ کا یہاں خاتمہ ہوا ہے رسم
تاکہ معلوم کری اوسکو ہر ایک ہے جہان
ہی معہ حال وفات اور ولادت آئین
خلفائی نبی اور بارہ اماموں کا بیان

راویان صادق القول و بیان یوں بیان کرتے ہیں ایسا ان جہان

سید مرسل محمد خوش ادب ابن عبد اللہ ابن مطلب

ابن ہاشم اور ہیں عبد مناف کہ ہیں پیغام ہادی سب بلا خلاف

دو شنبے کو تھا شہر ربیع الاولین
پیر کا دن تھا تو کر اسکو یقین

سال عام الفیل کا تھا بارہواں
سال چہل و یک نبوت شد عیان

سن ہے ہجری گیارہ اور تھا وقت چاشت
پیر کا تھا روز اور تھی دس سات

ماہ ربیع الاولین کی بارہویں
خلد میں پہنچے جب ختم المرسلین

عمر سے گذری تریسٹھ سال تھی
عائشہ کی حجرے میں مدفون ہی

آمنہ بنت وہب ہے ماں کا نام
اور عبد اللہ باپ خیر الانام

زوجگان حضرت خیر الوریٰ
بندیاں تھیں تس نسب میں ہیں جدا

گیاراں منکوحہ سے ایشان چار
نام بتلاؤں تمہیں کر کے شمار

ماریہ زینب جمیلہ ...
چوتھی ریحانہ اسے ... میں ...

اور خدیجہ صفیہ عائشہ
زینب و حفصہ خدیجہ طاہرہ

ام سلمہ سودہ و زینب دگر
گیارہ ہوئیں میمونہ پاکیزہ سیر

اور ز اولاد رسول کردگار
چار لڑکے چار دختر کر شمار

ایک ابراہیم بیٹا آپ کا
ماریہ قبطی سے تھا پیدا ہوا

اور قاسم طیب و طاہر عزیز
فاطمہ کلثوم زینب با تمیز

اور رقیہ ... تھی ان میں ...
بس ہیں از بطن خدیجہ خوش ...

حال جناب رسول خدا صلعم

باپ جناب کی پاکی ذات
بطن ام میں تھے ہی رسول کبریا

عمر جب حضرت کی گذری چار سال — مادر حضرت نے بھی کی انتقال

پرورش کی آپکی اوسدم کفیل — آپکی دادا ہوے بے قال و قیل

عمر جب آٹھ سال ہوا پانچوان — چھوڑا عبد المطلب نے بھی جہان

تب ابو طالب جو تھا عم آپکے — پرورش وہ آپکی کرنے لگے

ہو چکا جب سال عمر پچیسوان — کی خدیجہ طاہرہ سے عقد ہان

عمر ہوئی جبکہ چالیس سال کے — آپکو اوسدم نبوت حق نے دی

ہو چکی اکاون برس کی عمر جب — آپنے معراج پائی تا بہ رب

دی فضیلت حق نے سب پہ یک بیک — پھر نماز پنجگانہ فرض کے

جب ترپن عمر سے گذری تب — آپنے ہجرت کی تب مکہ سے جب

اور مدینہ میں کیا اپنا مقام — کی اقامت دس برس تک وہاں تمام

جب برس گذری ترسٹھ عمر کی — جانب دار البقا راہی ہوے

نصرت حق کی تعزیت اصحاب کے — وہ یہی کلمات سن خوش ہی ہی

ان فی اللہ عزاء من کل مصیبة وخلفا من کل ہالک ودرکا من کل
فائت فباللہ فثقوا وایاہ فارجوا فان المصاب من حرم الثواب

ہے یہ خبر یہ کہ خدائے ذو السلام — ہر مصیبت سے دلاسا پا السلام

اور عوض ہر مرنے والے کا ہے — اور فائت کا بھی تدارک ہے

حق تعالیٰ پر کرو تم اعتماد — اور رجوع اوسکی طرف با اعتقاد

سو جو صحبت میں رہی تھی مصطفا
انکی گیارہ چہار سے [illegible]

حمزہ و عباس و قثم حارث ضرار
بو لہب ابو طالب عبد الکعبہ ہم
اور مقوم و زبیر ہیں ای کرم
انکی [illegible] پاکیزہ نفس
حیدر و عثمان و بو بکر و عمر
سعد و طلحہ و بو عبیدہ اور زبیر
[illegible] ہیں [illegible]
ہیں تو خلفای اربعہ چار یار
[illegible] سلمان حذیفہ [illegible]
[illegible] قول الیقین
یاران ہیں عمر [illegible]
[illegible] خلفای اربعہ [illegible]
[illegible] اہل بیت [illegible]
[illegible] ابن العاص [illegible]
[illegible]

جو صحابیات ہیں [illegible]
نام بتلاون سب ہی کی صاف صاف
[illegible] زبیر و خوش شعار
[illegible] محترم
اور صفیہ [illegible] ام حکیم
جنکو جنت کی بشارت ہیں وہ دہ
عبد رحمن و سعید خوش سیر
ہی امین جو کہ کہی النبی [illegible]
[illegible] و خواص [illegible]
بلال و حمزہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
نام آب اون سب کا بتلاون [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اور سوا ان آپکے بی فیل و قال
کعب و بو محذوره عبد الله سعد
سند و اسما جاریه کی بیٹیان
اور ربیعه ابن کعب اسلمی
عقبه عامر اور انس سعد و بلال
اور تھی ستائیس حضرتکی غلام
اور خچر تین تھی گھوڑی تھی دس
شانه عاج و کمر بند و نشان
ایک ترکش اور تھی ھنبال ایک
فرش ایک چھپین دکیه چرم کا
اور تھا ایک ظرف پیتل کا تمام
اور اک پیاله کہ تھی جسمین [illegible]
اور ایک پیمانه صدقه فطر کا
اک عمامه اور تھا سیاه اک گلیم
اور دو جامه تھی سشن ای پاک باس
اور سوا اسکے تھی جامه اور بھی
تھا سپید اک مرغ سو تھیں مرغیان

ام ملکه ام و اسامه اور بلال
خادم اسکا نام شتن اب انکی بعد
بوذر غفاری پاکیزه زبان
اور عبد الله بن مسعود [illegible]
اور دو مجمر بکیر و [illegible]
اور بستره باندیان [illegible] کلام
چار نیزه اور دو تلوار بس
خود دو مقراض آئینه اور سرمه دان
دو زره اور دو عصا تھا اک
تھی رسنکا اک ایک جام تھا
غسل جس سے کرتے تھی خیر الانام
تین جا پر تیره چاندی طرف کی
صاف منھ کرنیکا ایک رومال تھا
اک انگوٹھی جسکی تھی حلقه مین سیم
جسمی آدینه کی پہنتی تھی نماز
حضر الله دو جامه تھی [illegible] تھی
اور تین [illegible] دو [illegible] که جانا

دو قمیص اور ایک چادر اک عمامہ … ایک کمر بند اور یہی تھی خلافت

حال ابوبکر

حال ابن ابوبکر عبد اللہ کا … عاشق صادق رسول اللہ کا

اونکو تھا صدیق اکبر کا خطاب … ثانی اثنین سے بھی انتساب

بد تھا قحافہ کی سبب تھی ای عزیز … یعنی عثمان ابن عامر [illegible]

مکہ مین پیچھے دو سال از عام فیل … آپ تھے پیدا ہوی اقبال جلیل

رات تھی مشکل کی [illegible] ستائیسوین … تھی جمادی مین کی کہتے ہین

گذری جب ترسٹھ سال کی … اپنی سوی تھا رحلت کری

آپ طیبہ مین ہوی مدفون [illegible] … دفن سرور کے برابر [illegible]

مادر صدیق ام الخیر ہے … بنت صخر ابن عامر [illegible]

کی خلافت دو برس اور چار ماہ … حضرت صدیق کی ای باوفا

حضرت صدیق کی تھی چار زن … ام رومان امینہ ہی اک [illegible]

عبد رحمان عائشہ اس سے ہوی … دوسری کا نام [illegible] تھی

[illegible] قتیلہ اوس سے عبد اللہ ہوا … اور اسما ایک دختر پایا

تیسری زوجہ کا نام اسما لکھا … کہ محمد اس سے بھی پیدا ہوا

[illegible] حبیبہ [illegible] … حاملہ تھی آپ کے وقت وفات

[illegible] … ام کلثوم اوسکو ہی [illegible]

روایت

اسطرح سی لکھا ہی اصحاب میں | فوت عبد اللہ کی اسباب میں
غسل اکے ان شستہ ہی پاس کیا | رات وہ جاری کی نبی نی تنہا
نبی چادر ہی کی سنا تو ہین | دن تہا دو شنبہ کا شک اسمین
شب جمعہ ہی مدد سہی ہوگیا | اسمین پندرہ دن رہی وہ مبتلا
کہا ہی مرض میں اونہا درد یا | جاہی نفس یاری ہی وکیدیا
حالیکہ دن وصیت کی بلا | تو قبیلہ یہودی کیجو سدا
تیسری وہ منین ہیں پہانی ہنی | اونکی خاطرداری ہی تو کیجیو
عائشہ بولی کہی انت ایک ہی | ابابلاد کہان ہی وو سہری
فیان کہا صدیق اکبر لی کہی | حالیہ یان تیری ای نیک
وہ نبی جسکے ید تحقیق سا | او سکے کتنا یا ہی یہاں
الغرض جب اپنی رحلت کری | فی الحقیقت بنی ہی بیدا
اور وصیت کی یہ خاص و عام | بعد میرے کی میری یہ کیجو کام
تم جنازہ کو میری یہ جا ہو | روضہ خیر الورا میں بہا
اعلمو جتم دروازہ بند | السلام ای مرسل
آپ ہی وہ تمہاری اب تلک | اپنا ابوبکر صدیق
آپ ہی ... کا ... جاوی | اور ... ہی اذن ہی

دفن کیجیو روضہ کی اندر مجہی
کہ رسول اللہ نی تمکو جگہ دی
پہر کہو بائیسوین تاریخ تہی
تہا جمادی الآخر اور منگل کی رات
جب جنازہ کو مسلمان لیکی آگئے
اور وصیت کی موافق یون کہا
ناگہان سی غیب سی آئی صدا
اندر کہلا دروازہ روضہ دیکہ مین
بارہوین تاریخ کو پا کر وفات
بعد مدت کی تین ماہ دو سال
غسل حیدر نی دیا ای ناگہان
اور بعد از مردن صدیق کے
آنکی دل مین تہا نشینی رسول
اور کہتی تہی لاش پر یون سبہی کہا
تو ہمی تہا تجہہ پیغمبر کا یار
جانتی تہی معتقد اپنا تجہی
تو سبب تہا آنکی آمد کا

کہو سو تم روضہ کی تم پاس تہی
کہو سو تم اک رہ بیابان مین تہی
زیادہ تہی علت ہوی صدیق کو
سن تہی ہجری تیرہ جب پائی وفات
روضہ ختم الرسل پر لے گئی
السلام ای افتخار انبیا
دوست کو تم دوست سی دو ہان ملا
دفن حضرت کی کیا سوی یمین
تہی سہ یاری بہترین کائنات
حضرت ابوبکر تہی راہی ہوئی
اور پہر اسی عمر کی تہی نہاد
رتبہ تہی رہ رو کی یون کہتی انکی
شیخ کی جا ہی کہ تولی بالاصول
تجہہ پہ رحمت کیجیو رب العلا
سپاہ تہا اپنی رکہتی تہی لیل و نہار
اور کہتی تہی سرا از دل اپنا تجہی
اور تہی ... اپنا ...

ہی تیرا ایمان خالص بالیقین
اور تجھی ہی سب سے دین کے کام مین
اب رہا تجھسا نہ پیارا کوئی آہ
اور رہا تجھسا نہ کوئی محتاط ہی
سنکے یہ اصحاب رونی لگی
رنگ گورا تن تہا نازک اپکا
گوشت اونکی انگلیون پر ہی تہا
اونچا ماتہا اور تہین انکہین کہری
مشک سے ہی زیادہ خوشبو دار تہی
کفر مین نام انکا عبد الکعب تہا
تہی ہر اک کار محمد مین مشیر
اور رسول اللہ جب پڑہتے تہے نماز
پیچہی تہی آپکی ہوتی کہڑی
اور مجالس مین رسول اللہ کی
گر کوئی انجان وہان آ بیٹہتا
اور جو تہا جانتی والا کوئی
خالی کر دیتا جگہ کو بی ابا

اور یقین محکم ہی تیرا اشک ہین
ڈرنے والا درگہ علام مین
راہ پیغمبر پہ تجہسا خیر خواہ
کل رعایت مین رسول اللہ کی
انسوون سے اپنا مونہہ دہولیتی
خوبصورت گلون پر کم گوشت تہا
راویون سے اسطرح ثابت ہوا
اور تہی ریش مبارک ہی بڑی
گرد جبین سے نہ فہ تار رہتے تہے
اور مسلمان ہوکی عبد اللہ ہوا
پہلے ان سے پوچہہ لیتے ہی بشیر
تو ابوبکر عتیق یا خدا نے
سب صحابہ سے تہی عزت مین بڑے
بیٹہتے بو بکر جانب آپکی
خلق سے اوسکو نہ دیتی تہی شفا
دیکہہ کر بو بکر کو وہ آپ ہی
اور حسد دلمین نہ لاتا وہ ذرا

اور دعا کرتی تھی جب حضرت کی
اور تھا دستور حضرت کا ہمیشہ
رکھتی تھی ابوبکر کو ضد آپ کی
اور جو کوئی آپ کی خاطر چاہتا
تو وہ لاتا تھا سنا آپ کی طرف سے
تھا پیار ایک کا دل ایسا ہوا
ایک قضیہ تھا وہاں باہم کمال
کرتی تھی ابوبکر [illegible] باتیں
سب ایما تھی رسول کے [illegible]
[illegible] آپ کی اکثر [illegible]
حضرت صدیق ہو گئی تھی اس
آپ کی [illegible] جب حضرت نے کہا
[illegible] میں ابوبکر اے خلیل
اور تھا ابوبکر کا [illegible] ال
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible] آپ کی [illegible]
[illegible]

آمین کہتا تھا وہاں جو لے بھی
سمجھے تھی جو سب میں یار وہ نکو بیشتر
آپ کی باعث تھا کہ ہر اس
حضرت خیر الوریٰ کی پاس آ
حضرت صدیق کو آرام سے
ایک محل میں گئی خیر الوریٰ
آکر دیں [illegible] باہم انفصال
آئی میں جب [illegible] باہم کمال
حضرت صدیق کی کہنا کیا
[illegible] حضرت خیر الوریٰ
اور کبھی [illegible] تھی خیر الانام
میں خلیل اپنا [illegible] خدا
ہی خلیل اللہ [illegible] خلیل
تھی [illegible] پایا کمال
[illegible] سے
[illegible]
[illegible]

جو عمل حسینی کرے اچھا کیا
اب نہیں ہوگا کوئی یا مصطفےٰ
آپنے فرمایا ہے جو ان تمکو لین
اور قرآن دان صدیق اسقدر
وہ امامت کو کرائی قوم سے
آپ سب یارونکی ہوتی تھی امام
یعنی تھا معلوم یہ صدیق ہان
اور تری آئینہ اکملیت ہے
تھے صدیق ہو کر بیقرار
ان دیا بوبکر نے انکو جواب
اور وقایع مین ہی پہلون نے کہا
اور یہ بھی ہے کہ تھی صدیق اسقدر
اصلاً کو اوسکی کہیے ہشیار
اور جوان مرد اسقدر صدیق تھی
ایکدن حضرت نشستن تھی کہا
کہ طرف سے آئی کفارونکی غول
اور شروع کی ایذا حضرت مین تمام

اوس جمال کی دیری دین اوسکو وصل
جسکو جو دیری بکلہ رتبہ بتا
یعنی تھا [illegible] انسونسی [illegible]
اسطرح فرمائی تھی خیر الانام
جانتا ہے جو قران کو اپنی ہی
اور بھی ہوتی تھی خیر الانام
تھی بڑی قرآن دان قرآن [illegible]
اسکی معنی کو سمجھا [illegible]
سب سے پوچھا انسی کیون [illegible]
ہوینگی حضرت جدا ہمسی شتاب
جسطرح صدیق نے فرمایا تھا
چہرہ کیسی حضرت کو دیکھکر
ہوتی ہیں سب ہمسی [illegible]
کر گئے جیسا کہ اسطرح تصدیق کی
کہ ہے اختم الانبیا کو سب
باندھ باندھ ہے [illegible] قول
اور کہتی جاتی تھی یا [illegible]

تو ہی ہی وہ جو ہماری سب جدا | کہ کہی پوچھا اہای ایک اپنا جدا
بن پڑا ہمسی کچھہ بہی اوسگہڑی | اور ہماری کچھہ نہ وہان ہمت ٹری
حضرت صدیق اونکی ہین لئے | ختم مرسلکے اعانت کی لئے
دیتی ہی ہاتھا کسیکو ہاتھہ سی | اور اٹہنگی ہی کسیکو پانوسی
اور کسیکو کہینچون سی بار بار | تہی ثانی گردسی صدیق یار
اور کہتی تہی زبان سی دوردور | مت ہو خیر المرسلین کے تم حضور
تف تمہاری ہی تمام اوقات پر | ظلم کرتی ہو رسول اللہ پر
لائی اوس مجمع سی حضرتکو نکال | اور نہ لائی اپنی جانکا کچھہ خیال
کیا لکہون جو جو تہین اونمین خوبیان | ہو نہین سکتا ہی کچھہ اونکا بیان
اونکا خود وصاف ہی وہ کبریا | ثانی اثنین قرآن مین کہا
اور کہا حقنے بباب منقبے | وسیجنبہا الاتقی الذی

حال حضرت عمر

وہ عمر فاروق بوحفص ای نگار | بیٹی تہی خطاب کی نیکو شعار
وہ ہوئی پیدا شب یکشنبہ کو | غرہ تہا ماہ محرم کا سفر
اور جب تہا تیسوان ازعلم فضل | اور شہادت جبکہ پائی انجلیل
تہی تیس سال کی عمر | سن تہی تیس ہجرت خیر البشر
دی انہنکی ہی ستائیسوین | زخم آیا پیشین ایک بالکین

دفن غرہ کو محرم کے ہوئی — پاس دو شیخ عالی الشان کے
مادر فاروق اعظم کا ہی نام — خنتمہ ہاشم کے دختر تھا نام
اور خلافت حضرت فاروق کی — دس برس پر سات ماہ اوپر تھی
حضرت فاروق کی تھی آٹھ زن — ام کلثوم اور ملیکہ پاک تن
زینب و ام حکیم اور عاتکہ — اور جمیلہ نیک سیرت پاک رو
دوسری یہ تھی نہیں معلوم نام — یہ ہیں چھہ منکوحہ انمیں خوشخرام
ایک دختر دو پسر پیدا ہوئی — بطن زینب دختر مظعون سی
عبد رحمان اور عبید اللہ پسر — اور حفصہ زوجہ خیر البشر
اور عبید اللہ بیٹا تھا پیدا — پیدا از بطن ملیکہ تھا ہوا
اور ہوئی ام حکیم سے فاطمہ — اور عاصم از جمیلہ طاہرہ
اور رقیہ بطن سے ام کلثوم کے — دخت حیدر ہی بتایا سب نے
اور عیاض از عاتکہ ہی بیگمان — دوسری یہ تھی تو سن اوسکا بیان
ایک سی پیدا ہوئی ای نیک بی — عبد رحمان اوسط اوسکا نام تھی
دوسری بیٹا تھی ای اسکے — عبد رحمان اصغر زینب سے ہوے
چار دختر نو پسر تھے آپکے — اختلاف اسمیں نہیں پیدا ہوے

حال حضرت عثمان

اور ذو النورین پاکیزہ صفات — یعنی عثمان ابن عفان نیک ذات

سن چھٹا تہا جبکہ عام الفیل سے
عمر سے گذر ہے پیاسے جبکہ سال
سن تھے پینتیس ۳۵ ہجرت خیر الورا
جشن کو کت میں ہوئی بدعون آپ
اور سے ذی الحجہ کی تہی اٹھار ہون
مادر عثمان ہیردی کمک اُن
تہا کر نیز ابن ربیعہ بن حبیب
کہتے ہیں بے شرح کا بیٹا جو تہا
پر نہایت وظالم وجاہل تہا وہ
لوگون پر ظلم وتعدی کے کمال
سات سو مصری نے اشتان یار
دیکھی جو ہوسے گا عامل یا نہ بن
تب علی بیٹی کو صدیق کے
اور ہیں بیشتر کو معزول کر
ساتھ ہیں اصحاب حضرت کی وسے
راستے ہیں چکہا ہر ایک اشتر سوار
دیکھ کر ان کو ان سے پوچھا اوسے

حضرت عثمان سے پیارے ہیں جو سچے
یا شہادت کی جہان سے انتقال
اور جمعہ کا روز تہا اوی یا جما
جا کیا حوران جنت سے ملا جب
اور بعضے کہتے تھے ہیں جو جہو حیریا
اور وہی تھے جنت کو نیز انکا ان جان
ابن عبد الشمس و الجھی سن شش
مصر کا عثمان نے حاکم کیا
اور شریفون کا رسن حاکم تہا وہ
یا ہنی مصری لگی فاسد خیال
کی شکایت سب کے پیسے گا ہر بس
مصر سب برباد ہوگا یا یقین
بیجا عامل مصر کا کر آپ نے
دی محمد کو سند کر مقرر
ساتھ اہل مصر کے ہو کر جلے
جاتا تہا وہ ڈرا گئے اندر خبار
کون ہو تم اور کہان سے آتے چلے

بولا وہ یون مین ہون عثمان کا غلام
شتر پر یہہ چلا آتا ہون مین
تب لگے لوگون نے کہا پھر وہان
ہے محمد ابن ابی بکر ای سوار
در جواب اسکے وہ بولا بی ہراس
پوچھا کوئی خط بھی ہے تجھکو دیا
لوگون نے اوسکی تلاشی جب کے
پڑھ کی دیکھا خط کو نہا اوسمین لکھا
اور جو جو اوسکی ہین ہمراہیان
اور رہو تم اپنی قایم کام پر
دیکھ یہہ لوگ سب حیران ہوے
اور وہان حضرت علی کو ساتھہ لے
مرتضیٰ پوچھا یون عثمان سے
حضرت عثمان نے کیے یون کلام
اونٹ ہے یہہ اونٹ کسکا دو خبر
پوچھا اور یہہ خط ہے کسکے سے
بولے یہہ ہے مہر میری بالیقین

حضرت عثمان کا لی کر پیام
پاس عامل مصر کے جاتا ہون مین
مصر کا عامل ہے ہم مین بیگمان
خط انہین ہے مصر ست جا زینہار
جاتا ہون ابی شرح کے بیٹی کے پاس
کہ کے وہ انکار آگی کو چلا
نکلا خط مہر اوسپے عثمان کے
پہونچے جب ابی بکر کیجو سر جدا
قتل کرنا اونکو بھی تم بیگمان
رکہو حکم اپنا خواص و عام کو
ساتھہ لی اوسکو مدینہ کو پہرے
پاس آئی حضرت عثمان کے
آدمی یہہ کسکا ہے بتلائیے
یہہ ہماری ہے غلامون سے غلام
بولی عثمان سے یہہ میرا ہے شتر
کہتی تا ہو جائے سارا جہگڑا طے
پہر کہی یہہ واللہ خبر اسکے نہین

لوگون نی جب طرز خطپر کی نظر
اور یہہ مروان منشی عثمان تہا
اور تہا مروان یہہ رشتہ دار بہی
مصریونکو ہیتہ آیا اعتبار
آخرش عثمان کو ڈالا جانسی مار
آٹہہ زن تہی حضرت عثمان کی
فاطمہ ہی نامیہ رملہ دگر
ام کلثوم و رقیہ پر حیا
اور ہوی اولاد انسی رکہہ خبر
اور عمر تہا تیسری بیٹی کا نام
عمرسی انکی جب گذری چہہ برس
اور چہہ ہین آٹہہ بیٹی ای عزیز
اور رہان عبد الملک علیہ سعید
لڑکیان چہہ ہین تو سن کر یقین
مریم و ام سعید ام عمر
آٹہہ بیٹی اور چہہ تہی لڑکیان
اور عثمانکی خلافت بارہ سال

جاناہی یہہ خط مروان اشر
مہر اوسکی پاس رہتی تہی سدا
تنک نہ عثمان کیطرف باقی رہی
قتل عثمان پہ ہوی آمادہ کار
آگیا اسلام مین ضعف ایکبار
تمکو دیتا ہون مین سب سی آگہی
نائلہ ام البنین ام عمر
ہین یہہ دونون دختر خیرالورا
ایک عبد اللہ عبد اللہ دگر
یہہ رقیہ سی ہوی پیدا تمام
راہی جنت ہوتی یہہ سہہ کس
خالد و شیبہ مغیرہ پر تمیز
آٹہوان ہی ابین بانام ولید
عائشہ ام رہان ام البنین
یہہ سبہی چہہ دان ہین دختر اور یہہ
جب ہوی راہی سوی دار جنان
پہر رہی کچہہ دن کم بی قیل و قال

حال حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام

اور علی بوتراب و بو الحسین ۔ ابن ابی طالب ہین یعنی ابوالحسن
اور ابی طالب ہین ازا ابن مناف ۔ اسمین ہرگز کچھ نہین ہی اختلاف
تیسوان تہا سال عام الفیل کا ۔ جب ہوئی پیدا علی مرتضا
سفدہم رمضان شب آدینہ ہی ۔ اور سن ہجری ہتی چالیس ای اخی
ہوگی زخمی کوفہ مین پائی وفات ۔ مرتضائی یوم یکشنبہ کی رات
ہتی تریسٹھ سال کی عمر علی ۔ قریشی ہوئی ہی آپکے
ام حیدر فاطمہ بنت اسد ۔ ابن ہاشم بن مناف ای مستند
اور نو تہی زوجگان مرتضا ۔ فاطمہ ام البنین اما حجا
خرمہ اور اسما ہی اور ام سعید ۔ لیلی و ام حبیبہ کر شنید
تہے الٹیس لڑکا لڑکی آپکے ۔ اب کرون آگاہ سب کے نام سے
تین بیٹونکا محمد نام تہا ۔ اصغر و اکبر سے مشہور عالم تہا
محسن و حسنین عبداللہ کو کر ۔ جعفر و عثمان و عباس و عمر
عون اور یحیی ہی ای پاکیزہ دین ۔ تیرہ لڑکے اسمین شامل ہی رکہہ یقین
باقی اٹھارہ ہین دختر شمار ۔ دو ہین رملہ دو ہین زینب پر شعار
اور دو کلثوم ہین پاکیزہ نام ۔ ام جعفر فاطمہ ام الکرام
اور میمونہ رقیہ اور رجا ۔ اور امیمہ ام ہانی نے نیز جیا

اور فضہ [15] ام سلمہ [16] پاک تن	اور خدیجہ [17] اور ہے ام الحسن [18]
نسل باقی پانچ بیٹوں سے رہے	نام اون پانچوں کا یہ ہے ایا اخی
شبر و شبیر و عباس و عمر	اور محمد حنفیہ [5] با وقر
اور علی مرتضائی بی مثال	کی خلافت نو مہینے چار سال

حال حضرت فاطمہ زہرا بنت رسول اللہ صلعم

اور حضرت فاطمہ بنت رسول	یعنی زہرا تھا لقب جنکا بتول
انکی ماں تھی خدیجہ طاہرہ	وہ خویلد کی تھیں دختر حیا
سن تھے عام الفیل سے ہیں پینتیس [35] جب	مکہ میں پیدا ہوئیں الحق طیب
بعض کہتے ہیں کہ عام الفیل سے	جب ہوئیں پیدا سن اکتالیس تھے
عمر سے گذری تھے اٹھائیس سال	سال گیارہ ہمہ میں کے انتقال

حال سبطین سرور کائنات صلعم

اور سبطین نبی کا دیکھ حال	اپنے جا پر ہے مصرع بے مثال
سبط اکبر کے ہوئے پیدا پسر	اور دختر آٹھ تھی پاکیزہ سیر
نسل اونکی پانچ سے باقی رہے	سن خبر شبیر کے اب حال
تین [3] دختر چھ پسر پیدا ہوئے	اون سے ایک زین العبا باقی رہے
سبط اکبر نے خلافت کے دلا	پانچ ماہ بعد از وفات مرتضی

حال زین العابدین

جبکہ زین العابدین پیدا ہوئے — سال اڑتیس ہجرت نبوی سے تھے

تھے نویں شعبان کی دن پیر کا — کہتے ہیں یون راویان باصفا

عمر اٹھاون برس کے جب ہوئے — سال تھے چورانویں رحلت کری

اور محمد کی تھی سن اٹھارہ مین — مختلف ہے عمر زین العابدین

قول ہے یہہ بعض کا ای نیکنام — عمر ستاون برس کی تھی تمام

اور ہوئی اولاد زین العابدین — چھہ پسر اور لڑکیاں تھیں او تین تین

حال حضرت امام باقر ابو جعفر ص

اور بالو جعفر کہ باقر نام تھا — سال ستاون تھی ہجری الولا

دن جمعہ کا اور صفر کی تیسری — عام ہستے ہین اثنی ای اسخی

ام عبداللہ جو تھے حضرت حسن — امام باقر بین بلاریب وسخن

عمر گذری جب تریسٹھہ سال کی — اپنی وراثت سے بسیر کے

سال تھے از حضرت خیر البشر — ایک سو اٹھارہ از روی خبر

تین تھے دختر چھہ پسر پیدا ہوئے — ایک اون سے جعفر صادق رہے

قول بعضی ایک سو ستران تھے سال — حضرت باقر نبی کی جب انتقال

حال حضرت امام جعفر رضی اللہ عنہ

اور جعفر عمر کو اٹھارہ مین — اور مہینا تھا ربیع الاول لین

ہجرت نبی جاتے اسی سال تھے — دختر قاسم سے تھی پیدا ہوئے

ہین محمد ابن ابی بکر اسے دلا — قاسم اونکی بیٹی ہین حسن سیر با
آپ کی اولاد کی اب کر شمار — ایک کم چھہ پسر تھے خوش شعار
عمر اٹھتّہ سال ہین وان سے چلے — کوچ اس دنیا سے دون سی کر گئے
ایک سو اڑتالیس سن ہجری تھا — اور پندرہوین تھی از ماہ رجب
بعض کہتے ہین مہ شوال تھا — واقعہ تھا جبکہ جعفر کا ہوا

حال حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام

ابو الحسن و ابو ابراہیم زمان — یعنی موسی کاظم پاکیزہ جان
ہے میان مکہ و طیبہ مقام — اوسکا ہے مشہور مسکن ابوا نام
سال ہجری ایک سو اٹھائیس تھے — آپ دن یکشنبہ کی پیدا ہوئے
دن جمعہ تھا اور رجب کی پانچوین — اور سال ایکسو تراسی کر یقین
عمر گذری جبکہ پچپن سال کی — آپنے سوئے بقا رحلت کرے
تھے پسر سینتیس بائیس لڑکیان — چودہ لڑکوں سے رہا ہے نسل ہان
در بقول بعض پون اسی اجی — عمر تھی کاظم کی چون سال کی

حال حضرت امام موسی رضا علیہ السلام

ابو الحسن یعنی رضا کاظم کا پسر — سن تریپن ہجری مین اے ذی شعور
ماہ ربیع الاول کی گیارہوین — اور تھا یوم الخمیس اے ماہ دین
عالم ہستی مین جلوہ وہ ہوئے — اور رجب سوئے جنان راہی ہوئے

پہونچی تھی ساری او پچاس سال کو	کاروان عمر تھا پچاسوین ہو
دن جمعہ اکیسوین رمضان کی	سنہ تھی دو سو تین ہجری بالیقین
پانچ بیٹی ایک دختر خوشخصال	آپکی اولاد مین ہین رکھو خیال

حال حضرت امام ابوجعفر و امام عسکری علیہ السلام

آگے بوجعفر محمد کا ہی حال	تھی وہ کاظم کی نبیرہ خوشخصال
ہی لقب جنکا کہ جواد و تقے	روز آدینہ رجب کی دسوین تھی
ایک سو نوہ پہ زیادہ پانچ تھی	سال ہجری کہ جب پیدا ہوی تھی
آخر ذیقعد کی تھی پانچوین	سن تھی دو سو بیس ہجری کر یقین
جنکہ گذرے عمر سی پچیس سال	کی انھون نی اس جہان سی انتقال
دو پسر تھے اور تھی دختر بھی دو	عسکری کا حال تم اکی سنو
دو سو چودہ سال ہجری تھی اجی	عالم ہستی مین آئی عسکری
تیرہوین ماہ رجب کو عسکری	بعض کہتی ہین نوین ذی الحجہ کی تھی
پیر کو آخر جماد دوسرے	دو سو چون سال ہجری مین اجی
عمر سی چالیس ہے گذری تھی سال	جا کیا حوران جنت سی وصال
چار بیٹی اور اک دختر ہوئے	آپکی اولاد مین شش ای اجی

حال حضرت امام ابومحمد صلوات اللہ علیہم اجمعین

بو محمد ہی زکی جنکا لقب	دو سو تینتیس سال تھی ہجری سی جب

آپ ہی پیدا ہوئی انکا جو
عمر سی جب گذری اٹھائیس سال
ایک بیٹا وہ ابو قاسم نام
شب ہی پندرہویں ماہ شعبان کے
آپ ہی پیدا ہوئی بی اختلاف
یعنی حسب عمر اپنے کہاں
آپ در سنہ دو سو پچپن رائی
اور زمان انکی ہی اپنا انتظار
پر اسے جو ہی کیا اپنی انتقال
جسکو تھا بچپن میں پایا ہی خلاف
سب ہی گذری جو کہ نظر لیتی کتاب
الغرض جسکا سبب جو کہ تھا واضح ہوا
یہی روداد و وقائع مختصر
لیتی خامہ کی حوالی کر دیا
بہ سبب خوف طول و اطناب کتاب
لیس ہیچ حمد و احمد پیہ لکتاب

اور ربیع الاول میں آئی وہ دور
سال دو سو ساٹھ میں انکا وصال
آپکی اولاد میں ہی اسکے بعد
سال ہجری دو سو پچپن میں تھا
مختلف ہی جو کہ ہیں اسکو وفات
سال ہی دو سو چوالیس
گم ہوئی پایا نہ کچھ اونکا پتا
حال سی واقف ہی وہ پروردگار
عمر سی گذری تھی گیارہ جب کہ سال
وہ تو از خود لیتی کر لی اسکو صاف
یعنی صحت اسکی کی بی ارتیاب
زیادہ تر اس سی نکچہ لائق ہوا
تھی جو کچھ محفوظ قلب منتشر
اور بعد اوسکی جو کچھ واضح ہوا
خارج از بحث سمجھا بالتمام
ختم شد واللہ اعلم بالصواب

سن ختم رسالہ سبب الٰہی عبد الحق

کر مناجات و دعا اب بجناب یزدان

یا الٰہی یا الٰہی یا الٰہ — ہی تجھی سے سبکو پناہگاہ
ای خدا ای کارساز دوسرا — ہر کسی کا ہی تو ہی حاجت روا
ہی جیکا اور جو کہ ہوگا اور جو ہی — ذرہ ذرہ تیری ہی قبضہ مین ہی
ہی تو ہی دایم رہیگا تو قدیم — ہی تو ہی ہر شی پہ قادر ای رحیم
کیا تیرا رتبہ ہی رب العالمین — کوئی تیرا دوسرا ہمسر نہین
ہی غنی ہر شی سے تو ای خدا — بادشہ ہین سب تیری در کی گدا
رازدان ہی سب کی تو دلکا علیم — اور ہی سب پر تیری بخشش کریم
ہم سی ہی ہر دم اوپر خطا — تجھسی ہی دایم عطا اوپر عطا
تو ہی ستار عیوب خاطیان — اور غفار الذنوب عاصیان
عذر خواہ جو آیا تیری در اوپر — اور توبہ اوسنی کی با چشم تر
گرکہ ہو پہنچا تہا وہ تا نار حریق — ہوگیا پر بحر رحمت مین غریق
مین بہی آیا ہون با امید پناہ — تیری در پر سب لی بار گناہ
گو کہ ہین میری کئی لاکہون قصور — پر تیری آگی ہی کیا وہ ای غفور
یا الٰہی یا الٰہی یا الٰہ — تجھ سے پر کرم کی کر نگاہ
ای خدا ای ربنا عالم پناہ — مین تیرا بندہ سراپا ہون گناہ
اپنی رحمت سی نکر نا امید تو — تو نے جو فرمایا ہی لا تقنطوا

از طفیل احمد و حق بتول
اور بحق باقر و زین العبا
اور بحق اور نکی نقی ہی جنکا نام
اور بحق عسکری سراج جان
کر عطا رضوان اور خلد برین
اور بچھی آفات دنیا سی بچا
یاد مین رکھہ اپنی تو مجکو مدام
لکھہ چکا جب مین یہہ ساری داستان
دن تہا ایک شنبہ کا اور اتہارہ تہین
اور تہین تیجہی سو تہی از روی شمار
اسکی لکہی ہین لگی ای بارگاہ
اسو جناب حق مین ہی یہہ التجا
دین و دنیا مین فواید لی بیان
روز آفات سماوی و زمان
ختم جب ہوا یہہ فسانہ ہو چکا
وقت [illegible] تاریخ ختم کتاب
دیکھو [illegible] ختم کتاب

اور بحق سبطین و اصحاب رسول
اور بحق کاظم و اہل رضا
اور بحق ہم تقی و ہی ہمام
اور بحق مہدی آخر زمان
بہر ور دیدار سی ہی ای معین
اور تمام امراض سی ای کبریا
قطع ہو حرف دوئی مطلق تمام
ابتدا سی انتہا تک یکسان
تہی جمادی الاولین کے بالیقین
دو صد شصت و نہہ و ہم یکہزار
کچھہ گہری اور تین دن اور تین ماہ
اسکی پڑہنی سننی والی کو سدا
بخشی اپنی فضل سی رب جہان
با امان و حفظ رکھی شادمان
فکر تب تاریخ کا اسکی ہوا
یون کہا ہاتف نی مجھسی در جواب
سبط احمد کا ہی احوال غم

۱۲۹۹

کر نہ ڈر از دہشت زنجیر و طوق
کر کی رحمت اپنی تو غصہ ...

یا الہی میری سب جرم و عمل
رحمت بخشش سی دہی اپنی ...

اب عزرائیل تو میری دل کو دیجو
تا کہ پہچانی تیری اوصاف کو

اب رحمت سی پھر سا دل اوپر
نخل ایمان تا کہ لاوی بر ...

ہی میرا جب تک کہ دم باقی کریم
سنت نبوی پہ رکھنا ...

اور چلوں اس عالم فانی سی جب
خاتمہ بالخیر میرا کیجو

ہو کہ تیری رہ سی رو گرداں سدا
ہی کہاں جز قعر دوزخ اوسکی جا

اور مجھی روز جزا اگر کامیاب
بخشیو رحمت سی اپنی بیحساب

اور اوس دم جبکہ آوی آفتاب
ایک نیزہ کی اوپر بہر عذاب

تب پی آرام رب العالمین
مجکو دیجو سایۂ عرش برین

اور اوس پل سی کہ جو روز قیام
پشت دوزخ پر رکھا جاوی ...

اور وہ ہوگا تیغ بران کی مثال
مجکو اپنی فضل سی ای ذوالجلال

بخشیو تاب و توان تا بی خطر
مثل خاطفہ جاؤن گذر ...

اور دیجو اپنی رحمت سی پناہ
آتش دوزخ سی ای ...

اور عطا کیجو مجھی حور و قصور
اور روضہ اور جنان بہی ای ...

اور کیجو وہاں مجھی بیچون خرسند
اپنی رحمت سی ہمیشہ بہرہ مند

اور میری اوستاد اور ماں باپ کو
اپنی رحمت سی تو جنت دیجیو

زلب زہر آب حیات این | قصہ شتاب اہل النجم الدین
جب بنا دل لی تو یوں کہتی لگا | گر ہی تجکو فکر ہین وصال کا
دیکہہ روی چشم سی لی ہین ہے | حافظا حال تجہہ [illegible] سخن ہے
ہین اک مشفق شفیق جان ہین | حاتم دوران کہ خوش اعمال ہین
متصف ہین وہ تمام اوصاف ہین | واقع علم بیشی ہمراہ [illegible] ہین
عمدہ ہین بین اپنی یکتائی زبان | لوث شستی کا نہین اور [illegible] شان
یار بتمار اور جہاں بین بمثال | اور خوشخوی ہین رکہتی ہین کمال
علم کی تعریف مین کیا کیجیی بات | مادہ ہی حلم کا خود انکی ذات
عمدہ بین ہین اور فہیم و [illegible] | [illegible] نسبت [illegible]
آفتاب مہر و مہ ات کمال | اور [illegible] نور و [illegible] صال
ہر [illegible] صنایع سی لی حرف [illegible] | [illegible] انکا [illegible] حاصل [illegible]
گذرتی جا انکی نظر سی [illegible] کتاب | [illegible] تاریخ کہلائی شتاب

شیخ [illegible] تاریخ [illegible]

تجکو حق رکہی سدا اپنی امان میں ہاں

اولا تو ہو خدا کا حمد خوان | بعد کہ حال اسکا لکہون بیان
ہی زبان ہین یہ [illegible] اولا | لیجی فارس مین [illegible]
بعد ایک [illegible] | [illegible] اسی

ایک ہی مثنوی یہ زیبا عروس | منظر عالم جو کم تھی تہا فسوس

مہربان ہیں جو ہمارے اور رفیق | نام عبد الحق ہے با ہمت ہیں شفیق

شاعر و طباع و با علم و عمل | اور فہیم و ہم زکی ہے بے بدل

کیا طبیعت کا کروں ان کی بیان | ہے ثنا خوان انکا وہم اک جہان

طرفہ طرز یکہ کردہ خامہ [illegible] | ہر کلام انکا ہی از بس معنی ریز

یہ کتاب [illegible] بنایا اسی | تا کہ ہر یک بہرہ یاب اس سے ہو

مرزبان اسکو کرے ہر ایک تا | نقطے اپنے کا یہ نقش پر ہوا

جب ہوا [illegible] یہ طومار رقم | اور ہوئی [illegible] سبب رقم

سنکے شیخ احمد علی یہ طومار رقم | اسکی کی تاریخ ہیں فکر اہم

صبح زن [illegible] بار [illegible] رقم | از لب دریا [illegible] ۱۲۹۶

جب تلک مہر و ماہ کے طالع ہیں [illegible]
ہووے منظوم یہ [illegible]
سنہ ۱۲۹۰

تمام ہوئی یہ کتاب بتاریخ سوم جمادی الثانی سنہ ۱۲۹۰ ہجری النبوی صلعم و آلہ

یا من [illegible] القرطاس دھرا | وکاتبہ رھین فی التراب

[illegible] کل یوم | [illegible] اللباب

ولا یاس من الفضل العلی | [illegible]

در مطبع اختر ہند سہارنپور باہتمام شیخ رحیم بخش مطبع شد

